توہینِ رسالت کی حکایت کا شرعی حکم

(انجینئر محمد علی مرزا کی گستاخانہ عبارت کے تناظر میں)

فتوی کے اہم نکات:

- نقلِ کفر کفر نباشد کا درست مفہوم
- نقلِ کفر اور نقلِ دشنام (بد گوئی) میں فرق
- انجینئر محمد علی مرزا محض توہین رسالت کی حکایت کرنے والا نہیں، بلکہ بذاتِ خود توہین کا مرتکب ہے
- انجینئر محمد علی مرزا نے دوسروں کو بھی توہین کی ترغیب دی ہے
- مسیحیوں سے منسوب توہین میں انجینئر محمد علی مرزا نے خود ساختہ تاویل کی اور جھوٹا مفروضہ قائم کیا
- کسی غیر مسلم کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو تسلیم نہ کرنے سے ان کا دجال ماننا لازم نہیں آتا
- انجینئر محمد علی مرزا کے حمایتی افراد کے اقوال شرعاً باطل ہیں
- سو سے زائد جید مفتیان کرام کی تصدیقات کے ساتھ

تاج الفقہاء مفتی وسیم اختر المدنی

چیئرمین اہلسنت فتوی کونسل پاکستان

رئیس دار الافتاء فیضان شریعت، تین ہٹی کراچی

مہتمم وصدر مدرس جامعہ فیضان شریعت، تین ہٹی کراچی

ناشر:

جامعہ فیضان شریعت (مارٹن روڈ تین ہٹی کراچی)

مشمولات

استفتاء **3**

مختصر جواب: **7**

مقدمہ اوّل: حضور خاتم النبیین علیہ الصلاۃ والتسلیم کی شان وعظمت **7**

مقدمہ دوم: توہین رسالت کا حکم **10**

توہین رسالت کا حکم قرآن کی روشنی میں: 10

توہین رسالت کا حکم احادیث کی روشنی میں: 11

توہینِ رسالت کا حکم آئمہ کرام کی عبارات میں: 13

مقدمہ سوم: نقل کفر کفر نباشد کا درست مفہوم **16**

حکایتِ کفر کے جائز اور واجب مقاصد: 16

حکایتِ کفر کے ناجائز اور حرام مقاصد: 17

منصوص الفاظ کے ذریعے توہین رسالت کا حکم: 25

مقدمہ چہارم: نقل کفر اور نقل دشنام (بدگوئی) میں فرق **26**

مقدمہ پنجم: انجینئر محمد علی مرزا کا نقل کا دعوی باطل ہے! **29**

خود ساختہ تاویل اور جھوٹا مفروضہ (Assumption): 29

بائبل کا جھوٹا حوالہ اور انجینئر محمد علی مرزا کا فراڈ: 30

انجینئر محمد علی مرزا کے الزام پر مسیحیوں کا اعلانیہ انکار: 31

انکارِ رسالت توہین کو مستلزم نہیں! 34

مذہبی آزادی اور توہینِ رسالت میں فرق: 37

بعض مسیحیوں کا توہین کا مرتکب ہونا! 38

مقدمہ ششم: دجال کے لغوی معنی سے تاویل کرنا **38**

مقدمہ ہفتم: بغیر قصدِ توہینِ رسالت بھی موجبِ سزا ہے **41**

مدّعی اسلام اور کفر: 44

جہالت اور عدمِ نیت کا عذر مردود ہے! 45

ابن حاتم التنفقہ الطلیطلی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور استخفاف یتیم کہنے پر تکفیر: 47

مقدمہ ہشتم: انجینئر محمد علی مرزا کے باطل نظریات **48**

الفاظ کے چناؤ سے بے حرمتی: 48

انجینئر محمد علی مرزا کی توحید کا گستاخانہ معیار: 50

انجینئر محمد علی مرزا میں شیطانی توحید کا عکس: 52

انجینئر محمد علی مرزا کی طرف سے گستاخی کی ترغیب: 52

انجینئر محمد علی مرزا اور تحریف قرآن: 53

حکم شرعی **56**

تصدیقات: **57**

مصادر ومراجع: **64**

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماءِ دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

ملکِ عزیزِ پاکستان کے ضلع جہلم کا ایک شخص جس کا نام انجینئر محمد علی مرزا ہے، اس نے باقاعدہ دینی تعلیم کسی عالمِ دین سے حاصل نہیں کی ہے، اور نہ ہی یہ کسی دینی ادارے کا سند یافتہ ہے۔ اس شخص نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے اپنا ایک یوٹیوب چینل اور ایک اکیڈمی بنا رکھی ہے، جہاں پر کچھ لوگ آتے ہیں۔ اس اکیڈمی میں پاکستان میں موجود مختلف مسالک اور مکتبہ فکر کے مابین اختلافی مسائل پر یہ شخص ان افراد کے سامنے لیکچر دیتا ہے، جو ریکارڈ بھی ہوتے ہیں۔ جس میں انتہائی جارحانہ اور اشتعال انگیز انداز میں مسالک کے مابین ردّ و مناظرہ پر مشتمل مواد کو پیش کر کے ملک میں فرقہ وارانہ آگ بھڑکانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان فتنہ انگیز ویڈیوز کو مختلف چینلز پر اپلوڈ بھی کیا جاتا ہے۔ یہ اپنے آپ کو مسلم علمی کتابی کہتا ہے۔ ان میں ابتداءً صوفیاءِ کرام اور علماءِ کرام کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا اور ان کے بارے میں سخت توہین آمیز کلمات ادا کیے گئے، جن میں امام اعظم ابو حنیفہ، شیخ عبد القادر جیلانی، داتا علی ہجویری، عبد اللہ شاہ غازی اور شیخ معین الدین چشتی اجمیری رحمہم اللہ تعالیٰ جیسی اکابر علماء وصوفیاء کی شخصیات بھی شامل ہیں۔ پھر اس شخص نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ہدفِ تنقید بنانا شروع کیا اور اب اس نے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک سمیت دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں بھی ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں جو کوئی مسلمان کبھی سوچ بھی نہیں سکتا۔ ہم نے اس حوالے سے اس کی ویڈیوز جمع کی ہیں جن کے لنکس بطور ثبوت موجود ہیں۔

انجینئر محمد علی مرزا نے اپنی ایک پوڈکاسٹ میں ویڈیو کلپ کے ذریعے حضور تاجدارِ رسالت امام الانبیاء ہمارے پیارے آقا و مولا حضور جانِ عالم صلیّ اللہ علیہ وسلم کے متعلق مسیحیوں کی طرف نسبت کر کے لفظِ "دجال" کہا۔

اس کا پورا ٹرانسکرپٹ یہ ہے:

"الحمد للہ آج 21 اپریل 2024 کو سنڈے کے دن ہمارا یہ پبلک سیشن نمبر 143 ہو گا... سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب عورتوں کے ساتھ مسلمان مردوں کو نکاح کی اجازت دی ہے۔ جیوز (jews) اور کرسچنز (christians) کی عورتوں کے ساتھ! مجھے بتائیں، جیوز (jews) اور کرسچنز (christians)! ہمارے پیغمبر کو کیا سمجھتے ہیں؟ دجال مانتے ہیں، ہاں۔ یہ نہ کہیے گا کہ وہ مانتے نہیں ہیں، وہ کہتے ہیں دجال ہے، کیونکہ جب وہ نبی نہیں مان رہے تو دجل کیا ہوا ہے۔ تو جو عورت ہمارے پیغمبر کو، جو ہمیں ہماری جان، مال، عزت، آبرو، اولاد، ماں باپ، سب سے بڑھ کر عزیز ہے انہیں دجال سمجھے اور قرآن اجازت دے رہا ہے کہ آپ ان کی عورتوں کے ساتھ نکاح کر سکتے ہیں۔ تو کیا یہ قرآن گستاخی سکھا رہا ہے؟"

نوٹ: یہ پورا ٹرانسکرپٹ انجینئر محمد علی مرزا کے اپنے آفیشل یوٹیوب چینل بنام:

پر 3:08:19 تین گھنٹے آٹھ منٹ اور انیس سیکنڈ پر مشتمل ویڈیو ہے۔ جس میں ویڈیو کا ٹائٹل ہے:

143_Public Q & A Session & Meeting of SUNDAY with Engineer Muhammad Ali Mirza Bhai (21-April-2024)

ہماری تحقیق کے مطابق اصلا انجینئر محمد علی مرزا کی یہ گستاخی ویڈیو ٹائٹل کے مطابق 21 اپریل 2024 کی ریکارڈ شدہ ہے اور 27 دسمبر 2024 کو اپنے مذکورہ آفیشل یوٹیوب چینل پر نشر کی ہے۔

ویڈیو لنک: https://youtu.be/q8ziUINuYFM?t=398

ٹائم کوڈ: 6:38

پھر 20 اگست 2025 میں Mian Imran Arshad نامی شخص کے پوڈکاسٹ میں یہ گستاخی دہرائی گئی، لیکن علماء و عوام کا ردعمل آنے کے بعد وہاں سے کچھ دنوں بعد ویڈیو ڈلیٹ (delete) کر دی گئی (یہی وہ ویڈیو ہے جس کی بناء پر انجینئر محمد علی مرزا کی گستاخی وائرل (viral) ہوئی)۔

تاہم اس کے بعد 25 اگست 2025 کی ویڈیو میں انجینئر محمد علی مرزا نے خود اس کا حوالہ دے کر اپنی اس گستاخی کی باطل تاویلات کی ہیں جس کا ٹرانسکرپٹ درج ذیل ہے:

"بازنطین امپائر (Byzantine Empire) جو ایسٹرن رومن ایمپائر (Eastern Roman Empire) تھی، ان کے خلاف حضرت عمر کو یرموک کیوں لڑنی پڑی؟ ظاہر ہے وہ نبی علیہ السلام کو نعوذ باللہ من ذالک جھوٹا پیغمبر سمجھتے تھے اور اسی کے لئے شریعت کی ٹرم (term) میں دجال کا ورڈ (word) استعمال ہوتا ہے۔ بخاری مسلم میں حدیث ہے، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ 30 جھوٹے دجال نہ پیدا ہو جائیں، جو دعوے نبوت کریں گے۔ جو پیغمبر نہ ہوں اور دعوی نبوت کرے اسے دجال کہا جاتا ہے شریعت کی ٹرم میں ادر وائز (otherwise) وہ پیغمبر ہے، لیکن اگر آپ کہیں نہیں، میں اس کو پیغمبر تو نہیں مانتا لیکن اچھا انسان مانتا ہوں۔ اچھا انسان!؟ ایک ایسے شخص کو جو دعوی پیغمبری کر رہا ہے اور وہ پیغمبر نہیں ہے۔ تو اس کا مطلب ہے تم مکاری کر رہے ہو، اچھے انسان نہیں مانتے تم۔ کیونکہ اس سے بڑا تو برا انسان ہی کوئی نہیں ہو سکتا کہ جو پیغمبر نہ ہو اور دعوے پیغمبری کرے، یہ قرآن میں لکھا ہوا ہے۔ سورۃ الانعام کے اندر اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ: اس سے بڑا ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور کہے کہ میری طرف وحی آئی ہے، حالانکہ اللہ نے اس کے پاس وحی نہ بھیجی ہو۔ دو جگہ ہے سورۃ الانعام میں۔ یا پھر اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی آیات کا انکار کرے۔ یعنی سب سے بڑا دجال وہ ہوتا ہے جو جھوٹا دعوی

نبوت کرے۔ اور اگر پیغمبر سچا ہو اور اس کا انکار کر دے اس کے زمانے میں کوئی تو پھر وہ سب سے بڑا دجال اور کذاب ہوتا ہے۔ جس طرح اس امت میں ابو جہل تھا، ابو لہب تھا۔ آپ کو بات سمجھ آئی؟ لہذا کرسچنز (christians) اگر ہمارے نبی علیہ السلام کو پیغمبر نہیں مانتے تو الٹیمیٹلی (ultimately) پھر وہ ان کو ایک جھوٹا انسان سمجھتے ہیں، جس نے دعوی نبوت کیا نعوذ باللہ من ذالک۔ اور پچھلے دنوں میری جو ویڈیو انہوں نے آؤٹ آف کنٹیکسٹ (out of context) کاٹی وہ تو میں کرسچنز (christians) کی فیور (favour) میں بات کر رہا تھا کہ دیکھو اسلام میں ٹالرنس (tolerance)، کہ تم ہمارے پیغمبر کو نہیں مانتے پھر بھی اللہ تعالی نے اجازت دی ہے کہ کرسچن (christian) کی عورتوں کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے۔ ٹاپک (topic) یہ تھا، ٹاپک (topic) یہ نہیں تھا کہ یہ گالیاں دے رہے ہیں ہمارے پیغمبر کو۔ اور اس میں بھی میں نے جملہ بولا کہ کرسچنز (christians) ہمارے پیغمبر کو نعوذ باللہ دج ال سمجھتے ہیں، "کہتے ہیں" نہیں میں نے بولا کہیں گے تو ان کے ساتھ کیا ہو گی؟ سمجھتے تو ہیں ان کا عقیدہ۔ جائیں مناظرے رکھے ہوئے ہیں ان کے اتنے بڑے بڑے۔ وہ تو بلکہ انجیل کی آیات پیش کرتے ہیں کہ جی انجیل میں جو ہے کہ قیامت تک دجال پیدا ہوں گے جو دراصل یہ خود ہیں ان کے بڑے بڑے جو پادری ہیں وہ ہیں جنہوں نے عیسی ابن مریم کی تعلیمات کو ٹیمپر (temper) کر کے ڈیوینیٹی (divinity) میں کلیم (claim) کر دیا خدا کے ساتھ لا کے کھڑا کر دیا۔ ان دجالوں کا ذکر تھا لیکن نعوذ باللہ وہ ان آیات کو رسول اللہ کے اوپر لگاتے ہیں اور کہتے ہیں عیسی ابن مریم نے ہمیں پہلے بتایا تھا قیامت تک کئی جھوٹے پیغمبر آئیں گے۔ تو یہ نہ سمجھیں کہ صرف وہ مسیح الدجال جھوٹے مسیح جو کانا ہو گا اس کو دجال سمجھتے ہیں نہیں وہ نبی علیہ السلام کے بارے میں بھی یہ عقیدہ ہے اور مناظروں میں انہوں نے بولا ہوا ہے کتابوں میں لکھا ہوا ہے با قاعدہ۔

یہ باتیں کرنے کا مقصد کوئی کسی کو چڑھانا نہیں ہے سب سے زیادہ ہارمونی (harmony) اس ملک میں اگر کسی پلیٹ فارم (platform) سے پیدا کی گئی ہے تو ہمارا پلیٹ فارم (platform) ہے لیکن آپ کو ریئلیٹی (reality) بتانا ہے تو جو مقدمہ بیان ہو رہا ہوتا ہے اس کے علمی گراؤنڈز (ground) کے اوپر ڈسکشن (discussion) کو دیکھا کریں جذباتی نہیں۔

مولوی چونکہ اپنی منجی ٹھکوانی ہوتی ہے پھر دیکھیں منجی ٹھوکی ہے ہمارے بھائی نے سٹوڈنٹ نے ایک اس کی عمر مشکل سے سترہ اٹھارہ سال ہے جس کا وہ چینل ہے دیسی فنکار ٹی وی (desi funkar tv) بڑے بڑے فنکار جو ٹی وی (tv) کے ہیں نا وہ اس قسم کی میمز (memes) نہیں بنا سکتے اس نے اپنے شوق سے بنائی ہے اور دیکھ لیں کس طرح مولوی ایکسپوز (expose) ہو گیا ہے۔

تو یہ مجھے ضمناً اس میں یاد آگیا کیونکہ میں نے اس کو ٹاپک (topic) الگ سے نہیں بنانا تھا اس لیے میں نے ضمناً ذکر کیا میمز (memes) کے لیے مٹیریل پرووائڈ (material provide) کر دوں۔ کیونکہ میمز (memes) ان کا حق ہے وہ ان کو ملنا چاہیے کیونکہ انہیں علمی بات نہیں سمجھ آتی میمز (memes) کے ذریعے ان کو سمجھ آجاتی ہے اور جو موٹے دماغ والے ہیں ان کو بھی میمز (memes) سمجھ آتی ہیں، ہاں۔ یہ تو علمی بحثیں سنجیدہ لوگوں کے لیے تو چونکہ ہم نے ایک جنرل سٹور کھولا ہے ہم انٹلیکچول (intellectual) کو بھی سمجھائیں گے ایک عام آدمی کو بھی یہی وجہ ہے آپ دیکھیں دنیا میں کون سا سکالر (scholar) ہے جسے ریڑی بان بھی سنتا ہو وہ جسے ڈاکٹر بھی سنتا ہو انجینئر بھی سنتا ہو مسلمان بھی سنتا ہو تو نان مسلم (non muslim) بھی سنتا ہو سب کو کوئی نہ کوئی بات مل رہی ہے اسی لیے میں ہر لیول (level) پہ اتر کے اس کے حصے کی بات کرتا ہوں تاکہ جس کا جو حصہ ہے اس تک پہنچے اور وہ حق بات کو قبول کرے ان شاءاللہ تعالی"۔

نوٹ: یہ پوراٹرانسکرپٹ انجینئر محمد علی مرزا کے اپنے آفیشل یوٹیوب چینل بنام:

Engineer Muhammad Ali Mirza – Official Channel

پر 2:24:19 دو گھنٹے چوبیس منٹ اور انیس سیکنڈ پر مشتمل ویڈیو ہے، جس ویڈیو کا ٹائٹل ہے:

Atheists Vs QUR'AN? Christians Vs MUHAMMAD ﷺ? Mufti Tariq Masood Vs Engineer Muhammad Ali?

ہماری تحقیق کے مطابق انجینئر محمد علی مرزا کے آفیشل یوٹیوب چینل پر 25 اگست 2025 کو نشر کی گئی ہے۔

ویڈیو لنک: https://youtu.be/3MP2txglY6w?t=7603

ٹائم کوڈ: 2:06:56

مندرجہ بالا تفصیل کی روشنی چند سولات پیشِ خدمت ہیں ان کے جوابات عنایت فرمائیں۔

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف حکایتاً معاذ اللہ لفظِ دجال یا صریح گستاخی و توہین پر مبنی لفظ کو منسوب کرکے استعمال کرنا گستاخی و توہین رسالت ہے یا نہیں؟ اگر کوئی شخص ایسا لفظ استعمال کرے، تو وہ توہینِ رسالت کا مرتکب قرار پائے گا یا نہیں؟

(۲) کیا اس بات کی وجہ سے انجینئر محمد علی مرزا پر تعزیرات پاکستان کا قانون C-295 عائد ہوتا ہے یا نہیں؟

(۳) انجینئر محمد علی مرزا کے اس لفظ کے استعمال کو بعض علماء و اسکالر (مفتی طارق مسعود، عمار خان ناصر، مفتی نعمان نعیم، مفتی فضل ہمدرد، سید جواد نقی، مولانا امین شہیدی، مفتی کاشف علی، جاوید احمد غامدی وغیرہ) نے گستاخی و توہین قرار

نہیں دیا۔ اس کی وجہ یہ بتائی کہ "شریعت کا مسلّم اصول ہے کہ نقلِ کفر کفر نہ باشد" لہذا یہ نقلِ کفر ہے اور نقلِ کفر گستاخی و توہین نہیں ہو گی۔ اب کیا یہ اصول مطلقاً ہے کہ جب چاہیں، جیسے چاہیں کفریہ و گستاخانہ مواد بیان کیا جائے؟ یا اس میں تفصیل ہے اس کے کچھ حدود و قیود ہیں؟ بینوا توجروا!

سائل: مفتی محمد ابراہیم سکندری، سینئر نائب صدر جمعیت علمائے سکندریہ پاکستان۔

رابطہ نمبر: 03423279996

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم

الجواب بعون الملک الوھّاب اللّٰھم ھدایۃ الحقّ والصّواب

مذکورہ سوالات کا جواب مختصراً پیشِ خدمت ہے پھر بالترتیب مقدمات کی صورت میں تفصیلی جواب دیا جائے گا!

مختصر جواب:

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے مقدس کلام میں ان لوگوں پر دنیا و آخرت میں لعنت فرمائی ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلیّ اللہ علیہ وسلم کو اپنے اقوال و افعال کے ذریعے ایذاء دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ایسے بدبختوں کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

انجینئر محمد علی مرزا نے سید الانبیاء، محبوبِ کبریا، فخرِ دوعالم، صادق و اصدق، ہمارے پیارے آقا و مولا، حضور جانِ عالم صلیّ اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں معاذ اللہ نقلِ کفر کفر نہ باشد ایک ایسا نازیبا اور غلیظ ترین گستاخانہ لفظ "دجّال" استعمال کیا ہے، جس کا تصور بھی ایک مسلمان کے لیے ناقابلِ برداشت ہے۔ مذکورہ قائل کو تعزیرات پاکستان کے قانون 295-C کے مطابق سزا دینا حکّامِ بالا پر لازم ہے۔ کیونکہ اپنی اس گستاخی کے سبب قائلِ مذکور توہین رسالت کا مرتکب ہوا ہے۔ نیز انجینئر محمد علی مرزا تحریف قرآن کے جرم کا بھی مرتکب ہوا ہے، اس لئے اس پر تعزیرات پاکستان 298-B کے قانون کے تحت مقدمہ قائم کر کے قرار واقعی سزا دی جائے، تاکہ کوئی اور اس طرح کی توہین اور گستاخی کا مرتکب نہ ہو۔

مقدمہ اوّل: حضور خاتم النبیین علیہ الصلاۃ والتسلیم کی شان و عظمت

نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کی تعظیم و توقیر کا حکم خود ربِّ کائنات نے دیا اور اس کے تقاضے بھی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سکھائے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے لفظ کے استعمال کو بھی اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال کرنے کو حرام قرار دیا جو بظاہر لغوی اعتبار سے صحیح اور درست ہو، لیکن اس میں بے ادبی اور گستاخی کا احتمال بھی موجود ہو یا کفار و منافقین اُس لفظ کو تمسخر یا طعن کے طور پر استعمال کرتے ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت اور ناموس کے بیان میں قرآنِ کریم میں متعدد آیات وارد ہوئی ہیں، جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام، عزت، اور احترام کو واضح کرتی ہیں۔ ذیل میں چند آیات نقل ہیں:

1. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور تعظیم کا حکم:

"اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا. لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ".

ترجمہ: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشی اور ڈر سناتا۔ تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔ (پ26، سورۃالفتح:9)

اس آیت کی رُو سے ایمان لانے کے بعد مسلمان پر سب سے پہلا فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر ہے۔

علامہ اسماعیل بن کثیر دمشقی (المتوفی:774ھ) لکھتے ہیں:

"{لتؤمنوا بالله ورسوله وتعزروه}، قال ابن عباس وغير واحد: يعظموه، {وتوقروه} من التوقير وهو الاحترام والإجلال والإعظام".

ترجمہ: {تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم کرو} ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور کئی مفسرین نے فرمایا کہ (تعزروہ سے مراد ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزّت کریں۔ اور {رسول کی تعظیم کرو} یہ وقار دینے سے ہے یعنی احترام وجلالت وعظمت ماننا۔

(تفسیر ابن کثیر، تحت سورۃالفتح:9، 329/7، دار طیبۃللنشر والتوزیع)

امام یوسف بن اسماعیل النبہانی (المتوفی:1350) فرماتے ہیں:

"إنّ الله فرض علينا تعزير رسوله وتوقيره".

ترجمہ: بے شک اللہ نے ہم پر اپنے رسول کی تعظیم وتوقیر فرض کی ہے۔

(جواهر البحار، 281/3، دار الكتب العلمية بيروت)

2. نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذو معنی الفاظ سے پکارنا بھی منع ہے:

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ".

ترجمہ: اے ایمان والو راعنانہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (پ1، البقرۃ:104)

اس آیت کی تفسیر میں علامہ قرطبی علیہ الرحمہ (المتوفی:671ھ) اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"قال ابن عباس: كان المسلمون يقولون للنبي صلى الله عليه وسلم: راعنا. على جهة الطلب والرغبة- من المراعاة- أي التفت إلينا، وكان هذا بلسان اليهود سبا، أي اسمع لا سمعت، فاغتنموها وقالوا: كنا نسبه سرا فالآن نسبه جهرا، فكانوا يخاطبون بها النبي صلى الله عليه وسلم ويضحكون

فيما بينهم، فسمعها سعد بن معاذ وكان يعرف لغتهم، فقال لليهود: عليكم لعنة الله! لئن سمعتها من رجل منكم يقولها للنبي صلى الله عليه وسلم لأضرب عنقه، فقالوا: أولستم تقولونها؟ فنزلت الآية، ونهوا عنها لئلا تقتدي بها اليهود في اللفظ وتقصد المعنى الفاسد فيه".

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتے راعنا یعنی وہ رغبت وطلب کی جہت سے عرض کرتے کہ آپ ہماری طرف نظر التفات فرمائیں اور یہ یہود کی زبان میں بددعا تھا۔ یعنی تم سنو، تو کبھی نہ سنے، پس یہود نے موقع کو غنیمت جانا اور کہا: پہلے ہم ان کو مخفی طور پر بددعا دیتے تھے اب ہم انہیں جہراً بددعا دیں گے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس لفظ سے مخاطب کرتے تھے اور آپس میں ہنستے تھے۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جو ان کی لغت جانتے تھے نے ان سے یہ کلمہ سنا، تو یہود سے کہا: تم پر اللہ کی لعنت ہو اب اگر میں نے تم میں سے کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے کہتے سنا تو میں اس کی گردن اتار دوں گا۔ یہود نے کہا: کیا تم مسلمان یہ کلمہ نہیں کہتے ہو۔ تو یہ آیت نازل ہوئی اور مسلمانوں کو اس لفظ کے کہنے سے منع کیا گیا تاکہ یہ لفظ کہنے میں یہود مسلمانوں کی پیروی (کا جھوٹا بہانہ) نہ کریں اور اس سے وہ فاسد معنی کا ارادہ نہ کریں۔

(تفسیر القرطبی، 5/2، تحت سورۃ البقرۃ: 104، دار الکتب المصریۃ)

3. محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کرتے وقت ان کی آواز سے اپنی آواز اونچی نہ کرو:

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ".

ترجمہ: اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس نبی کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت (ضائع) نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ (پ26، الحجرات:2)

اس آیت کے تحت علامہ اسماعیل بن کثیر دمشقی (المتوفی: 774ھ) لکھتے ہیں:

"هذا أدب ثان أدب الله به المؤمنين ألا يرفعوا أصواتهم بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم".

ترجمہ: یہ دوسرا ادب ہے جو اللہ تعالیٰ نے مومنین کو سکھایا کہ وہ اپنی آوازیں بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور اونچی نہ کریں۔ (تفسیر ابن کثیر، تحت سورۃ الحجرات: 2، 365/7، دار طیبۃ للنشر والتوزیع)

4. ایک دوسرے کو پکارنے کی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پکارو:

"لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا".

ترجمہ: (اے لوگو!) رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ بنالو جیسے تم میں سے کوئی دوسرے کو پکارتا ہے۔

(پ18، النور:63)

اس آیت کے تحت علامہ ابو جعفر محمد بن جریر طبری علیہ الرحمہ (المتوفی:310ھ) فرماتے ہیں:

"نهي من الله أن يدعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم بغلظ وجفاء، وأمر لهم أن يدعوه بلين وتواضع".

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے منع وارد ہوئی کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سخت اور سرکش الفاظ و انداز میں پکاریں، اور حکم دیا کہ وہ نبی پاک علیہ الصلاۃ والتسلیم کو عجز و انکساری کے الفاظ و انداز میں پکاریں۔ (تفسیر الطبری، تحت صورۃ النور: 63، 388/17، دار ھجر)

یہ آیات واضح طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت، رفعتِ مقام، اور ناموس کو بیان کرتی ہیں، اور امت کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم، محبت، اور ادب کا حکم دیتی ہیں۔ ان آیات کے ذریعے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت اور عزت ہر مسلمان پر ہر حالت میں فرضِ عین ہے، اور اس میں ادنی سی کوتاہی یا بے ادبی بھی رَوا نہیں اور اس کے سبب عمر بھر کی نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔

مقدمہ دوم: توہین رسالت کا حکم

دینِ اسلام کے بنیادی اصولوں میں ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر کو وہ مرکزی حیثیت حاصل ہے جس میں ادنیٰ سی کوتاہی یا بے ادبی، صراحۃً، اشارۃً، کنایۃً، تعریضاً، قصداً ہو یا بلا قصد ہو، ایمان کی جڑ کو کاٹ دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینا ایسا سنگین جرم قرار دیا ہے جس پر دنیا و آخرت دونوں میں لعنت اور ذلت کا عذاب مقدر ہے۔ فقہاء اور مفسرینِ کرام نے ان آیات کی روشنی میں بالاتفاق یہ فیصلہ دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات یا دین پر کوئی بھی طعن، عیب جوئی، یا تنقیص کرنا کفرِ صریح ہے۔ یہ وہ جرم ہے جس کے مرتکب کے لیے کسی بھی نیت یا عذر (مذاق، یا جہالت) کی کوئی گنجائش نہیں۔ آئمہ حدیث کے قائم کردہ ابواب اور ائمہ فقہ کے اجماعی فیصلوں کے مطابق، گستاخِ رسول کی دنیاوی سزا موت ہے، اور مسلم حکمران کے ذمّے اس سزا کا نفاذ لازم ہے۔ یہ حکم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد بھی اسی طرح لازم ہے، جیسا آپ کی حیات میں تھا۔

توہین رسالت کا حکم قرآن کی روشنی میں:

توہینِ رسالت کے مرتکب شخص کی سزا بیان کرتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

1. "اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا".

ترجمہ: بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے اُن کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (پ21، الاحزاب:57)

علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد شمس الدین القرطبی (المتوفی: 671ھ) فرماتے ہیں:

"وأما أذية رسوله صلى الله عليه وسلم فهي كل ما يؤذيه من الأقوال في غير معنى واحد، ومن الأفعال أيضا".

ترجمہ: بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذاء دینا تو اس سے مراد ہر وہ قول یا فعل ہے جو آپ کو تکلیف پہنچائے۔ (تفسیر القرطبی، تحت سورۃ الاحزاب: 57، دار الکتب المصریۃ القاھرۃ)

علامہ اسماعیل بن کثیر دمشقی (المتوفی: 774ھ) لکھتے ہیں:

"والظاهر أن الآية عامة في كل من آذاه بشيء".

ترجمہ: ظاہر یہ ہے کہ یہ آیت ہر اس شخص کیلئے عام ہے جو کسی بھی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دے۔ (تفسیر ابن کثیر، تحت سورۃ الاحزاب: 57، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سورۃ التوبہ میں ارشاد ہوا:

2. **"وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ".**

ترجمہ: اور اگر عہد کر کے اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر منہ آئیں (اعتراض وطعن کریں) تو کفر کے سرغنوں سے لڑو۔ (پ10، التوبۃ: 12)

اسی آیت کے تحت علامہ اسماعیل بن کثیر دمشقی (المتوفی: 774ھ) لکھتے ہیں:

"{وطعنوا في دينكم} أي: عابوه وانتقصوه. ومن هاهنا أخذ قتل من سب الرسول، صلوات الله وسلامه عليه، أو من طعن في دين الإسلام أو ذكره بتنقص؛ ولهذا قال: {فقاتلوا أئمة الكفر إنهم لا أيمان لهم لعلهم ينتهون} أي: يرجعون عما هم فيه من الكفر والعناد والضلال".

ترجمہ: {اور تمہارے دین پر منہ آئیں (اعتراض وطعن کریں)} یعنی انہوں نے تمہارے دین پر عیب لگایا اور اس کی تنقیص (بے عزتی) کی۔ اور اسی سے یہ حکم اخذ کیا گیا ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشنام (بدگوئی) دے، یا دینِ اسلام پر طعن کرے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر تنقیص کے ساتھ کرے، اسے قتل کر دیا جائے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: {تو کفر کے سرغنوں سے لڑو۔ بے شک ان کی قسمیں کچھ نہیں اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں} یعنی وہ جس کفر، عناد، اور گمراہی میں مبتلا ہیں، اس سے لوٹ آئیں۔ (تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، 116/4، دار طیبۃ للنشر والتوزیع)

توہین رسالت کا حکم احادیث کی روشنی میں:

محدثینِ کرام کا یہ اصول مسلم ہے کہ کسی بھی باب کا عنوان (ترجمۃ الباب) دراصل اس حدیث سے مستنبط شرعی حکم اور محدث کا مسلکی نقطہ نظر بیان کرتا ہے۔ اسی تناظر میں، جب امام ابوداؤد (المتوفی: 275ھ) اپنی شہرہ آفاق کتاب

''سنن ابی داود'' میں "باب الحکم فیمن سب النبی" (جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرے، اس کے بارے میں حکم) قائم کرتے ہیں، تو یہ واضح اشارہ ہے کہ آپ کا موقف یہ ہے کہ شاتم رسول کی سزا موت ہے، روایت ہے:

"عن أبي برزة، قال: كنت عند أبي بكر رضي الله عنه، فتغيظ على رجل، فاشتد عليه، فقلت: تأذن لي يا خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم أضرب عنقه؟ قال: فأذهبت كلمتي غضبه، فقام، فدخل، فأرسل إلي، فقال: ما الذي قلت آنفا؟ قلت: ائذن لي أضرب عنقه، قال: أكنت فاعلا لو أمرتک؟ قلت: نعم، قال: «لا والله، ما كانت لبشر بعد محمد صلى الله عليه وسلم»".

ترجمہ: حضرت ابو بَرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ آپ ایک شخص پر غصہ ہوئے اور اسے سختی کی۔ میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کی گردن مار دوں؟ (ابو برزہ کہتے ہیں:) میرے اس جملے نے ان کا غصہ ختم کر دیا۔ پس وہ کھڑے ہوئے، اندر گئے، اور پھر مجھے بلا بھیجا اور پوچھا: تم نے ابھی کیا کہا تھا؟ میں نے کہا: (میں نے عرض کیا تھا) مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن مار دوں۔ انہوں نے پوچھا: کیا تم ایسا کر گزرتے اگر میں تمہیں حکم دیتا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ (حق یا اجازت) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی بھی انسان کے لیے نہیں ہے۔

(سنن ابی دواد، کتاب الحدود، باب الحکم فیمن سب النبی، رقم الحدیث: 4363، المکتبۃ العصریۃ بیروت)

امام ابو داود (المتوفی: 275ھ) ہی ایک اور روایت نقل فرماتے ہیں:

"عن علي رضي الله عنه، «أن يهودية كانت تشتم النبي صلى الله عليه وسلم وتقع فيه، فخنقها رجل حتى ماتت، فأبطل رسول الله صلى الله عليه وسلم دمها".

ترجمہ: سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دیا کرتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نازیبا الفاظ بولتی تھی۔ تو ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ دیا حتی کہ وہ مر گئی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا خون ضائع قرار دیا۔

(سنن ابی داود، باب الحکم فیمن سبّ، رقم الحدیث:4362، المکتبۃ العصریۃ بیروت)

اس روایت کو امام نسائی (المتوفی: 303ھ) نے، امام احمد بن حنبل (المتوفی: 241ھ) نے، امام بزار (المتوفی: 292ھ) نے اور امام ابو یعلی الموصلی (المتوفی: 307ھ) جیسے ائمہ حدیث نے بھی نقل کیا ہے۔

(سنن النسائی، رقم الحدیث: 4071، مکتب المطبوعات الإسلامیۃ، مسند احمد، رقم الحدیث: 54، مؤسسۃ الرسالۃ، مسند البزار، 1/97، مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ، مسند أبي یعلی، رقم الحدیث: 79، دار المأمون للتراث دمشق)

توہینِ رسالت کا حکم آئمہ کرام کی عبارات میں:

امام ابن المنذر نیشاپوری (المتوفی:318ھ) فرماتے ہیں:

"وقال ابن المنذر: أجمع عامة أهل العلم على أن من سب النبي صلى الله عليه وسلم عليه القتل".

ترجمہ: اہلِ علم کا اجماع ہے کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی، اس پر قتل واجب ہے۔

(تفسير القرطبى، 82/8، تحت سورة التوبة: 12، دار الكتب المصرية القاهرة، التفسير الوسيط للقرآن الكريم، 220/6، دار نهضة مصر للطباعة والنشر والتوزيع، اللباب في علوم الكتاب، 37/10، دار الكتب العلمية بيروت، رد المحتار، 232/4، دار الفكر، البحر الرائق، 135/5، دار الكتاب الإسلامي)

ابو الفضل القاضی عیاض بن موسی المالکی (المتوفی:544ھ) گستاخِ رسول کے حکم کے متعلق فرماتے ہیں:

"قال محمد بن سحنون أجمع العلماء أن شاتم النبي صلى الله عليه وسلم المتنقص له كافر والوعيد جار عليه بعذاب الله له وحكمه عند الأمة قتل ومن شک في كفره وعذابه كفر".

ترجمہ: محمد بن سحنون نے کہا: علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت کرنے والا اور آپ کی تنقیص آپ کی شان میں کمی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے اور امت کے نزدیک اس کا حکم قتل کرنا ہے اور جو شخص اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

(الشفاء، 215/2، دار الفكر)

علّامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ (المتوفی:1225ھ) تفسیرِ مظہری میں لکھتے ہیں:

"من أذى رسول الله صلى الله عليه وسلم بطعن فى شخصه او دينه او نسبه او صفة من صفاته او بوجه من وجوه الشين فيه صراحة او كناية او تعريضا او اشارة كفر ولعنه الله فى الدنيا والاخرة واعدّ له عذاب جهنم وهل يقبل توبته قال ابن همام كل من ابغض رسول الله صلى الله عليه وسلم بقلبه كان مرتدّا فالسباب بالطريق الاولى ويقتل عندنا حدّا فلا تقبل توبته فى إسقاط القتل".

ترجمہ: جو شخص صراحۃً، کنایۃً، تعریضاً یا اشارۃً کسی بھی طریقے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات، دین، نسب، یا آپ کی کسی صفت میں طعن کر کے، یا عیب لگا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دے، تو وہ کافر ہو گیا، اور اللہ نے اس پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی، اور اس کے لیے جہنم کا عذاب تیار کیا ہے۔ اور کیا اس کی توبہ قبول کی جائے گی؟ ابن ہمام نے کہا: جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قلبی بغض رکھے، وہ مرتد ہے، تو دشنام (بدگوئی) دینا بدرجہ اولیٰ کفر ہے، اور ہمارے نزدیک وہ حد کے طور پر قتل کیا جائے گا، لہٰذا اس کی توبہ قتل کو ساقط (معاف) نہیں کرتی۔ (التفسير المظهرى، 382/7، مكتبه رشيديه كوئٹه)

امام ابو الفضل القاضی عیاض المالکی (المتوفی:544ھ) فرماتے ہیں:

"وَقَالَ ابن عَتَاب: الْكِتَاب والسُّنَّةَ مَوجِبان أَنّ من قَصَد النَّبِيّ صَلَّى اللهَ عَلَيْهِ وَسَلَّم بِأذى أو نَقْص مُعَرِضًا أَو مُصَرِّحًا وإن قَلّ فَقَتْلُه وَاجِب".

ترجمہ: ابن عتاب کہتے ہیں کتاب اللہ و سنت رسول اللہ دونوں اس بات کو لازم کرتے ہیں کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف یا نقص کا قصد کرتا ہے چاہے بالواسطہ ہو یا صریح الفاظ میں، اور وہ معمولی ہی کیوں نہ ہو، تو اس کا قتل واجب ہے۔ (الشفا، 219/2، دار الفکر)

یوسف بن جنید التوقاتی المعروف باخ جلبی (المتوفی: 902ھ، وقیل 905ھ) فرماتے ہیں:

"قداجمعت الامۃ علی ان الاستخفاف بنبینا صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم وبایّ نبی کان علیھم الصلٰوۃ والسلام کفر سواء فعلہ علی ذٰلک مستحلاام فعلہ معتقد الحرمۃ ولیس بین العلماء خلاف فی ذٰلک".

ترجمہ: بیشک تمام امت کا اجماع ہے کہ حضورانور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی تنقیص شان کرنے والا کافر ہے، خواہ اسے حلال جان کر اس کا مرتکب ہوا ہو یا حرام جان کر، بہر حال جمیع علماء کے نزدیک کافر ہے۔ (ذخیرۃ العقبی فی شرح صدر الشریعۃ العظمی، کتاب الجہاد، باب الجزیۃ، 319/2، نولکشور کانپور)

امام ابو الفداء اسماعیل حقی بن مصطفی الحنفی (المتوفی: 1127ھ) فرماتے ہیں:

"واعلم انہ قداجتمعت الامۃ علی ان الاستخفاف بنبینا وبأی نبی کان من الأنبیاء کفر سواء فعلہ فاعل ذلک استحلالا أم فعلہ معتقدا بحرمتہ لیس بین العلماء خلاف فی ذلک والقصد للسب وعدم القصد سواء إذ لا یعذر أحد فی الکفر بالجھالۃ ولا بدعوی زلل اللسان إذا کان عقلہ فی فطرتہ سلیما".

ترجمہ: جان لو کہ امت کا اجماع ہے کہ ہمارے نبی علیہ الصلاۃ والسلام یا انبیاء علیہم السلام میں کسی بھی نبی کی توہین کفر ہے، چاہے فاعل نے یہ فعل اسے حلال جانتے ہوئے کیا ہو یا حرام جانتے ہوئے۔ علماء کے درمیان اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ یونہی سبّ و شتم کا قصد وعدم قصد ہونا بھی برابر ہے کیونکہ کفر میں جہالت عذر نہیں نہ ہی زبان پھسلنے کا دعوی عذر ہے، کہ جب اس کی عقل درست و سلامت ہو۔

(تفسیر روح البیان، تحت سورۃ التوبۃ:12، 394/3، دار الفکر بیروت)

ان تمام عبارات سے ثابت ہوا کہ کسی بھی نبی علیہ السلام کی توہین کفر ہے، چاہے توہین کرنے والا اس کو جائز سمجھتا ہو یا ناجائز، اسی طرح چاہے اس کا ارادہ ہو یا غیر ارادی طور پر ایسا کر دے، یونہی چاہے اس نازک ترین مسئلے سے وہ جاہل ہو، یا ایسے مسئلے میں اس کی زبان پھسل گئی ہو، سب کا حکم برابر ہے۔

اسی بات کی تفصیل کرتے ہوئے امام ابو الفضل القاضی عیاض المالکی (المتوفی: 544ھ) فرماتے ہیں:

"أن یکون القائل لما قال في جھتہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر قاصد للسب والإزراء ولا معتقد لہ، ولکنہ تکلم في جھتہ صلی اللہ علیہ وسلم بکلمۃ الکفر من لعنہ أو سبہ... ونوع من السب في جھۃ، وإن ظھر بدلیل حالہ أنہ لم یعتمد ذمہ ولم یقصد سبہ، إما لجھالۃ حملتہ علی ما قالہ، أو لضجر، أو سکر اضطرہ

إليه أو قلة مراقبة وضبط للسانه، وعجرفة وتهور في كلامه، فحكم هذا الوجه حكم الوجه الأول القتل دون تلعثم، إذ لا يعذر أحد في الكفر بالجهالة ولا بدعوى زلل اللسان، ولا بشيء مما ذكرناه، إذا كان عقله في فطرته سليما، إلا من أكره وقلبه مطمئن بالإيمان".

ترجمہ: جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیصِ شان میں کوئی بات کرے اور اسکا ارادہ نہ گالی دینے کا ہو نہ آپکی توہین کا، اور نہ وہ اسکا یقین کرتا ہو لیکن وہ نبی کی شان میں ایسا کفریہ کلمہ کہے جس میں لعنت یا گالی ہو، یا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شان میں کوئی نازیبا بات کہے جو گالی کی قسم سے ہو، اگرچہ اسکے حال سے یہ ظاہر ہو کہ اس کا قصد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مذمت یا سب وشتم نہیں ہے، اس نے یہ بات یا تو جہالت کی وجہ سے کہی، یا رنج وغم کی بناء پر یا نشے کی حالت میں کہی ہو، یا زبان پر قابو نہ ہونے کی وجہ سے اس کے منہ سے یہ بات نکل گئی، یا سرکشی ولاپرواہی میں اس نے ایسا کہا، تو ایسے شخص کا بے شک یہ حکم ہے کہ اس پر شرعی حدّ جاری کی جائے کیونکہ کفر بکنے میں جہالت یا زبان کا پھسلنا یا جو سبب بیان ہوئے (مثلا غصہ، رنج وغم، وغیرہ) ان کا کوئی اعتبار نہیں۔ جبکہ اسکی عقل درست ہو۔ سوائے اس شخص کے جس کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا گیا ہو (جان سے مار دینے کی دھمکی وغیرہ ہو) جبکہ اس مجبور شخص کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔ ملخصًا

(الشفا، الباب الاول، الفصل الرابع، 2/508-509، دار الفيحاء عمان)

فقیہ النفس قاضی خان (المتوفی: 592ھ) فرماتے ہیں:

"وعن أبي حفص الكبير رحمه الله تعالى من عاب النبي عليه السلام بشعرة من شعراته فقد كفر، وذكر في الأصل أن شتم النبيّ صلى الله عليه وسلم كفر".

ترجمہ: اور امام ابو حفص کبیر رحمہ اللہ سے منقول ہے: جس نے نبی علیہ السلام کے بالوں میں سے کسی ایک بال پر بھی عیب لگایا، تو وہ کافر ہو گیا۔ اصل (المبسوط) میں ہے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کو شتم کرنا کفر ہے۔

(فتاوی قاضی خان، کتاب السیر، 3/515، قدیمی کتب خانہ کراچی)

امام احمد رضا محدث بریلی (المتوفی: 1340ھ) فرماتے ہیں:

"ہر نبی کی تحقیر مطلقا کفر قطعی ہے"۔ (فتاوی رضویہ، 15/587، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مفتی محمد امجد علی اعظمی (المتوفی: 1367ھ) فرماتے ہیں:

"نبی کی تعظیم فرضِ عین بلکہ اصلِ تمام فرائض ہے۔ کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب، کفر ہے"۔

(بہار شریعت، 1/47، مکتبۃ المدینہ کراچی)

امام القاضی عیاض المالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أنّ حرمة النبي صلى الله عليه وسلم بعد موته وتوقيره وتعظيمه لازم كما كان حال حياته".

ترجمہ: بے شک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت، تعظیم، اور توقیر آپ کے وصال کے بعد بھی اسی طرح لازم ہے جس طرح آپ کی ظاہری حیات کے دوران تھی۔

(الشفا، الفصل الثالث فی تعظیم النبی بعد موتہ، 44/1، شرکۃ دار الارقم بیروت)

مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر جس طرح اُس وقت تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے، اب بھی اُسی طرح فرضِ اعظم ہے"۔

(بہار شریعت، 75/1، مکتبۃ المدینہ کراچی)

ان تمام عبارات سے ظاہر ہوا کہ توہینِ رسالت کے باب میں کسی قسم کا بہانہ یا عذر مقبول نہیں۔ انجینئر محمد علی مرزا نے جو الفاظ اپنی ویڈیو میں نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی طرف منسوب کر کے کہے کیا کوئی مسلمان ان مذکورہ الفاظ کو نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے سامنے دہرانے کا سوچ بھی سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اگر کوئی اس طرح کی بات کہے تو وہ توہین ہی سمجھی جائے گی۔ اس لئے انجینئر محمد علی مرزا ان الفاظ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کر کے شدید توہینِ رسالت کا مرتکب ہوا ہے۔

مقدمہ سوم: نقل کفر کفر نباشد کا درست مفہوم

اگر کوئی شخص کفریہ کلمات کسی دوسرے سے حکایتاً نقل کرے تو اس حکایت کا حکم، نقل کرنے والے کی نیت اور قرائنِ کلام کے لحاظ سے پانچ مختلف صورتوں میں تقسیم ہوتا ہے:

(۱) وجوب (۲) ندب (استحباب) (۳) کراہت (۴) حرمت (۵) کفر۔

حکایتِ کفر کے جائز اور واجب مقاصد:

اگر کوئی شخص کفریہ قول اس لیے نقل کرے تاکہ (۱) کفر کرنے والے کی شناخت کرائی جائے یا (۲) اس قول پر انکار کیا جائے اور لوگوں کو اس سے نفرت دلائی جائے۔ (۳) یا کتاب یا مجلس میں اس قول کا جواب دے کر اسے باطل کیا جائے، (۴) یا اس کے قائل پر لازم ہونے والے حکم کا فتویٰ یا قضاء دی جائے۔

یہ وہ چار مقاصد ہیں جن کیلئے حکایت کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ حالات کے لحاظ سے واجب یا مستحب بھی ہو سکتا ہے۔

جب کفر کرنے والا شخص ایسا ہو جس سے علم حاصل کیا جاتا ہو، حدیث روایت کرتا ہو، یا جس کا فیصلہ، گواہی یا فتویٰ جاری ہو۔ ایسے شخص کے کفریہ قول کو سن کر، سامع پر واجب ہے کہ وہ اس کا اعلان کرے، لوگوں کو اس سے نفرت دلائے، اور اس کے خلاف گواہی دے۔ اور ائمہ مسلمین پر واجب ہے کہ وہ اس کے کفر اور قول کے فساد کو بیان کریں، تاکہ مسلمانوں کو اس کے شر سے محفوظ کیا جا سکے اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق کی ادائیگی ہو سکے۔ یہی

حکم اس شخص کا بھی ہے جو عام لوگوں کو وعظ کرتا ہو یا بچوں کو تعلیم دیتا ہو، کیونکہ اس کا فتنہ دلوں میں راسخ ہونے کا شدید خطرہ ہوتا ہے۔ الغرض ہر وہ شخص جس کا شرّ متعدی ہو، اس کے رَد یا تنفیر کے طور پر حکایت واجب ہوتی ہے۔

انجینئر محمد علی مرزا کی حیثیت ایک علانیہ خطاب کرنے والے اور علم کے دعویدار کی ہے جو عوام میں اپنے انداز کے سبب بُری شہرت رکھتا ہے۔ لہٰذا، اس کے گستاخانہ کلمات کی تفصیلات کو منظر عام پر لانا، ان کا انکار کرنا، اور اس پر گواہی دینا اہلِ علم پر واجب ہے تاکہ امت کو اس کے شر سے بچایا جا سکے۔ جب متقدمین علماء نے حدیث میں متہم شخص کا حال بیان کرنے پر اجماع کیا، تو ایسے شخص کا معاملہ بدرجہ اولیٰ واجب ہے جو نبی علیہ السلام کی گستاخی کرے۔

حکایتِ کفر کے ناجائز اور حرام مقاصد:

مذکورہ بالا شرعی مقاصد کے سوا کفریہ الفاظ کو نقل کرنا سخت مکروہ اور بعض صورتوں میں حرام ہے۔ اور اگر اس کفر کی حکایت کے ساتھ اس کی تائید، تحسین، تصویب ہو یا انداز توہین آمیز ہو تو یہ حکایت کرنے والا کفر کا مرتکب بھی قرار دیا جائے گا۔

اسی طرح اگر گستاخی کے کلمات کو حکایت و نقل کرنے والے کے متعلق درج ذیل باتوں میں سے کوئی بات ثابت ہو تو اس پر توہین رسالت کا حکم نافذ ہو گا:

(۱) اختلاق و بہتان: اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس نے وہ قول کسی اور کی طرف جھوٹاً منسوب کیا ہے۔

(۲) عادت: کفریہ جملوں کی بلاوجہِ شرعی حکایت کرنا اس کی عادت بن چکی ہے۔

(۳) استخفاف: اگر وہ ایسے کلمات کا شوقین ہو، ان کے ذریعے معظّم دینی کا استخفاف کرتا ہو۔

(۴) کفریہ اقوال کا یاد کرنا: کفار کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو میں کہے گئے اشعار یا اقوال کو یاد کرتا یا روایت کرتا ہو۔

ایسا شخص سابّ (گستاخی کرنے والے) کے حکم میں ہے! اس کا کفریہ قول کو غیر کی طرف نسبت کرنا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ حاکم اسلام پر لازم ہے کہ اسے اس توہین رسالت کے جرم کی سزا میں قتل کر کے جہنم کی گہرائیوں میں پہنچائے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دور میں ایک بدبخت شخص تھا جو شاعر بھی تھا، وہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی اشعار کے ذریعے ہجو (برائی) کرتا تھا اور بعض عرب کی طرف منسوب کر کے کہتا تھا کہ یہ فلاں فلاں نے کہا ہے جب صحابہ کرام نے اس شعر کو سنا تو قسم کھا کر کہا کہ یہ شعر اس خبیث ہی کا ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت قتادہ بن نعمان سے مروی ہے:

"كان أهل بيت منا يقال لهم: بنو أبيرق بشر وبشير ومبشر، وكان بشير رجلا منافقا يقول الشعر يهجو به أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ينحله بعض العرب ثم يقول: قال فلان كذا وكذا،

فإذا سمع أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلک الشعر قالوا: والله مايقول هذا الشعر إلا هذا الخبيث".

ترجمہ: ہمارے خاندان میں بشر، بشیر اور مبشر نامی بھائی تھے جنہیں بنو ابیرق کہا جاتا تھا، اور بشیر منافق تھا اور شاعر تھا۔ اشعار کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ہجو کرتا پھر بعض عرب کی طرف منسوب کرکے کہتا تھا کہ فلاں نے اس اس طرح کہا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس شعر کو سنا تو فرمایا: اللہ کی قسم اس شعر کو اس خبیث ہی نے کہا ہے۔ (سنن ترمذی، رقم الحدیث: 3036)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ قائل کا کسی مجہول شخص کی طرف منسوب کرکے بات کہنے میں اس کا نقل کا دعوی مردود ہوتا ہے اور وہ بات اس قائل ہی کی قرار دی جاتی ہے۔ انجینئر محمد علی مرزا نے بھی اپنی توہین و تنقیص کے الفاظ کو مجہول مسیحیوں کی طرف منسوب کیا اور ان کا نام یا کوئی حوالہ پیش نہیں کیا۔ اس لئے انجینئر محمد علی مرزا کا نقلِ کفر کا دعوی مردود ہے اور مذکورہ الفاظ اس کے ذاتی قرار دیے جائیں گے۔

شیخ الاسلام امام ابن حجر ہیتمی (المتوفی: 974ھ) لکھتے ہیں:

"سأل رجل مالكاعمن يقول القرآن مخلوق، فقال مالک: کافر، اقتلوه، فقال: انمّا حكيته، عن غيري، فقال مالک: انما سمعناه منک".

ترجمہ: ایک شخص نے امام مالک سے اُس شخص کے بارے میں سوال کیا جو کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ کافر ہے اس کو قتل کردو۔ اس شخص نے عذر پیش کرتے ہوئے کہا: میں نے اپنی بات نہیں کہی میں نے تو دوسروں کی بات نقل کی ہے، تو امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے تو تجھ ہی سے یہ سُنا ہے۔ (اعلام بقواطع الاسلام، الفصل الثالث، ص: 385، مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی)

امام مالک رحمہ اللہ کا اس شخص کو مستحق قتل قرار دینا بطور زجر کے تھا، کیونکہ یہ شخص بلا کسی وجہ شرعی کے گمراہ عقیدے کے بارے میں سوال جواب کرکے مسلمانوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنا چاہتا تھا۔

انجینئر محمد علی مرزا نے جو گستاخانہ الفاظ ادا کئے ان کو بیان کرنے کی بھی قطعاً کوئی ضرورت وحاجت نہیں تھی۔ اوّلاً تو یہ مسیحی حضرات کا عقیدہ نہیں اور بالفرض اگر ہو بھی تو وہ اس طرح کے الفاظ یا عقیدے کا اعلانیہ اظہار نہیں کرتے۔ اس لئے انجینئر محمد علی مرزا کے یہ الفاظ خود اس کے ذاتی قرار دے کر اس کو سزا دی جائے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیص وتوہین پر مشتمل اشعار یاد کرنا اور انہیں بلا وجہ شرعی روایت کرنا بھی براہ راست توہین رسالت کے زمرے میں آتا ہے۔ اور ایسا شخص کافر و مرتد قرار دیا جائے گا۔ اس کا یہ کہنا کہ یہ اشعار کفار نے کہے تھے میں تو صرف حکایت کررہا ہوں، اسے کفر سے نہیں بچائے گا۔

امام ابوعبید القاسم بن سلام الہروی (المتوفی:224ھ) فرماتے ہیں:

"وقدأجمع المسلمون على أن الكلمة الواحدة من هجاء النبي ﷺ موجبة للكفر".

ترجمہ: مسلمانوں کا اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو میں ایک لفظ بھی (یاد کر کے بیان کرنا) کفر ہے۔

(غريب الحديث لأبي عبيد، 82/1، الهيئة العامة القاهرة)

دیگر علماء نے بھی یہی مؤقف بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو کے اشعار یاد کر کے بلاوجہ شرعی نقل کرنا کفر ہے، اور اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ یہی عبارت دیگر علماء نے بھی نقل کر کے اسے برقرار رکھا۔

مثلاً: امام ابو بکر الجصاص الحنفی (المتوفی: 370ھ) نے اصول میں، امام یحیی بن شرف النووی الشافعی (المتوفی: 676ھ) نے المنہاج شرح صحیح مسلم میں، ابن رسلان الرملی الشافعی (المتوفی: 844ھ) نے شرح سنن ابو داؤد میں، امام جلال الدین سیوطی شافعی (المتوفی: 911ھ) نے شرح سنن ابن ماجہ میں، امام عبد الغنی بن اسماعیل النابلسی الحنفی (المتوفی: 1143ھ) نے الحدیقۃ الندیۃ میں نقل کیا۔

(اصول الجصاص، 165/1، دار الكتب العلمية بيروت، المنهاج شرح صحيح مسلم، 240/2، قديمي كتب خانه كراچی، شرح سنن ابی داؤد لابن رسلان، 179/19، دار الفلاح للبحث العلمي وتحقيق التراث، اهداء الديباجة شرح سنن ابن ماجه، 267/1، قديمي كتب خانه كراتشي، الحديقة الندية، 351/4، دار الكتب العلمية بيروت)

حکایتِ کفر پر تکفیر ہونے نہ ہونے سے متعلق شفاء شریف میں قاضی عیاض مالکی (المتوفی: 544ھ) لکھتے ہیں:

"الوجه السادس أن يقول القائل ذلك حاكيا عن غيره وآثرا له عن سواه فهذا ينظر في صورة حكايته وقرينة مقالته ويختلف الحكم باختلاف ذلك على أربعة وجوه: الوجوب، والندب، والكراهة، والتحريم فإن كان أخبر به على وجه الشهادة والتعريف بقائله والإنكار والإعلام بقوله والتنفير منه والتجريح له فهذا مما ينبغي امتثاله ويحمد فاعله وكذلك إن حكاه في كتاب أو في مجلس على طريق الرد له والنقض على قائله والفتيا بما يلزمه وهذا منه ما يجب ومنه ما يستحب بحسب حالات الحاكي لذلك والمحكي عنه فإن كان القائل لذلك ممن تصدى لأن يؤخذ عنه العلم أو رواية الحديث أو يقطع بحكمه أو شهادته أو فتياه في الحقوق وجب على سامعه الإشادة بما سمع منه والتنفير للناس عنه والشهادة عليه بما قاله ووجب على من بلغه ذلك من أئمة المسلمين إنكاره وبيان كفره وفساد قوله بقطع ضرره عن المسلمين وقياما بحق سيد المرسلين وكذلك إن كان ممن يعظ العامة أو يؤدب الصبيان فإن من هذه سريرته لا يؤمن على إلقاء ذلك في قلوبهم فيتأكد في هؤلاء الإيجاب لحق النبي صلى الله عليه وسلم ولحق شريعته وإن لم يكن القائل بهذه السبيل فالقيام بحق النبي صلى الله عليه وسلم واجب وحماية عرضه متعين ونصرته على الأذى حيا وميتا مستحق على كل مؤمن لكنه إذا قام بهذا من ظهر به الحق وفصلت به القضية وبان به الأمر سقط عن الباقي الفرض وبقي الاستحباب في تكثير الشهادة عليه وعضد التحذير منه وقد أجمع السلف على بيان حال المتهم في الحديث فكيف بمثل هذا وقد سئل أبو محمد بن أبي زيد عن الشاهد يسمع مثل هذا

في حق الله تعالى أيسعه أن لا يؤدى شهادته قال: إن رجا نفاذ الحكم بشهادته فليشهد و كذلك إن علم أن الحاكم لا يرى القتل بما شهد به ويرى الاستتابه و الأدب فليشهد و يلزمه ذلك".

ترجمہ: چھٹی صورت یہ ہے کہ کہنے والا یہ بات کسی دوسرے کی طرف سے (کفر) نقل کرتے ہوئے اور کسی اور سے روایت کرتے ہوئے (کفریہ قول) دُہرائے، تو اس صورت میں اس کی نقل کی ہیئت اور اس کے قول کے قرینہ کو دیکھا جائے گا۔ اور اس کے اختلاف کے اعتبار سے حکم کی چار صورتیں ہیں: (۱) وجوب، (۲) ندب، (۳) کراہت، اور (۴) تحریم۔ اگر اس نے یہ بات گواہی کے طور پر، اس کے قائل (کہنے والے) کی شناخت کے طور پر، اس کے قول کے انکار کے طور پر، لوگوں کو اس قول سے متنفر کرنے کے لیے اور قائل پر جرح (تنقید) کرنے کے لیے بیان کی ہو، تو یہ وہ امر ہے جس کی پیروی کرنا چاہیے اور اس کے کرنے والے کی تعریف کی جائے گی۔ اسی طرح، اگر کسی نے اسے کسی کتاب میں یا کسی مجلس میں اس کا رَد کرنے، اس کے قائل پر نقض کرنے اور اس پر لازم ہونے والے شرعی حکم کا فتویٰ دینے کے طریقے پر نقل کیا ہو، تو یہ نقل کرنے والے اور جس کی طرف سے نقل کیا گیا ہے اس کی حالتوں کے مطابق کبھی واجب اور کبھی مستحب ہو گا۔ اگر یہ (اصلاً کفریہ) بات کہنے والا ان لوگوں میں سے ہو جو علم یا روایتِ حدیث کے لیے قابلِ اعتماد سمجھے جاتے ہیں، یا اس کے فیصلے، شہادت یا حقوق کے بارے میں فتوے کو تسلیم کیا جاتا ہے، تو سننے والے پر لازم ہے کہ وہ اس کی سنی ہوئی بات کو شہرت دے، لوگوں کو اس سے نفرت دلائے، اور جو اس نے کہا ہے اس پر اس کے خلاف گواہی دے۔ اور مسلمانوں کے ائمہ میں سے جس تک یہ بات پہنچے، اس پر واجب ہے کہ وہ اس کا انکار کرے اور مسلمانوں سے اس کے نقصان کو دور کرنے کے لیے اور سید المرسلین کے حق کو قائم رکھنے کیلئے اس کے کفر اور قول کے فساد کو بیان کرے۔ اسی طرح اگر وہ شخص (جس نے اصلا کفریہ قول کہا) عام لوگوں کو وعظ کرنے والا ہو یا بچوں کو تعلیم دینے والا ہو، تو جس کی یہ خصلت ہے اس سے یہ خطرہ ہے کہ وہ یہ بات ان کے دلوں میں ڈال دے گا۔ لہٰذا، ایسے لوگوں کے معاملے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق اور ان کی شریعت کے حق کی خاطر وجوب کی تاکید بڑھ جاتی ہے۔ اور اگر وہ (اصلا کفریہ بات کا) قائل علم کا دعویدار نہ ہو، تو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق کی نگہبانی واجب ہے، ان کی عزت کی حفاظت ضروری ہے، اور ان کی مدد، خواہ وہ حیات ہوں یا وصال پا چکے ہوں، ہر مومن پر واجب ہے۔ پھر جب یہ فرض کسی شخص کے ذریعے ادا ہو جائے جس سے حق ظاہر ہو گیا ہو، مسئلہ حل ہو گیا ہو، اور بات واضح ہو گئی ہو، تو باقی لوگوں سے فرض ساقط ہو جاتا ہے، اور اس پر مزید گواہی دینے اور اس سے لوگوں کو پختہ طریقے سے ڈرانے کا استحباب باقی رہتا ہے۔ جس شخص پر حدیث میں جھوٹ بولنے کی تہمت

ہو اس کے بارے میں سلف صالحین کا اجماع ہے کہ اس کا عیب لوگوں کو بیان کیا جائے (تاکہ لوگ اس کے شر سے بچیں) تو ایسے شخص جس پر توہین کا الزام ہو اس کے عیوب بیان کرنا تو بدرجہ اولی لازم ہیں۔ ابو محمد بن ابی زید سے اس گواہ کے بارے میں پوچھا گیا جو کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کے حق میں محال کوئی بات کہتے ہوئے سنے، کیا اسے یہ جائز ہے کہ وہ قاضی کے سامنے اپنی شہادت ادا نہ کرے؟ انہوں نے فرمایا: اگر اسے اپنی گواہی سے اس گمراہ شخص پر حکم کے نافذ ہونے کی امید ہو تو وہ ضرور شہادت دے۔ اسی طرح اگر اسے یہ علم ہو کہ حاکم اس گواہی کی بنیاد پر اس بد دین شخص کو قتل کا حکم نہیں دے گا بلکہ توبہ اور تعزیری سزا کا حکم دے گا، تو بھی شہادت دینا اس پر لازم ہے۔ (الشفاء، فصل الوجہ السادس، 244/2-245، دار الفکر)

مزید فرماتے ہیں:

"وأما الإباحة لحكاية قوله لغير هذين المقصدين فلا أرى لها مدخلا في هذا الباب فليس التفكه بعرض رسول الله صلى الله عليه وسلم والتمضمض بسوء ذكره لأحد لا ذاكرا ولا آثرا لغير غرض شرعي بمباح وأما للأغراض المتقدمة فمتردد بين الإيجاب والاستحباب وقد حكى الله تعالى مقالات المفترين عليه وعلى رسله في كتابه على وجه الإنكار لقولهم والتحذير من كفرهم والوعيد عليه والرد عليهم بما تلاه الله علينا في محكم كتابه وكذلک وقع من أمثاله في أحاديث النبي صلى الله عليه وسلم الصحيحة على الوجوه المتقدمة وأجمع السلف والخلف من أئمة الهدى على حكايات مقالات الكفرة والملحدين في كتبهم ومجالسهم ليبينوها للناس وينقضوا شبهها عليهم وإن كان ورد لأحمد بن حنبل إنكار لبعض هذا على الحارث بن أسد فقد صنع أحمد مثله في رده على الجهمية والقائلين بالمخلوق وهذه الوجوه الشائعة الحكاية عنها فأما ذكرها على غير هذا من حكاية سبه والإزراء بمنصبه على وجه الحكايات والأسمار والطرف وأحاديث الناس ومقالاتهم في الغث والسمير ومضاحک المجان ونوادر السخفاء والخوض في قيل وقال وما لا يعني فكل هذا ممنوع وبعضه أشد في المنع والعقوبة من بعض فما كان من قائله الحاكي له على غير قصد أو معرفة بمقدار ما حكاه أو لم تكن عادته أو لم يكن الكلام من البشاعة حيث هو ولم يظهر على حاكيه استحسانه واستصوابه زجر عن ذلک ونهي عن العودة إليه وإن قوم ببعض الأدب فهو مستوجب له وإن كان لفظه من البشاعة حيث هو كان الأدب أشد".

ترجمہ: اور رہے ان دو (شرعی) مقاصد کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے اس (کفریہ وگستاخانہ) قول کو نقل کرنے کا جائز ہونا، تو میرے نزدیک اس معاملے میں اس کے لیے کوئی گنجائش نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و آبرو سے کھیلنا اور بغیر کسی شرعی غرض کے آپ کے ذکر کو برائی کے ساتھ بیان کرنا، کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہے، نہ تو ذکر کرنے والے کے لیے اور نہ ہی نقل کرنے والے کے لیے۔ لیکن جو اغراض پہلے بیان کی گئی ہیں، اس کے اعتبار سے نقل کرنا کبھی واجب اور کبھی مستحب

ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی کتاب (قرآن مجید) میں اپنی ذات پر اور اپنے رسولوں پر افترا و تہمت لگانے والوں کے اقوال کو نقل کیا ہے، تاکہ ان کافروں کے قول پر انکار، ان کے کفر سے مسلمانوں کو ڈرانا، اس پر وعید (سزا کا وعدہ) سنانا، اور اپنی محکم کتاب میں تلاوت کردہ آیات کے ذریعے ان کفار کا رَد کیا جائے۔ اور اسی طرح کے معاملات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح احادیث میں بھی انہی سابقہ طریقوں پر واقع ہوئے ہیں۔ سلف اور خلف کے ہدایت یافتہ ائمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ وہ کافروں اور ملحدوں کے جملوں کو اپنی کتابوں اور مجلسوں میں نقل کرتے تھے تاکہ وہ لوگوں کے سامنے ان اقوال کی گمراہی واضح کریں اور ان کے شبہات کو توڑ دیں۔ اگرچہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ سے حارث بن اسد کے بعض ایسے افعال پر انکار بھی وارد ہوا ہے، لیکن خود امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی جَہمیہ اور قرآن کو مخلوق کہنے والوں کا رد کرتے ہوئے ایسے ہی افعال کیے ہیں۔ اور یہ وہ وجوہات ہیں جن کے تحت ایسی باتوں کا نقل کرنا عام ہے۔ لیکن ان وجوہات کے علاوہ، ان باتوں کو قصے کہانیوں، عام گفتگو، ہنسی مذاق کی باتوں، بیہودہ اور لغو باتوں میں، یا قیل و قال (فضول بحث) اور ایسے امور میں ذکر کرنا جن سے کوئی غرض وابستہ نہیں ہے، جس میں توہین اور آپ کے منصب کے حق کو ہلکا سمجھنا ہو، تو یہ سب ممنوع ہے اور ان میں سے بعض دوسرے بعض کی نسبت منع اور سزا میں زیادہ سخت ہیں۔ چنانچہ، جس شخص نے اسے نقل کیا مگر اس کا کوئی قصد نہیں تھا، یا اسے اس بات کی معرفت نہیں تھی کہ وہ کیا نقل کر رہا ہے، یا یہ اس کی عادت نہیں تھی، یا وہ کلام خود زیادہ گھناؤنا نہیں تھا، اور نہ ہی نقل کرنے والے کا اس کو اچھا سمجھنا ظاہر ہوا ہو، تو اسے ڈانٹا جائے گا اور دوبارہ ایسا کرنے سے منع کیا جائے گا۔ اور اگر اسے کچھ تعزیری سزا دی جائے تو وہ اس کا مستحق ہے۔ اور اگر اس کا لفظ خود ہی انتہائی گھناؤنا تھا تو سزا زیادہ سخت ہوگی۔ (الشفاء بتعريف حقوق المصطفى، فصل الوجه السادس، 2/246-245، دار الفكر)

ایسے حکایت کرنے والے کی تکفیر کب ہوگی؟ امام قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وإن اتهم هذا الحاكي فيما حكاه أنه اختلقه ونسبه إلى غيره أو كانت تلك عادة له أو ظهر استحسانه لذلك أو كان مولعا بمثله والاستخفاف له أو التحفظ لمثله وطلبه ورواية أشعار هجوه صلى الله عليه وسلم وسبه فحكم هذا حكم الساب نفسه يؤاخذ بقوله ولا تنفعه نسبته إلى غيره فيبادر بقتله ويعجل إلى الهاوية أمه".

ترجمہ: اور اگر حکایت کرنے والا اس نقل میں تہمت زدہ ہو کہ اس نے یہ بات خود گھڑی ہے اور اسے کسی اور کی طرف منسوب کیا ہے، یا یہ اس کی عادت ہو، یا اس نے اس پر پسندیدگی کا اظہار کیا ہو، یا وہ اس قسم کے جھوٹ بولتا رہتا ہو اور اس کے ذریعے توہین کرتا ہو، یا ایسے توہین آمیز کلام کو یاد کرتا ہو اور لوگوں سے اس

کے بارے میں پوچھتا ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہجو وشتم پر مشتمل اشعار کو روایت کرتا ہو، تو اس کا حکم وہی ہے جو توہین کرنے والے کا ہے۔ اس پر اس کا مؤاخذہ ہو گا اور اسے غیر کی طرف منسوب کرنا مؤاخذہ سے نہیں بچا سکے گا۔ لہٰذا قاضی اسے فوراً قتل کرے گا اور اسے اس کے ٹھکانے جہنم میں پہنچائے گا۔
(الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، فصل الوجہ السادس، 2/247-246، دار الفکر)

نسیم الریاض فی شرح الشفا میں علامہ شہاب الدین احمد خفاجی حنفی (المتوفی: 1069ھ) فرماتے ہیں:

"(وإن اتهم هذا الحاكي فيما حكاه أنه اختلقه) أي اخترعه ولم يقله غيره فيحكي عنه وهو يعتقده (ونسبه إلى غيره) بحكايته عنه خوفا من المؤاخذة به (أو كانت تلك عادة له) بأن يكثر من ذكر ويزعم أنه حاك له (أو ظهر) حال نقله (استحسانه لذلك) وأنه لا محذور فيه (أو كان مولعا بمثله) بفتح اللام اسم مفهوم الولع بالشئ الاكثار منه مع اظهار الميل له وأنه يحسنه (والاستخفاف له) أي عده هينا عنده لا محذور فيه (أو التحفظ) أي حفظه كثيرا (لمثله) مما هو قبيح كريه (وطلبه) ممن يعرفه حرصا عليه (و) كثرة (رواية أشعار هجوه صلى الله عليه وسلم) الذي هجاء به المشركون مما ذكره أهل السير (وسبه) المنقول عن المشركين (فحكم هذا) الحاكي (حكم الساب) من غير حكاية له (نفسه) لا حكم الحاكي وحكمه أنه (يؤاخذ بقوله) مما يستحقه الساب (ولا تنفعه نسبته لقوله ما حكاه (فيبادر بقتله) كالساب".

ترجمہ: اور اگر اس نقل کرنے والے پر جو بات اس نے نقل کی ہے اس پر یہ تہمت ہو کہ اس نے اسے خود گھڑ لیا ہے (یعنی خود ایجاد کر لیا اور کسی دوسرے نے یہ بات نہیں کہی جسے وہ اس سے حکایت کرتا ہو، حالانکہ وہ خود اس کا اعتقاد رکھتا ہو) اور اس نے اسے کسی دوسرے کی طرف منسوب کر دیا تاکہ مواخذے سے بچ سکے؛ یا یہ اس کی عادت ہو (یعنی وہ بکثرت اسے ذکر کرتا ہو اور دعویٰ کرتا ہو کہ وہ صرف نقل کر رہا ہے)؛ یا نقل کرتے وقت اس کا اس بات کو اچھا سمجھنا ظاہر ہو اور یہ کہ اس میں کوئی شرعی خرابی نہیں ہے؛ یا وہ اس طرح کی باتوں کا (عادی) ہو (مولع کا مطلب: کسی چیز کی کثرت کرنا اور ساتھ ہی اس کی طرف میلان ظاہر کرنا اور اسے اچھا سمجھنا)؛ اور اس کو ہلکا سمجھتا ہو (یعنی اسے اپنے نزدیک معمولی سمجھتا ہو اور یہ کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے)؛ یا اس طرح کی قبیح و ناپسندیدہ بات کو بہت زیادہ یاد کرتا ہو اور اسے ان چیزوں کی ٹوہ میں پڑ کر طلب کرتا ہو ان لوگوں سے جو اسے جانتے ہیں؛ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو (مذمت) پر مشتمل اشعار جو مشرکوں نے کہے ہیں اور سیرت نگاروں نے ذکر کیے ہیں اور وہ توہین رسالت جو مشرکین سے منقول ہے اسے بکثرت روایت کرتا ہو؛ تو اس نقل کرنے والے کا حکم صرف حکایت کا نہیں بلکہ وہی ہے جو خود توہین کرنے والے کا ہے۔ اور اس کا حکم یہ ہے کہ اسے اس کے قول پر وہی سزا دی جائے

گی جس کا حقدار توہین رسالت کا مرتکب ہوتا ہے، اور اس قول کو دوسرے کی طرف منسوب کرنے سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ لہٰذا، اسے گستاخ کی طرح قاضی فوراً قتل کرے گا۔

(نسیم الریاض شرح الشفا، 424/4، دار الکتب العربی بیروت)

قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ کی مذکورہ عبارت بعد میں آنے والے متعدد علماء نے اپنی کتابوں میں نقل کی اور اسے برقرار رکھا۔ ان علماء میں شیخ الاسلام امام ابن حجر ہیتمی (المتوفی: 974ھ) (الجامع فی الفاظ الکفر، الاعلام بقواطع الاسلام، ص 289-290، دار ایلاف الدولیۃ للنشر والتوزیع)، علامہ تقی الدین المقریزی (المتوفی:845ھ) (إمتاع الأسماع بما للنبي من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع، 334/14، دار الكتب العلمية بيروت)، علامہ فضلِ رسول بدایونی (المتوفی:1289ھ) (المعتقد المنتقد، الباب الثانی فی النبوات، ص:287، دار اهل السنة)، شیخ انور شاہ کشمیری (المتوفی:1353ھ) (اکفار الملحدین فی ضروریات الدین، ص:106، الناشر المجلس العلمي پاکستان)، احمد بن یحیٰی الورنشیشی (المتوفی:914ھ) (المعیار المعرب والجامع المغرب فی فتاوی اهل افریقیة والاندلس والمغرب، 2/359-360، وزارة الاوقاف للملة المغربية)، تاج الدین ابو المعالی (الجامع فی الفاظ الکفر، رسالۃ فی الفاظ الکفر للتاج الدین ابو المعالی، ص408 دار ایلاف الدولیۃ للنشر والتوزیع) بھی شامل ہیں۔

امام احمد رضا محدث بریلی رحمہ اللہ (المتوفی:1340ھ) اسی بات کو بیان فرماتے ہیں:

”علمائے دین تصریح فرماتے ہیں کہ ایسی باتیں بہ تصریح حکایت بیان کرنا بھی حرام وناروا، اور حکایت کنندہ مستحقِ سزا، جب تک غرض محمود و مہم عند الشرع۔ مثلِ تحذیر خلق و اظہارِ حق وابطال باطل یا دار الحکم میں دعوٰی و شہادت بہ غرضِ قتل و عقوبت قائل وغیرہا ضرورات دینیہ پر مبنی و مشتمل، اور علانیہ اظہارِ بیزاری و کراہت و تبری سے مقرون و متّصل نہ ہو“۔ (فتاویٰ رضویہ، 128/27، رضافاؤنڈیشن لاہور)

ان تمام عبارات سے معلوم ہوا کہ نقلِ کفر کفر نباشد کا مقولہ مطلق نہیں ہے اور بعض صورتوں میں نقلِ کفر کفر بھی ہوتا ہے، جس کی تفصیل شفاء شریف کی عبارت میں گزری۔

لہٰذا انجینئر محمد علی مرزا کا یہ عذر کام نہ دے گا کہ کفر کی حکایت کفر نہیں ہوتی، کیونکہ موصوف کا کفر کی حکایت کرنا درج ذیل وجوہات سے ان صورتوں کو شامل ہے جن پر حکایت کرنے والے پر بھی کفر کا حکم صادر ہوتا ہے۔

(۱) اختلاق و بہتان: انجینئر محمد علی مرزا پر یہی الزام ہے کہ اس نے وہ قول مسیحیوں کی طرف جھوٹاً منسوب کیا ہے۔ اور یہ خود اس کا اپنا ذاتی نظریہ ہے۔

(۲) عادت: انجینئر محمد علی مرزا نے توہین پر مشتمل لفظ متعدد مرتبہ دہرایا ہے۔

(۳) استخفاف: انجینئر محمد علی مرزا نے علماء کے سمجھانے کے باوجود اس لفظ کو بار بار دہرایا جس سے اس کا اس لفظ کو ہلکا سمجھنا صاف ظاہر ہے۔

منصوص الفاظ کے ذریعے توہین رسالت کا حکم:

امام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی (المتوفی:505ھ) اپنی کتاب احیاء العلوم میں ایک روایت نقل کرتے ہیں:

"حکی عن بعض المنافقین أنه کان یؤم الناس و لا یقرأ إلا سورة عبس لما فیها من العتاب مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فهم عمر بقتله".

ترجمہ: منافقین میں سے ایک شخص لوگوں کی امامت کرتا تھا اور وہ نماز میں صرف سورۃ عبس ہی پڑھتا تھا کیونکہ اس میں رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عتاب کیا گیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کو جب پتا چلا تو آپ) نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ فرمایا۔ (احیاء علوم الدین، 285/2، دار المعرفة بیروت)

تفسیر حدائق الروح اور تفسیر روح البیان میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس منافق کو قتل کر دیا تھا:

"روی ان عمر ابن الخطاب رضی الله عنه بلغه ان بعض المنافقین یؤم قومه فلا یقرأ فیهم الا سورة عبس فارسل الیه فضرب عنقه لما استدل بذلک علی کفره".

ترجمہ: مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ ایک منافق شخص اپنے قبیلے کی امامت کرواتا ہے، اور وہ نماز میں صرف سورۃ عبس ہی پڑھتا ہے۔ تو آپ نے اس کی طرف آدمی بھیجا اور اس کی گردن مار دی (قتل کروادیا)، کیونکہ آپ نے اس عمل سے اس کے کفر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے پر استدلال کیا۔ (روح البیان، تحت سورة عبس:1، دار الفکر بیروت، تفسیر حدائق الروح والریحان، 119/31، تحت سورة عبس:1 دار طوق النجاة)

امام قرطبی اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمان: ''وَعَصٰی آدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی'' (سورة طه:121) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"قال القاضی ابو بکر بن العربی رحمه اللّٰہ تعالیٰ لا یجوز لاحدنا الیوم لا یخبر بذلک عن أدم علیه الصّلاة و السّلام الا إذا ذکرناه فی اثنأ قوله تعالی عنه او قول نبیه صلی اللّٰہ تعالی علیه و سلم فاما ان نبتدئ ذالک من قبل أنفسنا فلیس بجائز لنا فی آبائنا الاَدنین الینا المماثلین لنا فکیف في أبینا الاقدم الاعظم الاکرم النبی المقدم الذي عذره الله سبحانه وتعالي وتاب علیه وغفره".

ترجمہ: قاضی ابو بکر ابن العربی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آج ہم میں سے کسی کے لئے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعلق یہ کہنا جائز نہیں مگر صرف اس صورت میں کہ اسے باری تعالی کے کلام یا اس کے نبی کے کلام کے اثناء میں ذکر کریں۔ اسے ابتداءً اپنی طرف سے بتانا تو ہمارے لئے اپنے ان قریبی آباء کے حق میں بھی جائز نہیں جو ہماری ہی طرح ہیں پھر ان کے حق میں کیوں کر روا ہو گا جو ہمارے سب سے پہلے باپ ہیں جو بڑی عظمت وبزرگی والے اور سب سے پہلے نبی بھی ہیں، جن کا عذر اللہ سبحانہ وتعالی نے قبول فرما کر ان کی توبہ قبول فرمائی اور انہیں مغفرت مطلقہ عطا فرمائی۔ (الجامع للاحکام القرآن، 227/11، تحت سورة طه:121، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

امام ابو عبد اللہ محمد بن محمد العبدری المالکی الشہیر بابن الحاج (المتوفی:737ھ)"المدخل"میں فرماتے ہیں:

"وقد قال علماؤنا رحمة الله عليهم أن من قال عن نبي من الأنبياء في غير التلاوة والحديث أنه عصى أو خالف فقد كفر نعوذ بالله من ذلك".

ترجمہ: ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی نبی کے بھی بارے میں غیر تلاوت وحدیث میں یہ کہے کہ انہوں نے نافرمانی یا خلاف ورزی کی تو وہ کافر ہے، اس سے ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔

(المدخل لابن الحاج، فصل في مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 14/2، دار التراث)

امام احمد رضا خان محدث بریلی رحمہ اللہ (المتوفی:1340ھ) اسی بات کو بیان فرماتے ہیں:

"غیر تلاوت میں اپنی طرف سے سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف نافرمانی وگناہ کی نسبت حرام ہے۔ ائمہ دین نے اس کی تصریح فرمائی بلکہ ایک جماعت علمائے کرام نے اسے کفر بتایا، مولیٰ کو شایان ہے کہ اپنے محبوب بندوں کو جس عبارت سے تعبیر فرمائے دوسرا کہے تو اس کی زبان گُدّی کے پیچھے سے کھینچی جائے للہ المثل الاعلی بلا تشبیہ یوں خیال کرو کہ زید نے اپنے بیٹے عمرو کو اس کی کسی لغزش یا بھول پر متنبہ کرنے، ادب دینے، جزم وعزم واحتیاط اتم سکھانے کیلئے مثلاً بیہودہ نالائق احمق وغیرہا الفاظ سے تعبیر کیا، باپ کو اس کا اختیار تھا۔ اب کیا عمرو کا بیٹا بکر یا غلام خالد انہیں الفاظ کو سند بنا کر اپنے باپ اور آقا عمرو کو یہ الفاظ کہہ سکتا ہے، حاشا! اگر کہے گا سخت گستاخ ومردود ناسزا او مستحق عذاب وتعزیر وسزا ہو گا، جب یہاں یہ حالت ہے تو اللہ عزوجل کی ریس کرکے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی شان میں ایسے لفظ کا بکنے والا کیونکر سخت شدید ومدید عذابِ جہنم وغضب الٰہی کا مستحق نہ ہو گا والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ایسے امور میں سخت احتیاط فرض ہے اللہ تعالی اپنے محبوبوں کا حسن ادب عطا فرمائے، آمین"۔ (فتاویٰ رضویہ، 1119/1، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مقدمہ چہارم: نقل کفر اور نقل دشنام (بدگوئی) میں فرق

یاد رہے کہ نقلِ کفر اور نقلِ دشنام (بدگوئی) میں بھی بہت واضح فرق ہے۔ نقلِ کفر بغرض صحیح جائز ہے لیکن صراحت کے ساتھ نقلِ دشنام (بدگوئی) کرنا عرف میں بہت برا سمجھا جاتا ہے اور جس کیلئے دشنام (بدگوئی) نقل کی جائے وہ اسے اپنی توہین سمجھتا ہے۔ مثلاً: اگر کوئی شخص انجینئر محمد علی مرزا کو جا کر کہے: "فلاں شخص تمہاری بُرائی کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تم جھوٹے، مکّار، چھوکرے، جاہل، پلمبر، فتنہ پرور اور دجال ہو"۔ تو یقیناً عرف میں اس کو مرزا کی عزت وناموس پر حملہ سمجھا جائے گا۔ اور سننے والا یہ کہے گا کہ طعن کے ان الفاظ کو نقل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ صرف اتنا کہنا کافی تھا کہ فلاں شخص تمہاری بُرائی بیان کر رہا ہے۔

اسی طرح اگر انجینئر محمد علی مرزا مسیحیوں کا رد کرتے ہوئے یوں کہتا کہ معاذ اللہ مسیحی ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا انکار کرتے ہیں، لیکن اس کے باوجود قرآن میں مسیحی عورت سے نکاح کی اجازت ہے۔ تو یہ مسیحیوں کا کفر نقل کرنا ہوتا اور "نقلِ کفر، کفر نباشد" کے تحت آکر انجینئر محمد علی مرزا پر توہین کا کوئی حکم نہیں لگتا۔ لیکن اس نے تو صریح دشنام (بدگوئی) بلاوجہ شرعی نقل کی ہیں جسے عرف میں توہین سمجھا جاتا ہے، کیونکہ بے ادبی و توہین کا مدار تو عرف پر ہی ہے۔

شریعت اور عرف دونوں میں محلِّ کلام اور سیاق وسباق کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اسی اصول کے تحت "نقلِ کفر" یعنی کسی کافر کا کفر بطورِ اطلاع ورَد ذکر کرنا اور "نقلِ دشنام (بدگوئی)" یعنی کسی کی کہی ہوئی گالی یا اہانت آمیز الفاظ بعینہ نقل کرنے میں واضح فرق پایا جاتا ہے۔

پچھلے مقدمے میں ہم واضح کر چکے ہیں کہ "نقلُ کفر لیس بکفر" کا قاعدہ وضابطہ مطلق نہیں، بلکہ حدود وقیود کے ساتھ مقید ہے۔ تاہم "نقلِ دشنام (بدگوئی)" کا معاملہ اور زیادہ سخت ہو جاتا ہے اور بغیر اشد ضرورت شرعی کے اس کا ارتکاب کفر تک بھی لے جاتا ہے۔

لہٰذا اگر کوئی گستاخانہ جملے یا توہین آمیز الفاظ، جن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس کے خلاف صریح دشنام (بدگوئی) ہو، انہیں لفظ بہ لفظ نقل کرے، جیسا کہ انجینئر محمد علی مرزا نے کیا ہے، تو یہ صرف نقلِ کفر نہیں بلکہ صریح توہین رسالت ہے، کیونکہ عرف میں کسی بھی بلند مرتبہ شخصیت کے بارے میں گستاخانہ الفاظ کو دہرانا، خواہ حوالہ دے کر ہی کیوں نہ ہو، اس کی توہین ہی سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تو معاملہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے، جن کی محض آواز پر آواز بلند ہو جائے تو ساری زندگی کے اعمال برباد ہو جاتے ہیں (پ26، الحجرات:2)، جن سے خطاب کرتے ہوئے آداب کا لحاظ رکھنا فرض اعظم ہے (پ18، النور:63)، جن سے بات کرتے ہوئے کوئی غلط معنی کا احتمال رکھنے والا لفظ استعمال کرنا بھی حرام ہے (پ1، البقرۃ:104)، ان کے حوالے سے اس طرح دشنام (بدگوئی) نقل کرنا کیونکر رَوا ہو سکتا ہے؟ یقیناً جس میں ایمان کی ذرا بھی رَمق ہے اس کے کان اسے سننا گوارا نہیں کر سکتے اور وہ اسے توہین ہی سمجھے گا۔

ایمانی غیرت کیا ہوتی ہے، امام احمد رضا محدث بریلی رحمہ اللہ سے سیکھئے۔

امام احمد رضا خان محدث بریلی رحمہ اللہ (المتوفی:1340ھ) سے کچھ مسلمانوں کے متعلق سوال ہوا کہ جو آریہ سماجوں میں جا کر کاپی نویسی کرتے ہیں یا پریس میں ہیں یا ان کے اخبار اور مذہبی پرچے روانہ یا تقسیم کرتے ہیں ان پرچوں میں قرآن کریم اور رسول رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کھلے کھلے اعتراض والزام ہوتے ہیں رسول مقبول صلی اللہٰ علیہ وآلہ وسلم کو نعوذ باللہ منہا اور علمائے متقدمین ومتاخرین کو کھلی کھلی گالیاں دے جاتے ہیں، تو آپ نے جو جواب لکھا یقیناً وہ ایک سچے مسلمان کیلئے قابلِ اتباع بلکہ ایمان کی علامت ہے:

"الجواب: اللہ عزوجل اپنے غضب سے پناہ دے۔ الحمدللہ فقیر نے وہ ناپاک ملعون کلمات نہ دیکھے، جب سوال کی اس سطر پر آیا جس سے معلوم ہوا کہ آگے کلمات لعینہ ملعونہ منقول ہوں گے ان پر نگاہ نہ کی، نیچے کی سطریں جن میں سوال ہے باحتیاط دیکھیں، ایک ہی لفظ اوپر سائل نے نقل کیا اور نادانستگی میں نظر پڑا وہی مسلمان کے دل پر زخم کو کافی ہے۔ اب یہ کہ جواب لکھ رہاہوں کاغذ تہہ کرلیاہے کہ اللہ تعالیٰ ملعونات کو نہ دکھائے نہ سنائے، جونام کے مسلمان کاپی نویسی کرتے ہیں اور عزوجل وقرآن عظیم ومحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ایسے ملعون کلمات، ایسی گالیاں اپنے قلم سے لکھتے چھاپتے ہیں یاکسی طرح اس میں اعانت کرتے ہیں ان سب پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اترتی ہے، وہ اللہ ورسول کے مخالف اور اپنے ایمان کے دشمن ہیں، قہرالٰہی کی آگ ان کے لئے بھڑکتی ہے، صبح کرتے ہیں تو اللہ کے غضب میں اور شام کرتے ہیں تو اللہ کے غضب میں، اور خاص جس وقت ان ملعون کلموں کو آنکھ سے دیکھتے قلم سے لکھتے، مقابلہ وغیرہ میں زبان سے نکالتے یاپتھر پر اس کا ہلکا بھرا بناتے ہیں ہر کلمے پر اللہ عزجل کی سخت لعنتیں، ملائکۃ اللہ کی شدید لعنتیں ان پر اترتی ہیں۔ یہ میں نہیں کہتاہوں، قرآن فرماتاہے: اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا، بیشک وہ لوگ جو ایذادیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیاواخرت میں اللہ نے ان کے تیار کررکھاہے ذلت کاعذاب۔(پ22،الاحزاب:57)

ان ناپاکوں کا یہ گمان کہ گناہ تو اس خبیث کاہے جو مصنف ہے ہم تو نقل کردینے یاچھاپ دینے والے ہیں سخت ملعون ومردود گمان ہے۔ زید کسی دنیا کی عزت دار کو گالیاں لکھ کر چھپواناچاہے تو ہرگز نہ چھاپیں گے، جانتے ہیں کہ مصنف کے ساتھ چھاپنے والے بھی گرفتار ہوں گے، مگر اللہ واحد قہار کے قہروعذاب ولعنت وعتاب کی کیا پرواہ۔ یقینا یقینا کاپی لکھنے والا، پتھر بنانے والا، چھاپنے والا، کَل چلانے والا، غرض جان کرکے کہ اس میں یہ کچھ ہے کسی طرح اس میں اعانت کرنے والا، سب ایک رسی میں باندھ کر جہنم کی بھڑکتی آگ میں ڈالے جانے کے مستحق ہیں......... اور جو ان میں اس ناپاک کبیرہ کو حلال بتائے اس پر اصرار واستکبارو مقابلہ شرع سے پیش آئے وہ یقینا کافرہے، اس کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہے، اس کے جنازے کی نماز حرام، اسے مسلمانوں کی طرح غسل دینا، کفن دینا، دفن کرنا، اس کے دفن میں شریک ہونا، اس کی قبر پر جانا سب پر حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتاہے: وَ لَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنۡہُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمۡ عَلٰی قَبۡرِہٖ، یعنیجب ان کافروں میں سے کوئی مرجائے تو اس پر نماز مت پڑھو اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو۔ (پ10، التوبہ: 84) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔ فقیر کے یہاں فتاوی مجموعہ پر نقل ہوتے ہیں، میں نے نقل فرمانے والے صاحب سے کہہ دیاہے کہ ان ملعون الفاظ کی نقل نہ کریں، سناگیاہے کہ سائل کا قصد

اس فتوے کے چھاپنے کا ہے، میں درخواست کرتا ہوں کہ ان ملعونات کو نکال ڈالیں، ان کی جگہ دوایک سطریں خالی صرف نقطے لگا کر چھوڑ دیں کہ مسلمانوں کی آنکھیں ان لعنتی ناپاکوں کے دیکھنے سے باذنہ تعالی محفوظ رہیں، فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین ''اللہ تعالیٰ سب سے بہتر نگہبان ہے اور وہ سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے''۔ ملخصا (فتاویٰ رضویہ، 21/137-139، رضافاؤنڈیشن لاہور)

مقدمہ پنجم: انجینئر محمد علی مرزا کا نقل کا دعوی باطل ہے!

اپنے آفیشل یوٹیوب چینل، اپریل 2024 کی ویڈیو میں انجینئر محمد علی مرزا نے توہینِ رسالت پر مبنی کلمہ (دج ال) جب استعمال کیا اور مسلمانوں نے اس کی گرفت کی تو اس نے دجل کا سہارا لیتے ہوئے تاویل میں یہ جھوٹا دعویٰ کیا کہ اس نے ''کہتے ہیں'' نہیں بلکہ ''مانتے ہیں'' کا لفظ استعمال کیا تھا۔ حالانکہ، اس کے آفیشل یوٹیوب چینل کی اپریل 2024 کی ویڈیو اب تک اس کے چینل پر موجود ہے جس میں اس نے واضح طور پر کہا کہ وہ ''کہتے ہیں''۔ یہ وہی منافقانہ روش ہے جس کا ذکر قرآن میں آیا کہ منافقین کفر کا ارتکاب کرنے کے بعد جھوٹی قسمیں کھاتے تھے کہ انہوں نے ایسی بات نہیں کی۔
(پ10، التوبۃ:77)

بہرحال انجینئر محمد علی مرزا نے ''کہتے ہیں'' کا لفظ کہا ہو یا ''مانتے ہیں'' کا لفظ استعمال کیا ہو دونوں صورتوں میں یہ بلا ضرورت شرعی نقل دشنام (بدگوئی) کی وجہ سے توہین رسالت ہے۔

خودساختہ تاویل اور جھوٹا مفروضہ (Assumption):

قربِ قیامت دجال کا ظاہر ہونا اگرچہ اہل کتاب میں بھی معروف ہے، لیکن مسیحی اس کیلئے اینٹی کرائسٹ (Anti Christ) یا جھوٹا مسیح کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح جھوٹے نبیوں کیلئے دجال کی اصطلاح بھی اسلامی ہے، اس کا مسیحیوں سے کوئی تعلق نہیں۔ بائبل میں ان کیلئے جھوٹے نبی (False Prophet) کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

"{24:11}And manyfalse prophets shall rise, and shall deceive many"
(TheKingJamesVersionoftheHolyBible,P:573)

انجینئر محمد علی مرزا کو بھی اپنی اس توہین کا ادراک ہو گیا تھا، اور اسے معلوم تھا کہ مسیحی حضرات صراحۃً اس طرح کا کوئی لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے استعمال نہیں کرتے۔ اسی لئے اپنی بات کو درست ثابت کرنے کیلئے اس نے 25 اگست 2025 کو اپنے آفیشل یوٹیوب چینل کی ویڈیو میں اِدھر اُدھر کے قلابے ملاتے ہوئے کھینچ تان کر یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی کہ مسیحی حضرات معاذ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ''دج ال'' سمجھتے اور کہتے ہیں۔

انجینئر محمد علی مرزا کے ان الفاظ پر غور کیجئے:

"لہذا کرسچنز (christians) اگر ہمارے نبی علیہ السلام کو پیغمبر نہیں مانتے تو الٹیمیٹلی (ultimately) پھر وہ ان کو ایک جھوٹا انسان سمجھتے ہیں"۔

ویڈیو لنک: https://youtu.be/3MP2txglY6w?t=7603

ٹائم کوڈ: 2:08:32

یہاں استعمال ہونے والا لفظ "**الٹیمیٹلی**" (Ultimately) واضح کرتا ہے کہ اس کے پاس مسیحیوں کی کسی مستند کتاب کا صریح حوالہ موجود نہ تھا جس میں انہوں نے یہ لفظ صراحت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے استعمال کیا ہو، بلکہ یہ محض اس کا اپنا تخمینہ، قیاس اور ذاتی مفروضہ ہے کہ چونکہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبر نہیں مانتے تو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ انہیں "دجال" سمجھتے ہیں۔

ہم آگے تفصیل سے ثابت کریں گے کہ کسی کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ معاذ اللہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام کو "دجال" سمجھتا ہے۔ کفارِ مکہ ایمان نہ لانے کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صادق و امین مانتے تھے۔ اور ہجرت کے وقت بھی ان کی متعدد امانات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحویل میں تھیں، جن کی واپسی کی ذمہ داری مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے سپرد کی گئی۔

لہذا انجینئر محمد علی مرزا نے ایک خود تراشیدہ قیاس کو بنیاد بنا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں صریح گستاخی کا ارتکاب کیا ہے، جو شرعی اور قانونی دونوں اعتبار سے ناقابلِ معافی جرم ہے۔

بائبل کا جھوٹا حوالہ اور انجینئر محمد علی مرزا کا فراڈ:

انجینئر محمد علی مرزا نے اپنی منافقانہ تاویل کو ثابت کرنے کیلئے اپنے آفیشل چینل پر اپلوڈ کی گئی 25 اگست 2025 کی ویڈیو میں بائبل کی انگلش اور اردو کاپیوں کی تصاویر دکھا کر یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ دیکھیں! یہاں مسیحیوں نے ہمارے نبی علیہ السلام کو (دجال) کہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انجینئر محمد علی مرزا کا یہ حوالہ بھی سراسر دھوکہ اور فراڈ ہے۔ دکھائی گئی بائبل کی کاپیوں میں کہیں بھی نہ تو دجال (جس کیلئے مسیحی روایات میں Anti Christ کا لفظ استعمال ہوتا ہے) کا لفظ مذکور ہے نہ ہی ان مقامات پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی صراحتًا یا اشارۃً ذکر موجود ہے۔ ان مقامات پر صرف "جھوٹے نبی آئیں گے" کا عمومی بیان ہے۔ یعنی مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، مرزا غلام احمد قادیانی جیسے جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے میں یہاں بیان ہے۔

انجینئر محمد علی مرزا کی یہ حرکت ثابت کرتی ہے کہ اس نے قصداً جھوٹ بولا اور اپنے مفروضے کو ثابت شدہ حقیقت کے طور پر پیش کیا۔ اس نے جو قیاسی نتیجہ نکالا تھا، اب اسے مسیحیوں کے سر تھوپنے کے لیے غلط حوالے پیش کئے۔

انجینئر محمد علی مرزا کی یہ حرکت بھی ایک مجرمانہ سازش ہے، کیونکہ اگر اس کو درست مان لیا جائے کہ مسیحی معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کا اعتقاد رکھتے ہیں یا اس کا ارتکاب کرتے ہیں تو پاکستان میں موجود مسیحیوں اور مسلمانوں کے مابین شدید فسادات کی آگ بھڑک سکتی ہے۔ یہ مملکتِ خداداد پاکستان کے امن کو تباہ کرنے کی کھلی سازش اور فساد فی الارض ہے۔

انجینئر محمد علی مرزا کو خود بھی اس بات کا بخوبی احساس تھا کہ اس کی یہ بات ملک میں فسادات کی آگ بھڑکا سکتی ہے، اسی لئے وہ ویڈیو کے آخر میں کہتا ہے کہ:

"اور اس میں بھی میں نے جملہ بولا کہ کرسچنز (christians) ہمارے پیغمبر کو نعوذ باللہ دج ال سمجھتے ہیں، "کہتے ہیں"، نہیں میں نے بولا، **کہیں گے تو ان کے ساتھ کیا ہو گی؟**"

ویڈیو لنک: https://youtu.be/3MP2txglY6w?t=7603

ٹائم کوڈ: 2:09:02

خلاصہ یہ کہ انجینئر محمد علی مرزا کا یہ دعویٰ کہ مسیحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (دج ال) مانتے یا کہتے ہیں، صرف اس کا اپنا ذاتی قیاس اور نتیجہ ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ توہین کا یہ قبیح کلمہ اس کی اپنی ذاتی خباثت کی پیداوار ہے، اور اس کی جھوٹی حکایت کرنے کی وجہ سے بھی وہ خود توہینِ رسالت کا مرتکب ہوا۔

انجینئر محمد علی مرزا کے الزام پر مسیحیوں کا اعلانیہ انکار:

انجینئر محمد علی مرزا کے اس الزام کی متعدد مسیحی حضرات نے پرزور طریقہ سے تردید کی ہے کہ مسیحیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اس طرح کا کوئی عقیدہ یا نظریہ نہیں ہے۔ اور اگر بعض شدت پسند مسیحیوں نے کوئی اس طرح کی بات کی بھی ہے تو وہ ان کا اپنا ذاتی فعل ہے، جس کا مذہبِ مسیحیت سے کوئی تعلق نہیں۔

معروف مسیحی اسکالر پروفیسر پادری ٹونی ولیم (Tony William) نے اس بارے میں واضح بیان دیا، جس کا ٹرانسکرپٹ یہ ہے:

"کل ایک شخص نے مجھے فون کیا اور اس نے کہا: کیا مسیحی حضور کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دج ال کہتے ہیں؟ میں اس کی یہ بات سن کر ڈر گیا کیونکہ یہ بات سچ مچ ہی میرے لیے کسی دھچکے سے کم نہیں تھی تو میں نے اسے کہا: **نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، میں نے آج تک اپنی زندگی میں کسی مسیحی کتاب میں، کسی مسیح شخص کو، کسی استاد کو، کسی کو بھی، ایسے کوئی بات کہتے ہوئے نہیں سنا۔**

اس شخص نے کہا کہ: نہیں، ایک ہمارے استاد ہیں بہت بڑے، جن کا نام ہے انجینئر محمد علی مرزا صاحب، انہوں نے کہا ہے کہ جو اہل کتاب ہیں وہ حضور کو دج ال کہتے ہیں۔ تو میں نے کہا: **جی ہم نہیں کہتے**"۔

یوٹیوب چینل نام:Tony William

ویڈیو ٹائٹل:Engineer Muhammad Ali Accuses Christians of Calling the Holy Prophet(PBUH) the Antichrist 2025

تاریخ اشاعت:20اگست 2025

ویڈیو لنک:https://youtu.be/8Vu4jwQxKnc?si=yq0YVMDq6SWOOBxY

پھر اسکے بعد پروفیسر پادری ٹونی ولیمTony Williamنے بائبل کے مختلف مقامات پر کلام کیا۔

جس کا خلاصہ یہ کہ اوّلا، بائبل میں جس شخصیت کا ذکر ہے اسے ''مخالفِ مسیح''(Anti-Christ) کہا گیا ہے۔ یہ لفظ ''دانیال''، ''یوحنا''اور ''مکاشفہ''میں استعمال ہوا ہے، لیکن اسے براہِ راست ''دجال'' کے نام سے نہیں پکارا گیا۔ ثانیاً، پادری ٹونی ولیم نے انجینئر محمد علی مرزاکے اس دعوے کو سراسر غلط قرار دیا۔ ثالثاً، پادری ٹونی ولیم نے اپنے عقیدے کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ بائبل کے حوالے بتاتے ہیں کہ مخالفِ مسیح صرف ایک شخصیت نہیں، بلکہ ایک ایسا فریب دینے والا گروہ یاروح ہے جو یسوع مسیح کاانکار کرتا ہے۔ رابعاً، ''دانیال''اور''مکاشفہ''کی نبوتوں کاذکر کیا گیا ہے جو مستقبل میں ایک بڑی شیطانی طاقت (ہلاکت کا فرزند اور حیوان) کے ظہور کی پیش گوئی کرتی ہیں، جو خدائی کا دعویٰ کرے گا اور آخری زمانے میں لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ خامساً، پادری ٹونی ولیم نے اپنے 20 سالہ تدریسی تجربے کی بنیاد پر یہ وضاحت کی کہ بائبل کے استاد کے طور پر، وہ کسی بھی مسیحی کتاب یا مسلّمہ کتاب میں انجینئر محمد علی مرزاکے پیش کردہ خیال کی تائید نہیں پاتے۔

انجینئر محمد علی مرزاکے اس دعوی کی تردید صرف موجودہ مسیحی ہی نہیں کرتے بلکہ وہ مسلمان جو پہلے مسیحی مذہب رکھتے تھے ان کا بیان بھی واضح ہے کہ مسیحیت میں ایسا کوئی عقیدہ نہیں جس کا دعوی انجینئر محمد علی مرزانے کیا ہے۔

سابق مسیحی عبد الورث گِل جو اسلام قبول کر چکے ہیں، اور اپنے ماضی کے بارے میں کھل کر بات کرتے ہیں، انہوں نے اپنے آفیشل یوٹیوب چینل پر ایک بیان دیا ہے، جس کا مکمل ٹرانسکرپٹ درج ذیل ہے:

''(میزبان) سر آج کا ٹاپک(topic)ذرا سینسٹِو(sensitive)ہے۔(عبد الوارث صاحب) آپ بتایئے۔ (میزبان) سر جیسا کہ آپ کے علم میں بھی ہے کہ محمد علی مرزا انکل نے جو بات کی ہے۔ (عبد الوارث صاحب) انہوں نے تو کافی ساری باتیں کی ہوئی ہیں آپ کون سی بات کرنا چاہ رہے ہیں۔ (میزبان) سر میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ایسی بات ہے کہ اگر میں اسے دُہراتا بھی ہوں ناتو میرے دل کو بڑا دکھ ہوتا ہے میں آپ کو وہ ویڈیو کلپ دکھاتا ہوں (انجینئر محمد علی مرزا) دیکھیں اگر ایک شخص کرسچن(christians) ہے تو وہ میرے نبی کو دج ال سمجھ رہا ہے لیکن مجھے قرآن اجازت دے رہا ہے کہ میں اس کی عورت کے ساتھ شادی کر سکتا ہوں اگر وہ کسی کرسچن(christian) کی بیٹی ہے سورۃ المائدہ کی

آیت نمبر فائو (five) کس عورت کے ساتھ؟ جو میرے نبی کو دج ال سمجھتی ہیں اور اللہ مجھے اجازت دے رہا ہے کہ ان کی عورتوں سے تم نکاح کر سکتے ہو۔ (میزبان) سر عیسائیوں کے یہاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ایسا عقیدہ پایا جاتا ہے؟ (عبد الوارث صاحب) محمد (یہ لفظ میزبان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا) یہ سچی بات ہے کہ یہ بات میرے لیے بھی ایک چونکا دینے والی بات ہے اور میرے لیے بھی نئی بات ہے میں 27 سال عیسائی رہا، اللہ سبحانہ وتعالی نے اس کے بعد مجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی لیکن اپنے 27 سال کے جو میرا عیسائیت کا زمانہ ہے نہ یہ بات کبھی ہم نے کہی نہ ہم نے اپنے پریسٹ (priest) سے کبھی یہ بات سنی نہ ہی ہم نے اپنے جو مذہبی لٹریچر ہے ہمارا نہ ہی ہم نے کبھی اس میں بات پڑھی۔ مجھے نہیں پتہ کہ محمد علی مرزا بھائی نے یہ بات کیوں کی ہے اگر انہوں نے یہ بات غلطی سے کہہ دی ہے ان کے علم میں ایسا کوئی جو ہے وہ عقیدہ نہیں تھا اور انہوں نے یہ بات صراحۃً نہیں کی تو پھر ان کو عیسائی قوم سے معافی مانگنی چاہیے کیونکہ انہوں نے عیسائی قوم کے اوپر ایک ایسا الزام لگایا ہے کہ جو عیب ان کے اندر پایا نہیں جاتا، مجھے خدشہ ہے کہ اس سے کہیں انتشار نہ پیدا ہو، مسلم مسیحی فسادات برپا نہ ہو، جبکہ اس کے اوپر جو ہے وہ مسیحی سکالرز نے ویڈیو بنانا شروع کر دی ہیں جس طرح آپ نے ویڈیو کلپ دکھایا بھی ہے (اب یہاں انہوں نے مسیحی اسکالر پروفیسر Tony William کا کلپ چلایا) **"انجینئر محمد علی مرزا صاحب انہوں نے کہا کہ جو اہل کتاب ہے وہ حضور کو دج ال کہتے ہیں تو میں نے کہا جی ہم نہیں کہتے میں نے آج تک اپنی زندگی میں کسی مسیحی کتاب میں کسی مسیح شخص کو، کسی استاد کو، کسی کو بھی ایسے کوئی بات کہتے ہوئے نہیں سنا"**۔ (عبد الوارث صاحب) تو اس سے پہلے کہ کوئی بڑا انتشار پیدا ہو، جو ہے وہ مسلم مسیحی فسادات برپا ہوں تو محمد علی مرزا بھائی کو چاہیے کہ وہ کم سے کم مسیحی قوم سے تو معافی مانگیں... (میزبان) سر ویسے عیسائیوں کے نزدیک دجال کا تصور پایا جاتا ہے؟ (عبد الوارث صاحب) جی بالکل عیسائیوں کے یہاں بھی جو ہے وہ دجال کا تصور پایا جاتا ہے اور اس میں دجال کو دجال نہیں کہا گیا بلکہ اینٹی کرائسٹ (anti christ) کہا گیا ہے مخالف مسیح اور عیسائی تعلیمات میں بھی یہی پایا جاتا ہے کہ ایک ایسا شخص ہو گا جو مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کا انکار کرنے والا ہو گا مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک طرح سے وہ جھوٹا مسیح ہو گا اپنے آپ کو وہ مسیح کہے گا لیکن حقیقت میں وہ مسیح نہیں ہو گا بلکہ وہ ایک جھوٹا مسیح ہو گا اور جس طرح مسیح علیہ الصلوۃ والسلام نے مردوں کو زندہ کیا یا مسیح علیہ الصلوۃ والسلام نے جو کرامات کر کے دکھائی تو اس طرح کا تصور پایا جاتا ہے لیکن وہ ان کو اینٹی کرائسٹ (Anti Christ) کہتے ہیں لیکن افسوس طلب بات یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ کہنا کہ عیسائی یا عیسائیوں کے یہاں جو ہے وہ یہ عقیدہ رکھا جاتا ہے تو یہ بات درست نہیں ہے

کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی حقیقی شخصیت کو نمایاں کر کے دکھایا بتایا ۔ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے جو ہے وہ معجزات بتائے، مریم علیہ الصلوۃ والسلام کی عزت ان کی عظمت ان کی پاکدامنی کی گواہی آپ علیہ الصلوۃ والسلام لے کے آئے، آپ کے اوپر جو وحی نازل ہوئی آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے کتنے فضائل مریم علیہ الصلوۃ والسلام کے مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی حقیقی شخصیت کو نمایاں اجاگر کر کے آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے بتایا ہے کہ جو دجال ہے وہ اینٹی کرائسٹ (anti christ) ہو گا وہ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی شخصیت کو مجروح کرے گا وہ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کا جھوٹا روپ دھارے گا جھوٹے معجزات کر کے دکھائے گا تو اس لیے اس کو اینٹی کرائسٹ (anti christ) کہا جاتا ہے مرزا محمد علی بھائی نے بات کی ہے سچی بات ہے کہ یہ بڑی عجیب اور افسوس طلب بات ہے"۔

یوٹیوب چینل نام: Abdul Waris Gill

ویڈیو ٹائٹل: Nabi SAW Kay Baray Mai Christians Ka Aqida

تاریخ اشاعت: 21 اگست 2025

ویڈیو لنک: https://youtu.be/4tS_CgYAbuk?si=k9YIVov_-2aUYL3q

انکارِ رسالت توہین کو مستلزم نہیں!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا انکار کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ انکار کرنے والے (خواہ مسیحی ہوں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کا اعتقاد یا ارتکاب کرتے ہیں۔

انکار کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں، جس میں عناد، مالی مفاد، تعصب، جہالت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے غلط معلومات ہونا بھی شامل ہیں۔ اس لئے انجینئر محمد علی مرزا کا خود ساختہ نظریہ کہ کیونکہ مسیحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتے ہیں، اس لئے نتیجۃً وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاذ اللہ "د ج ا ل" سمجھتے یا کہتے ہیں، باطلِ محض ہے۔

کفارِ عرب، جو سخت دل اور عناد میں مشہور تھے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی جھوٹ کی طرف منسوب نہیں کیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ صفا پر دین کی پہلی اعلانیہ دعوت دیتے ہوئے قریش کو جمع کر کے فرمایا:

"أرأيتكم لو أخبرتكم أن خيلا بالوادي تريد أن تغير عليكم، أكنتم مصدقي؟".

ترجمہ: تم مجھے بتاؤ، اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ اس وادی میں کچھ گھڑ سوار ہیں جو تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں، تو کیا تم میری تصدیق کروگے؟

"قالوا: نعم، ما جربنا عليك إلا صدقا".

ترجمہ: انہوں نے کہا: ہاں (ہم آپ کو سچا مانیں گے کیونکہ)، ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا ہی پایا ہے۔

(صحيح البخاري، 111/6، رقم الحديث: 4770، دار طوق النجاة)

یہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ کفارِ عرب بھی انکارِ رسالت کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے معترف تھے۔

اور اس بات کا بیان خود قرآن میں بھی ہے، ارشاد ہوا:

"قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَیَحْزُنُكَ الَّذِیْ یَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا یُكَذِّبُوْنَكَ وَ لٰكِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ".

ترجمہ: ہمیں معلوم ہے کہ تمہیں رنج دیتی ہے وہ بات جو یہ کہہ رہے ہیں تو وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں۔ (پ7، الانعام: 33)

اس آیت کے شانِ نزول میں امام بغوی (المتوفی: 516ھ) لکھتے ہیں:

"التقى الأخنس بن شريق و أبو جهل بن هشام، فقال الأخنس لأبي جهل يا أبا الحكم أخبرني عن محمد أصادق هو أم كاذب؟ فإنه ليس هاهنا أحد يسمع كلامك غيري، قال أبو جهل: والله إن محمدا الصادق، وما كذب محمد قط، ولكن إذا ذهب بنو قصي باللواء والسقاية والحجابة والندوة والنبوة فماذا يكون لسائر قريش؟ فأنزل الله عز وجل هذه الآية".

ترجمہ: اخنس بن شریق اور ابو جہل بن ہشام کی ملاقات ہوئی، تو اخنس نے ابو جہل سے کہا: اے ابو الحکم! مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں بتاؤ، کیا وہ سچے ہیں یا جھوٹے؟ کیونکہ یہاں تمہاری بات سننے والا میرے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔ ابو جہل نے کہا: اللہ کی قسم! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ضرور سچے ہیں، اور محمد نے کبھی کوئی جھوٹ نہیں بولا، لیکن اگر بنو قُصَی کے پاس ہی لِواء (جھنڈا)، سِقایہ (حاجیوں کو پانی پلانا)، حِجابہ (کعبہ کی چوکیداری)، نَدْوَہ (مشاورت) اور نُبوت (پیغمبری) بھی چلی جائے، تو پھر باقی قریش کیلئے کیا باقی بچے گا؟ (راوی کہتے ہیں کہ) تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(تفسير البغوي، تحت سورة الانعام: 33، 120/2، دار إحياء التراث العربي بيروت)

سنن الترمذی میں حضرت مولا علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے:

"أن أبا جهل، قال للنبي صلى الله عليه وسلم: إنا لا نكذبك، ولكن نكذب بما جئت به".

ترجمہ: ابو جہل نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: ہم آپ کو جھوٹا نہیں کہتے، بلکہ ہم اُس چیز کو جھوٹا کہتے ہیں جو آپ لائے ہیں (یعنی قرآن مجید)۔

(سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الانعام، 261/5، رقم الحدیث: 3064، مصطفی البابی الحلبی)

امام خازن (المتوفی: 741ھ) فرماتے ہیں:

"ففي هذه الآية تسلية للنبي صلى الله عليه وسلم وتعزية عما يواجهه به قومه لأنهم كانوا يعتقدون صدقه وأنه ليس بكذاب وإنما حملهم على تكذيبه في الظاهر الحسد والظلم: فَإِنَّهُمْ لا يُكَذِّبُونَكَ يعني أنهم لا يكذبونك في السر، لأنهم قد عرفوا أنك صادق وَلكِنَّ الظَّالِمِينَ يعني الكافرين بِآياتِ اللهِ يَجْحَدُونَ يعني في العلانية وذلك أنهم جحدوا القرآن بعد معرفة الصدق الذي أنزل عليه لعنادهم وكفرهم".

ترجمہ: چنانچہ اس آیت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تسلی اور دلاسا ہے ان باتوں پر جن کا آپ کو اپنی قوم کی طرف سے سامنا تھا، کیونکہ وہ دل ہی دل میں آپ کی سچائی کا یقین رکھتے تھے اور جانتے تھے کہ آپ جھوٹے نہیں ہیں، بلکہ ظاہری طور پر جھٹلانے پر انہیں حسد اور ظلم نے اکسایا تھا۔ {فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ} یعنی وہ خفیہ طور پر آپ کو جھوٹا نہیں کہتے، کیونکہ وہ جان چکے تھے کہ آپ سچے ہیں۔ {وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ} یعنی کافر لوگ {بِآيَاتِ اللهِ يَجْحَدُونَ} یعنی وہ اعلانیہ طور پر انکار کرتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے قرآن کو اس سچائی کو جاننے کے بعد بھی جھٹلا دیا جو آپ پر نازل ہوئی تھی، اپنے عناد (ضد) اور کفر کی وجہ سے۔

(تفسیر الخازن، تحت سورۃ الانعام: 33، 109/2، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

بالخصوص اہل کتاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو ایسے پہچانتے تھے جیسے اپنے بیٹوں کو۔

قرآن مجید میں ہے:

"اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ".

ترجمہ: جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے۔

(پ1، البقرۃ: 146)

حدیثِ ہرقل:

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے (اس وقت جب ان کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان صلح حدیبیہ کی وجہ سے ایک مدت کے لیے جنگ بندی تھی) بیان کیا کہ میں شام میں تھا۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک خط لے کر ایک قاصد (دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ) ہرقل (رومیوں کا بادشاہ) کے پاس آیا۔

ہرقل نے پوچھا: کیا یہاں کوئی شخص موجود ہے جو اس آدمی (جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے) کی قوم سے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ چنانچہ قریش کے چند لوگوں کے ساتھ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو بھی بلایا گیا۔ ہرقل نے انہیں اپنے سامنے بٹھایا اور پوچھا کہ تم میں سے نسب کے اعتبار سے اس شخص کے قریب کون ہے؟ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ہوں، تو ہرقل نے انہیں اپنے سامنے بٹھا دیا اور باقی ساتھیوں کو ان کے پیچھے بٹھا دیا۔

ہر قل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ تم ان سے کہو کہ میں اس شخص (یعنی نبی علیہ الصلاۃ والسلام) کے بارے میں سوال کروں گا، اگر یہ جھوٹ بولے تو تم سب اسے جھوٹا کہنا۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: خدا کی قسم! اگر مجھے یہ بدنامی کا ڈر نہ ہوتا کہ لوگ یہ کہیں گے کہ میں نے جھوٹ بولا ہے، تو میں ضرور جھوٹ بول دیتا۔

ہر قل نے سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندانی حسب و نسب کے متعلق دریافت کیا، جس پر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی کہ آپ بلند حسب والے ہیں۔

سب سے اہم سوال یہ تھا کہ کیا نبوت کے دعوے سے پہلے ان پر کبھی جھوٹ بولنے کی تہمت لگی تھی؟ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے اس کی مکمل نفی کی۔

صحیح البخاری کے الفاظ یہ ہیں:

"قال: فهل كنتم تتهمونه بالكذب قبل أن يقول ما قال؟ قلت: لا".

یعنی کیا تم انہیں (نبی علیہ الصلاۃ والسلام) اعلان نبوت سے پہلے جھوٹا ہونے کا الزام لگاتے تھے؟ تو میں (حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ) نے جواب دیا کہ نہیں۔

(صحيح البخاری، 35/6، رقم الحديث: 4553، دار طوق النجاة)

ہر قل نے مزید بھی سوالات کیے اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالی عنہ نے سچائی سے جواب دیے۔ اس واقعہ میں حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالی عنہ نے قیصر کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی اور اعلیٰ نسب کی گواہی دی، اور قیصر نے اس گفتگو کے بعد کہا:

"إن يک ما تقول فيه حقا، فإنه نبي، وقد كنت أعلم أنه خارج، ولم أک أظنه منكم، ولو أني أعلم أني أخلص إليه لأحببت لقاءه، ولو كنت عنده لغسلت عن قدميه، وليبلغن ملكه ما تحت قدمي".

ترجمہ: اگر جو کچھ تم ان (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں کہتے ہو وہ حق ہے، تو یقیناً وہ نبی ہیں۔ اور میں پہلے سے جانتا تھا کہ وہ (نبی علیہ السلام) ضرور ظاہر ہوں گے، مگر مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ وہ تم لوگوں میں سے ہوں گے۔ اور اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ میں ان تک سلامتی سے پہنچ جاؤں گا، تو میں ان سے ملنے کو پسند کرتا، اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو میں ان کے قدموں کو دھوتا، اور ان کی حکومت یقیناً میرے قدموں کے نیچے کی جگہ تک پہنچ کر رہے گی۔ (صحيح البخاری، 35/6، رقم الحديث: 4553، دار طوق النجاة)

مذہبی آزادی اور توہینِ رسالت میں فرق:

اسلامی ملک میں غیر مسلموں کو ان کے مذہبی عقائد پر عمل پیرا ہونے کی مکمل آزادی ہوتی ہے، لیکن دین اسلام یا قرآن پاک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے کا انہیں کوئی حق نہیں۔ اگر وہ کسی توہین کا ارتکاب کریں

گے تو انہیں اس کے مطابق اس کی سزا دی جائے گی۔ پاکستان میں توہینِ رسالت اور مقدساتِ دینیہ کی توہین کا قانون جس طرح پاکستان میں مسلمانوں پر لاگو ہے اسی طرح پاکستانی غیر مسلموں پر بھی اس کی پابندی لازم ہے۔

امام تقی الدین علی بن عبد الکافی السبکی الشافعی (المتوفی:756ھ) فرماتے ہیں:

"ليس كل كفر سبًا، فلذلك الألفاظ التي تصدر من الذمي إذا كانت كفرًا غير سب لا تنقض عهده ولا توجب قتله، لأنا أقررناه عليها، وإذا كانت سبًا تنقض عهده وتوجب قتله، لأنا لم نقره عليها".

ترجمہ: ہر کفر دشنام (بد گوئی) نہیں ہوتا، اسی وجہ سے اگر ذمی غیر مسلم سے صادر ہونے والے الفاظ کفر تو ہوں لیکن دشنام (بد گوئی) نہ ہوں تو اس سے اس کا امان کا عہد نہیں ٹوٹتا اور اسے قتل بھی نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ ہم نے اسے اس کے اعتقاد کی آزادی دی ہے۔ لیکن اگر وہ الفاظ دشنام (بد گوئی) پر مشتمل ہوں تو اس کی جان کی حفاظت کا ذمہ ٹوٹ جائے گا اور اسے اس جرم کی سزا میں قتل کیا جائے گا کہ ہم نے اسے دشنام (بد گوئی) کی اجازت نہیں دی۔

(السیف المسلول، الباب الثالث، الفصل الثانی، ص427، فاروق اعظم پشاور)

بعض مسیحیوں کا توہین کا مرتکب ہونا!

بالفرض اگر بعض مسیحی یا کسی بھی مذہب کے پیروکار معاذ اللہ کوئی ایسا توہین آمیز عقیدہ رکھیں بھی، تو ہم مقدمہ سوم میں ثابت کر آئے ہیں کہ کسی بھی مسلمان کیلئے بلاضرورت شدیدہ ان کی توہین و دشنام (بد گوئی) کو نقل کرنا جائز نہیں اور اگر اس کی تکرار کرے یا اس کی تحسین و تصویب و تائید کرے یا اس کے انداز میں استخفاف ہو تو یہ کفر ہے۔ لہذا انجینئر محمد علی مرزا کا یہ تاویل کرنا کہ یہ جملے میرے نہیں، میں نے تو صرف بطور حکایت کہے تھے، اس کے حق میں مفید نہیں اور اس سے اس کے جرم کی سنگینی کم نہیں ہوتی۔

مقدمہ ششم: دجال کے لغوی معنی سے تاویل کرنا

لفظ دجال لغت اور عرف و استعمال، ہر لحاظ سے توہین و گستاخی پر مشتمل ہے۔

دجال کے لفظی معنی ہیں حقیقت کو چھپانے والا، سب سے بڑا دھوکے باز اور چالباز۔ دجال کا مادہ دجل ہے جس کے معنی ہیں خلط ملط کر دینا، تلبیس یعنی شیطانی چالوں سے دوسروں کو دھوکے اور التباس میں ڈالنا، ملمع سازی کرنا، حقیقت کو چھپانا، جھوٹ بولنا اور غلط بیانی کرنا۔ گویا دجال میں یہ تمام منفی اوصاف پائے جاتے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں دجال سے مراد جھوٹا مسیح (المسیح الدجال) ہے جو قیامت کی اہم نشانیوں میں سے ایک ہے۔ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہو گا اور نبوت اور خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ اس کو دجال اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ سب سے بڑا دھوکے باز اور چالباز ہو گا۔

لغت میں دجال کے معانی:

المنجد میں ہے:

''الدّجال: بڑا جھوٹا، ایک شخص کا نام جو آخر زمانہ میں ظاہر ہو گا''۔

(المنجد، دجل، ص:312، دار الاشاعت کراچی)

المعجم الوسیط میں ہے:

''الدجّال: انتہائی جھوٹا، فریب کار اور دعویدار''۔ (المعجم الوسیط، دج، ص:321، مکتبہ رحمانیہ)

فیروز اللغات میں ہے:

''دجال (ع) کذاب، بڑا دروغ گو، فریب دینے والا، ایک شخص کا نام جو قیامت سے کچھ پیشتر مسیح کذاب بن کر الوہیت کا دعویٰ کریگا اور بہت سے لوگ اس کے فریب میں آجائیں گے''۔

(فیروز اللغات، دج، ص:391، فیروزسنز لاہور)

اگر بالفرض کسی لغت میں "دجّال" کے کچھ ایسے معنی بھی موجود ہوں جو بظاہر صریح توہین کے زمرے میں نہ آتے ہوں، تب بھی یہ عذر ہرگز قابلِ قبول نہیں، کیونکہ شرعاً اصل اعتبار عرف کو حاصل ہے، نہ کہ کسی نادر لغوی معنی کو۔ "دجّال" کا لفظ امت کے مسلمہ عقائد، فہمِ عوام اور شرعی اصطلاح میں ایک جھوٹے خدائی دعویدار و مدعی نبوت، فتنہ انگیز، مکار اور گمراہ کن شخص کے طور پر راسخ ہو چکا ہے۔ یہ لفظ ہر طبقے اور ہر سنجیدہ مجلس میں انتہائی توہین آمیز گالی اور ہتک آمیز طعن کے طور پر معروف ہے۔ ہمارے عرف و اصطلاح میں "دجّال" صریح گالی ہے، جس کا استعمال کسی بھی باعزت شخصیت کے لیے نہ صرف ناقابلِ قبول بلکہ اس کی سخت گستاخی سمجھا جاتا ہے۔ کیا کوئی شخص کسی محترم شخصیت مثلاً کسی جج یا سپہ سالار کو یہ کہہ سکتا ہے کہ "آپ تو دجّال ہیں!"؟ ظاہر ہے ہر ذی عقل اس سوال کا جواب نفی میں دے گا، کیونکہ یہ لفظ ان محترم ہستیوں کے مقام کے خلاف اور ان کی واضح اہانت ہے۔

جب کوئی لفظ عرف میں اس درجہ توہین کا حامل بن جائے تو پھر لغت کی موہوم یانادر تاویلات کی آڑ لے کر نہ اس کی شدت کم کی جاسکتی ہے اور نہ ہی اس کے اطلاق کو بے ضرر قرار دیا جاسکتا ہے۔ ایسی واضح توہین میں کسی تاویل کی شرعاً گنجائش موجود نہیں۔

علامہ ابنِ عابدین شامی (المتوفی:1252ھ) لکھتے ہیں:

"العرف لان المتكلم انما يتكلم على عرفه وعادته ويقصد ذلك بكلامه دون ما اراده الفقهاء وانما يعامل كل احد بما اراده والالفاظ العرفية حقائق اصطلاحية يصير بها المعنى الاصلى كالمجاز اللغوى قال في جامع الفصولين مطلق الكلام فيما بين الناس ينصرف الى المتعارف انتهى، وفي فتاوى العلامة قاسم التحقيق ان لفظ الواقف والموصى والحالف والناذر وكل عاقد يحمل على عادته في خطابه ولغته التي يتكلم بها وافقت لغة العرب ولغة الشارع اولا".

ترجمہ: عرف کا اعتبار اس لیے کیا جاتا ہے کہ بولنے والا اپنے عرف اور عادت کے مطابق ہی گفتگو کرتا ہے، اور وہ اپنے کلام سے وہی معنی مراد لیتا ہے جو اس کے عرف میں رائج ہوں، نہ کہ وہ معانی جو فقہاء نے مراد لیے ہوں۔ اس لیے ہر شخص کے ساتھ اس کی مراد کے مطابق ہی معاملہ کیا جاتا ہے، اور عرفی الفاظ، اصطلاحی حقیقت بن جاتے ہیں، جس کے باعث اصل لغوی معنی مجازی معنی کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔" جامع الفصولین میں فرمایا: "لوگوں کے درمیان جو بھی مطلق (عام) کلام ہوتا ہے، وہ متعارف (عرفِ عام) کی طرف ہی راجع ہوتا ہے۔ اور فتاویٰ علامہ قاسم میں ہے: "واقف، موصی، حلف اٹھانے والے، نذر ماننے والے، اور ہر قسم کا عقد کرنے والا شخص اس کے کلام کو اس کے عرف، طرزِ بیان، اور بولی کے مطابق سمجھا جائے گا، خواہ وہ عربی اور شریعت کی زبان سے موافقت کرے یا نہ کرے۔

(ثلاث رسائل فی رسم الافتاء، 272/1، دار الفقیہ ابو ظبی)

شیخ ابنِ تیمیہ (المتوفی: 728ھ) لکھتے ہیں:

"فيجب أن يرجع في الأذى والشتم إلى العرف فما عده أهل العرف سبا أو انتقاصا أو عيبا أو طعنا ونحو ذلک فهو من السب".

ترجمہ: اذیت، سب اور شتم کا مفہوم سمجھنے کے لئے عرف کی طرف رجوع کرنا واجب ہے۔ اہلِ عرف کے نزدیک جو چیز گستاخی، تنقیص اور عیب شمار ہو گی یہ سب توہین میں شمار ہونگے۔

(الصارم المسلول، 531/1، الحرس الوطني السعودي، المملكة العربية السعودية)

امام احمد رضا محدث بریلی رحمہ اللہ (المتوفی: 1340ھ) فرماتے ہیں:

''ادب و توہین کا مدار عُرف پر ہے''۔ (فتاوی رضویہ، 609/4، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

امام احمد رضا محدث بریلی رحمہ اللہ (المتوفی: 1340ھ) فرماتے ہیں:

''احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو، صَرِیح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے۔ مثلاً زید نے کہا خُدا دو ہیں، اس میں یہ تاَویل ہو جائے کہ لفظِ خُدا اسے بحذفِ مضاف حکم خدا مُراد ہے یعنی قضاء دو ہیں، مبرم و معلّق، جیسے قُرآنِ عظیم میں فرمایا اِلاَّ اَنّ یَاْتِیَ اللہُ اَیْ اَمْرُ اللہ (مگر یہ کہ اللہ تعالی آئے یعنی اللہ کا حکم تشریف لائے) عمرو کہے میں رَسُول اللہ ہوں، اس میں یہ تاویل گڑھ لی جائے کہ لغوی معنی مراد ہیں یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی، ایسی تاویلیں زِنْہار مسموع نہیں۔ شفاء شریف میں ہے: **"ادعاؤہ التاویل فی لفظ صراح لا یقبل"**. ترجمہ: صَرِیح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا۔ شرح شفاء قاری میں ہے: **"ھو مردود عند القواعد الشرعیۃ"**. ترجمہ: ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے۔ نسیم الریاض میں ہے: **"لا یلتفت لمثلہٖ و یعد ھذیانا"**. ترجمہ: ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہو گا اور ہذیان

سمجھی جائے گی۔ فتاویٰ خلاصہ و فصولِ عمادیہ، جامع الفصولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے:"**واللفظ للعمادی قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیة من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر**". ترجمہ: یعنی اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رَسُول یا پیغمبر کہے اور معنے یہ لے کہ میں پیغام لے جاتا ہوں، قاصد ہوں تو وہ کافِر ہو جائے گا۔ یہ تاویل نہ سنی جائے گی، فَاحْفَظْ"۔(فتاوی رضویہ،30/348-349، رضافاؤنڈیشن لاھور)

نیز تکفیر (کفر قرار دینے) کا مدار تکذیب یا توہین پر ہے۔

مقدمہ ہفتم: بغیر قصد توہینِ رسالت بھی موجبِ سزا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کی تعظیم و توقیر دینِ اسلام کے قطعی اصولوں میں سے ہے، اور اس حوالے سے ادنی توہین یا معمولی تمسخر بھی ایمان کے منافی ہے۔ پارہ 10 سورۃ التوبہ کی آیت 65 میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ تعالیٰ اور اُس کی آیات کے ساتھ ہنسی مذاق کرنے کو صریح کفر قرار دیا۔ بعض منافقین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی شان میں توہین کرتے ہوئے تمسخر آمیز کلمات کہے، اور جب اُن سے باز پُرس کی گئی، تو انہوں نے جھوٹی تاویل کرتے ہوئے کہا کہ ہم تو صرف دل لگی کر رہے تھے۔ اللہ تعالی نے ان کے اس باطل عذر کو رَد کرتے ہوئے صاف فرمایا کہ اللہ عزوجل، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی آیات کے ساتھ مذاق کرنا کفرِ صریح ہے۔

اللہ تعالی نے سورۃ التوبہ میں ارشاد فرمایا:

"وَ لَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُؕ-قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ(۶۵)لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُم".

ترجمہ: اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے۔ تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

(پ10، التوبۃ:65، 66)

اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابو جعفر محمد بن جریر طبری علیہ الرحمہ (المتوفیٰ:310ھ) فرماتے ہیں:

"عن عبد الله بن عمر، قال: قال رجل في غزوة تبوك في مجلس: ما رأينا مثل قرائنا هؤلاء، أرغب بطونًا، ولا أكذب ألسنا، ولا أجبن عند اللقاء! فقال رجل في المجلس: كذبت، ولكنك منافق، لأُخبِرَنَّ رسولَ الله ﷺ. فبلغ ذلك النبي ﷺ، ونزَلَ القرآن قال عبد الله بن عمر: فأنا رأيته مُتَعَلِّقًا بِحَقَبِ ناقة رسول الله ﷺ، تنكبه الحجارة وهو يقول: يا رسول الله، إنما كُنَّا نخوض ونلعب. ورسول الله له يقولُ: (قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُم)....."

عن قتادة قوله: (وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ (الآية قال: بَيْنَا رسول الله الله يسير في غزوته إلى تبوک، وبين يديه ناسٌ من المنافقين قالوا: أيرجو "هذا الرجل أن يفتح قصور الشام وحصونها هيهات هيهات ! فَأَطْلَعَ الله نبيه لله على ذلک فقال نبي الله له: احتبسوا على " الرَّكْبَ. فأتاهم فقال: قُلْتُم كذا، قُلْتُم كذا. قالوا: يا نبي الله، إنما كُنَّا نخوض ونلعب....

عن مجاهد: (إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ) قال: قال رجلٌ مِن المنافقين: يحدثنا محمد أن ناقة فلان بوادی كذا وكذا في يوم كذا وكذا، وما يدريه ما الغيب؟....

قال أبو جعفر: يقول تعالى ذكره لنبيه محمد صلى الله عليه وسلم: قل لهؤلاء الذين وصفتُ لک صفتهم: لَا تَعْتَذِرُوا بالباطل، فتقولوا: كُنَّا نخوض ونلعب. وقد كَفَرْتُم يقول: قد جَحَدْتُم الحقَّ بقولكم ما قلتم في رسول الله صلى الله عليه وسلم والمؤمنين به. بَعْدَ إِيمَانِكُمْ يقولُ: بعد تصديقكم به، وإقرار كم به".

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کی ایک مجلس میں ایک شخص نے کہا: ہمارے قرآن پڑھنے والے جتنے پیٹ کے حریص ہیں اور جتنی باتوں میں جھوٹے ہیں اور مقابلہ کے وقت جتنے بزدل ہیں، اتنا میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ اس مجلس میں دوسرے شخص نے کہا: تم نے جھوٹ بولا اور تم منافق ہو، میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچاؤں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچ گئی اور قرآن نازل ہوا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے اس شخص کو دیکھا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی کے پیچھے چل رہا تھا اور پتھروں سے اس کے پاؤں زخمی ہو رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا: یارسول اللہ! ہم تو محض خوش طبعی اور دل لگی کر رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرمارہے تھے: کیا تم اللہ کا اور اس کی آیتوں کا اور اس کے رسول کا مذاق اُڑاتے تھے۔

قتادہ اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کے سفر میں جا رہے تھے اور آپ کے آگے کچھ منافق تھے۔ ان میں سے کسی نے کہا: اس شخص کو یہ امید ہے کہ یہ شام کے محلات اور قلعے فتح کرلے گا حالانکہ یہ بہت بعید بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات سے مطلع کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان سواروں کو روکو، پھر آپ نے پوچھا: تم نے اس اس طرح کہا تھا۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہم تو محض خوش طبعی اور دل لگی کرتے تھے۔

مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں کہا: ایک منافق نے کہا (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمیں یہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص کی اونٹنی، فلاں وادی میں، فلاں فلاں دن ہے، یہ غیب کو کیا جانیں؟

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ابو جعفر کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہے: ان لوگوں سے کہہ دو جن کی صفات میں نے تمہیں بتائی ہیں: باطل عذر پیش نہ کرو، اور یہ نہ کہو کہ ہم تو

مذاق اور کھیل کر رہے تھے۔ یقیناً تم کفر کر چکے ہو، یعنی تم نے حق کا انکار کیا ہے جو تم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان پر ایمان لانے والوں کے بارے میں کہا۔ اپنے ایمان کے بعد، یعنی اس کے بعد کہ تم نے اس (حق) کی تصدیق کی اور اس کا اقرار کیا۔ ملخصًا (تفسیر الطبری، 543/11-546، دار ھجر)

اس آیت کی کی تفسیر میں علامہ قرطبی (المتوفی: 671ھ) لکھتے ہیں:

"لا يخلو أن يكون ما قالوه من ذلك جدا أو هزلا، وهو كيفما كان كفر، فإن الهزل بالكفر كفر لا خلاف فيه بين الأمة".

ترجمہ: منافقین نے یہ کلماتِ کفریہ سنجیدگی سے کہے تھے یا مذاق سے اور جس طرح بھی انہوں یہ کلمات کہے ہوں یہ کفر ہے، کیونکہ مذاق میں کفر بکنا بھی کفر ہی ہے اس میں ائمہ دین کا کوئی اختلاف نہیں۔

(تفسیر القرطبی، 197/8، تحت سورۃ التوبۃ: 66)

مندرجہ بالا حوالہ جات نقل کرنے کے بعد، شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی (المتوفی: 1438ھ) لکھتے ہیں:

"اس سے یہ معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کوئی ایسا کلمہ کہنا جو عرف میں توہین کے لیے متعین ہو وہ کفر ہے اور اس کا قائل واجب القتل ہے خواہ اس نے توہین کی نیت کی ہو یا نہیں، کیونکہ منافقین نے کہا: ہم نے توہین کی نیت سے ایسا نہیں کہا تھا، مذاق سے کہا تھا لیکن اللہ تعالی نے فرمایا: اب بہانے نہ بناؤ تم ایمان کا اظہار کرنے کے بعد کفر کر چکے ہو"۔ (تفسیر تبیان القرآن، 185/5، فرید بک اسٹال لاهور)

ان تفسیری دلائل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دین، قرآن یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ہنسی مذاق اور تمسخر کرنا اگر مزاح یا بلاضرورت شرعی حکایت و نقلِ دشنام (بدگوئی) کے انداز میں ہو کفر ہے، اور ایسا کرنے والا ایمان سے محروم ہو جاتا ہے۔ بعد میں کوئی بھی عذر یا تاویل (مثلاً: ہم تو مذاق کر رہے تھے یا ہم تو حکایت کر رہے تھے) قابلِ قبول نہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کا عذر رَد فرما دیا: "لَا تَعۡتَذِرُواْ قَدۡ كَفَرۡتُم بَعۡدَ إِيمَٰنِكُمۡ" یعنی: "عذر مت پیش کرو، تم ایمان کے بعد کفر کر چکے ہو۔ (التوبۃ: 66) لہٰذا جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی یا ایذاء کے مرتکب ہوں، وہ چاہے مذاقاً ہی کیوں نہ ہو، ان کا عذر بھی ان منافقین کی طرح مردود ہے، اور وہ کافر قرار پاتے ہیں۔

بعض لوگ 295C کے قانون کی اہمیت کو کم کرنے کیلئے کہتے ہیں کہ کوئی مسلمان توہین رسالت کیسے کر سکتا ہے؟ یہ قانون تو صرف مخالفین کو پھنسانے کیلئے ہے۔ ان کا یہ دعوی سراسر باطل ہے۔ اگر ان کو دین کی تھوڑی بھی معلومات ہوتیں تو وہ اللہ کے اس فرمان سے ناواقف نہ ہوتے: " قَدۡ كَفَرۡتُم بَعۡدَ إِيمَٰنِكُمۡ" یعنی: تم ایمان کے بعد کفر کر چکے ہو۔ (التوبۃ: 66) یہاں معاملہ ان افراد کا تھا جو اپنی زبان سے اسلام کا دعوی کرتے تھے اور پھر توہین رسالت کے مرتکب ہوئے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ مسلم ہو یا غیر مسلم اگر وہ توہین رسالت کرے تو اسے اس جرم کی سزا دی جائے گی۔

مدّعی اسلام اور کفر:

انجینئر محمد علی مرزا کے جرم کی سنگینی کو کم کرنے کیلئے بعض نے یہ کہا کہ انجینئر محمد علی مرزا توہین رسالت کیسے کر سکتا ہے؟ کیونکہ اس کا تو سلوگن ہی یہ ہے کہ "میرے نبی سا ہے ہی کوئی نہیں"، اس لیے اس پر گستاخی کا حکم نہیں لگ سکتا۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ ان کے اس جھوٹے قول کو بھی باطل کرتی ہے کیونکہ کسی شخص کی نجات کیلئے محض دعوی اسلام کافی نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی دعوی ایمان کے ساتھ ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کرے یا توہینِ رسالت کا مرتکب ہو تو وہ شخص کافر و مرتد قرار پائے گا اور دعوی ایمان اس کے کسی کام نہ آئے گا۔ انجینئر محمد علی مرزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے مذکورہ لفظ استعمال کر کے توہین رسالت کا مرتکب ہو چکا ہے، اسے کوئی زبانی سلوگن کفر سے نہیں بچا سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ میں فرمایا:

"يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْاؕ ـ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ".

ترجمہ: اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بے شک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہو گئے۔ (پ10، التوبۃ:74)

اس ربّانی تنبیہ میں منافقین کے عمل اور ظاہری حلف کے مابین موجود منافقت کو واضح کیا گیا، جہاں ان کا دعویٰ تھا کہ انہوں نے توہین نہیں کی جبکہ ان کا عمل سراسر کفر کی بات تھی۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ طبری حدیث نقل فرماتے ہیں:

"عن ابن عباس قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسًا في ظلّ شجرة، فقال: إنه سيأتيكم إنسانٌ فينظر إليكم بعيني شيطان، فإذا جاء فلا تكلموه. فلم يلبث أن طلَع رجل أزرقُ، فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: علامَ تشتمني أنت وأصحابک؟ فانطلق الرجل فجاء بأصحابه، فحلفوا بالله ما قالوا وما فعلوا، حتى تجاوَز عنهم، فأنزل الله: (يحلفون بالله ما قالوا)، ثم نعتهم جميعًا".

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے سائے میں تشریف فرما تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "عنقریب تمہارے پاس ایک شخص آئے گا، جو تمہیں شیطانی نظر سے دیکھے گا۔ جب وہ آئے تو اس سے کوئی بات نہ کرنا۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک نیلی آنکھوں والا شخص نمودار ہوا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا: "تم اور تمہارے ساتھی مجھے شتم کیوں کرتے ہو؟ وہ شخص چلا گیا اور اپنے ساتھیوں کو لے کر آیا، اور سب نے اللہ کی قسم کھا کر انکار کیا کہ ہم نے کچھ نہیں کہا اور نہ کچھ کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں چھوڑ دیا (یعنی ان پر گرفت نہیں کی)۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یعنی وہ اللہ کی

قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے کچھ نہیں کہا۔(التوبة:74) پھر اللہ تعالیٰ نے ان سب کی پوری صفات بیان فرمائیں۔(تفسیر الطبری،تحت سورۃ التوبة:77)

جہالت اور عدمِ نیت کا عذر مردود ہے!

اس نازک مسئلے پر شریعت کا موقف قطعی اور دوٹوک ہے۔ عظیم فقیہ و محدث، قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ، اپنی شہرہ آفاق تصنیف الشفاء میں اس حکم کی مکمل وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"والوجه الثاني لاحق به في البيان والجلاء: وهو أن يكون القائل لما قال في جهته غير قاصد للسب والإزراء، ولا معتقد له، ولكنه تكلم في جهتهﷺ بكلمة الكفر من لعنه وسبّه، أو تكذيبه، أو إضافة ما لا يجوز عليه، أو نفي ما يجب له مما هو في حقه نقيصة، مثل أن ينسب إليه إتيان كبيرة، أو مداهنة في تبليغ الرسالة أو في حكم بين الناس، أو يغضّ من مرتبته، أو شرف نسبه، أو وفور علمه، أو زهده، أو يكذِّبَ بما اشتهر به من أمور أخبر بها وتواتر الخبر بها، عن قصد لرد خبره، أو يأتي بسفه من القول، أو بقبيح من الكلام، ونوع من السبّ في جهته، وإن ظهر بدليل حاله أنه لم يعتمد ذمّه، ولم يقصد سبّه، إما لجهالة حملته على ما قال، أو لضجر، أو سكر اضطره إليه، أو قلة مراقبة وضبط للسانه، وعجرفة وتهور في كلامه، فحكم هذا الوجه حكم الوجه الأول: القتل دون تلعثم؛ إذ لا يعذر أحد في الكفر بالجهالة ولا بدعوى زلل اللسان، ولا بشيء مما ذكرناه، إذا كان عقله في فطرته سليما، إلا من أكره وقلبه مطمئن بالإيمان".

ترجمہ: اور دوسری صورت وضاحت اور بیان میں پہلی صورت کے ساتھ ہی لاحق ہے، اور وہ یہ کہ قائل نے بغیر شتم و تحقیر کا قصد اور اعتقاد رکھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ایسی بات کہی جو کہ کفر تھی، جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (معاذاللہ) کی بدگوئی کرنا، یا آپ کو شتم کرنا، یا آپ کی تکذیب کرنا، یا آپ کی طرف ایسی چیز منسوب کرنا جو آپ کے حق میں جائز نہیں، یا آپ کے بارے میں اس چیز کا انکار کرنا جو آپ کے حق میں لازم ہے، اور یہ سب باتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نقص اور کمی شمار ہوتی ہیں، جیسے کہ کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کبیرہ گناہ کا ارتکاب منسوب کرے، یا (یہ کہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں یا رسالت پہنچانے میں مداہنت کی ہے، یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبے کو کم کرے، یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرفِ نسب، کمالِ علم، زہد و پرہیز گاری کو گھٹائے، یا ان امور کو جھٹلائے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشہور اور معروف ہیں اور جن کے بارے میں کثرتِ روایت کے ذریعے تواتر حاصل ہو چکا ہے، اور یہ سب اس نیت سے ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر کو رد کیا جائے، یا وہ شخص کوئی بے وقوفانہ بات کہے، یا کوئی بری اور قبیح بات زبان سے نکالے، یا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں کوئی نازیبا بات

کہے جو گالی کی قسم سے ہو، اگر چہ اسکے حال سے یہ ظاہر ہو کہ اس کا قصد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مذمت یاسب وشتم نہیں ہے، اس نے یہ بات یا تو جہالت کی وجہ سے کہی، یا رنج و غم کی بناء پر یا نشے کی حالت میں کہی ہو، یا زبان پر قابو نہ ہونے کی وجہ سے اس کے منہ سے یہ بات نکل گئی، یا سرکشی ولاپرواہی میں اس نے ایسا کہا، تو اس صورت کا حکم بھی پہلی صورت ہی کی طرح ہے یعنی اس پر شرعی حدّ جاری کی جائے کیونکہ کفر بکنے میں جہالت یا زبان کا پھسلنا یا جو سبب بیان ہوئے (مثلاً غصہ، رنج و غم، وغیرہ) ان کا کوئی اعتبار نہیں۔ جبکہ اسکی عقل درست ہو۔ سوائے اس شخص کے جس کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا گیا ہو (جان سے مار دینے کی دھمکی وغیرہ ہو) جبکہ اس مجبور شخص کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔

(الشفاء،القسم الرابع،الباب الاول،231/2)

امام قاضی عیاض رحمہ اللہ کا یہ دوٹوک فتویٰ ثابت کرتا ہے کہ ناموسِ رسالت کے تحفظ کا معیار قائل کی نیت کی پرکھ نہیں، بلکہ اس کے الفاظ کی صریح دلالت پر ہے۔ تعزیرات پاکستان کا قانون C-295 بھی توہین کیلئے نیت کو ضروری قرار نہیں دیتا۔

پاکستان پینل کوڈ 1860 میں ہے:

295-C: Use of derogatory remarks, etc., in respect of the Holy Prophet:

"Whoever by words, either spoken or written, or by visible representation or by any imputation, innuendo, or insinuation, directly or indirectly, defiles the sacred name of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him) shall be punished with death, or imprisonment for life, and shall also be liable to fine."

(PakistanPenalCode1860)

ترجمہ: پیغمبر اسلام کی شان میں توہین آمیز الفاظ وغیرہ استعمال کرنا۔ جو کوئی الفاظ کے ذریعے، خواہ زبانی ہوں یا تحریری، یا مرئی نقوش کے ذریعے، یا کسی تہمت، کنایہ یا درپردہ تعریض کے ذریعے، بلاواسطہ یا بالواسطہ رسول پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نام کی توہین کرے گا تو اسے موت یا عمر قید کی سزا ہو گی اور جرمانے کی سزا بھی مستوجب ہو گی۔[1]

(1) یہاں دفعہ C-295 میں الفاظ عمر قید 1991ء-4-30 سے غیر موثر ہو گئی ہے بذریعہ شریعہ پیٹیشن نمبر 6L، 1987ء۔ دیکھئے PLD-1991 جلد 43 وفاقی شرعی عدالت 10۔

اس قانون میں موجود الفاظ "بلا واسطہ یا بالواسطہ (directly or indirectly)" خاص توجہ کے متقاضی ہیں۔ انجینئر محمد علی مرزا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے مذکورہ لفظ استعمال کرنا اگر کسی کے نزدیک بلا واسطہ (directly) توہین نہیں، لیکن بالواسطہ (indirectly) توہین ہونے میں کسی ذی شعور کو شک نہیں۔

ابن حاتم المتفقہ الطلیطلی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور استخفاف یتیم کہنے پر تکفیر:

ابن حاتم المتفقہ الطلیطلی کے استخفافِ رسول پر فقہاءِ اندلس نے اس کے قتل اور سولی پر چڑھائے جانے کا فتوٰی دیا، اور یہ فتوی محض جذباتی ردِ عمل نہ تھا، بلکہ فقہ اسلامی کے قطعی قواعد و نصوص کی روشنی میں دیا گیا ایک شرعی فیصلہ تھا۔ معتبر شہادت سے یہ ثابت ہوا کہ اس شخص نے دورانِ مناظرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقامِ اقدس میں تحقیر و تنقیص کرتے ہوئے یہ کلمات کہے: "محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو ایک یتیم تھے اور علی (رضی اللہ عنہ) کے سسر تھے" اور یہ کہ "اگر اُن کو طیبات (دنیوی نعمتوں) پر اختیار ہوتا تو وہ انہیں ضرور استعمال فرماتے۔" یہ تمام اقوال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقامِ نبوت، اختیاراتِ رسالت اور رفعتِ ذاتی کے منافی ہیں، اور صریح گستاخی کے زمرے میں آتے ہیں۔ فقہائے اسلام کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین و تنقیص خواہ اعلانیہ ہو یا بالکنایہ، مذاق میں ہو یا دلیل کے لبادے میں، ایسی جسارت کفرِ صریح ہے اور موجبِ ارتداد و قتل ہے۔ فقہاء اندلس کا یہ فتوٰی اسی اصول پر مبنی تھا، کیونکہ ابن حاتم کے اقوال میں نہ صرف شانِ رسالت کی تنقیص تھی بلکہ نبوت کے اختیارات کا انکار بھی تھا، جو اصولِ عقیدہ کے سراسر منافی ہے۔

ابو الفضل القاضی عیاض بن موسی المالکی (المتوفی: 544ھ) لکھتے ہیں:

"و أفتى فقهاء الأندلس بقتل ابن حاتم المتفقة الطليطلي و صلبه بما شهد عليه به من استخفافه بحق النبي صلى الله عليه و سلم و تسميته إياه أثناء مناظرته باليتيم و ختن حيدرة و زعمه أن زهده لم يكن قصدا او لو قدر على الطيبات أكلها إلى أشباه لهذا".

ترجمہ: فقہاء اندلس نے ابن حاتم المتفقۃ الطلیطلی کے قتل اور پھانسی لٹکانے کا فتوٰی دیا کیونکہ اس کے خلاف یہ بات ثابت ہوئی کہ اس نے دوران مناظرہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کی بے ادبی کرتے ہوئے آپ کو یتیم اور ختنِ حیدر کہا، اور اس کا خیال یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زھد اختیاری نہ تھا اگر آپ طیبات پر قادر ہوتے تو ضرور انہیں استعمال میں لاتے، اس کی مثل گستاخی کے دیگر اقوال۔

(الشفاء، الباب الاول، 218/2، دار الفکر)

اسی شفا شریف میں ہے:

"و أفتى أبو الحسن القابسي فيمن قال في النبي صلى الله عليه و سلم الجمال يتيم أبي طالب بالقتل".

ترجمہ: امام ابو الحسن قابسی نے اس کے قتل کا فتوٰی دیا جو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو ابو طالب کا یتیم اونٹوں والا کہے کیونکہ یہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے حق میں توہین ہے۔

(الشفاء، 217/2، دار الفکر)

اسی واقعہ کو امام احمد رضا محدث بریلی رحمہ اللہ نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"ان الفاظ کے ناجائز اور حرام ہونے پر یہ عبارات متظافرہ ہیں اور فتوائے فقہائے اندلس وامام ابو الحسن قابسی وتقریرات امام قاضی عیاض وامام تقی الملۃ والدین سبکی وتوضیحات علی قاری میں ان پر حکم کفر ہے۔ اقول وباللہ التوفیق، توفیق جامع وتحقیق لامع یہ ہے کہ ان اوصاف کا اطلاق بروجہ تقریر واثبات خواہ حکم قصدی میں ہو یا وصف عنوانی میں اگر قول قائل کے سیاق یاسباق یا سوق یامساق سے طرز تنقیص ظاہر وثابت ہو یقینا کفر ہے، اور اگر ایسا نہیں اور قائل جاہل ہے اور اس سے صدور نادر ہو اور وہ اس پر غیر مصر توہدایت وتنبیہ وزجر وتہدید کریں اور حاکم شرع اس کے مناسب حال تعزیر دے کہ وہ ضرور سزاوار سزا ہے۔ اور اگر قائل مدعی علم ہے (جیسا کہ انجینئر علی مرزا کا دعوٰی ہے) یا ایسے کلمات کا عادی یابعد تنبیہ بھی ان پر مصر تو مریض القلب بددین گمراہ ومستحق عذاب شدید ہے، سلطان اسلام اسے قتل کرے گا اور زمین کو اس کی ہستی ناپاک سے پاک اور عام مسلمانوں کو اس کی صحبت ومجالست سے احتراز لازم اور اسے واعظ یا امام نماز بنانا اس کا وعظ سننا اس کے پیچھے نماز ممنوع وحرام"۔ (فتاوی رضویہ، 631/14، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مقدمہ ہشتم: انجینئر محمد علی مرزا کے باطل نظریات

انجینئر محمد علی مرزا کی شخصیت اور اس کے بیانات مذہبی حلقوں میں طویل عرصے سے شدید تنازعات کا باعث رہے ہیں۔ مذکورہ توہین سے قبل بھی اس کی بے باکیاں ریکارڈ پر موجود ہیں۔

الفاظ کے چناؤ سے بے حرمتی:

پیچھے ہم ثابت کر چکے ہیں کہ توہین کا مدار عرف وعادت پر ہے۔ جو الفاظ عرف میں توہین پر مشتمل سمجھے جائیں ان الفاظ سے توہین ثابت ہوتی ہے۔ لیکن انجینئر محمد علی مرزا نے مذکورہ توہین سے قبل 2023 میں ایک پوڈکاسٹ کے دوران بیانیہ دیا کہ اس کے نزدیک الفاظ کے چناؤ سے کوئی گستاخی وتوہین نہیں ہوتی۔

یوٹیوب چینل The Pakistan Experience پر 22 جولائی 2023 کو اپلوڈ کیے گئے پوڈکاسٹ؛

Full UNCENSORED Podcast with Engineer Muhammad Ali Mirza on Islam, Pakistan and Blasphemy #TPE 282)

میں Blasphemy Law کے عنوان کے تحت بات کرتے ہوئے انجینئر محمد علی مرزا نے کہا:

”**یہ الفاظ کے چناؤ کو بے حرمتی بتاتے ہیں، حالانکہ ہم اس طرح کے الفاظ کے چناؤ کو قرآن وسنت میں بھی دکھائیں گے** (معاذ اللہ)، کہ صحابہ کرام اس طرح کے الفاظ استعمال کر لیا کرتے تھے، بات کو سمجھانے کیلئے۔ بات کو سمجھانے کیلئے بعض اوقات اس طرح کی example دینی پڑتی ہے کہ جو عام آدمی اسے گستاخی سمجھ رہا ہوتا ہے، کیونکہ اسے سکھایا گیا ہے کہ یہ گستاخی ہے“۔

ویڈیو لنک:(https://youtu.be/8DZ6h3LcF6o?t=2308)

ٹائم کوڈ:38:28

انجینئر محمد علی مرزانے پھر ایک واقعہ سنایا جہاں ایک خاتون آفیسر نے اس کے ایک جملے پر اعتراض کیا: مرزانے کہا تھا: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یہ نہیں کہا کہ **”حضرت اب آپ نے یہ سارا بیڑا غرق کر کے یا یہ معاملہ خراب کر کے میرے پاس اب آئے ہیں (معاذ اللہ) اور اب آپ مجھ سے ڈیمانڈ (demand) کر رہے ہیں کہ میں بیعت کر لوں جبکہ آپ اس سسٹم کے بینیفیشری (beneficiary) ہو چکے ہیں۔“** اس آفیسر نے اس جملے کو گستاخی قرار دیا۔ اس کے جواب میں انجینئر محمد علی مرزانے انتہائی ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سوال اٹھایا:

”میں نے کہا پھر قرآن میں لکھا ہے، یہ قرآن بکواس نہیں ہے تو اللہ قرآن کی گستاخی کر رہا ہے؟ یہ نبی مجنون نہیں ہے، اللہ نبی کی گستاخی کر رہا ہے؟ یہ نبی شاعر نہیں ہے **یعنی وہ ساری گالیاں ریپیٹ (repeat) کر کے جو کافر دیتے تھے اللہ ان کا ڈینائل (denial) کر رہے ہیں، ایک ایک گالی کو ریپیٹ (repeat) کر کے تو کیا گستاخی کر رہا ہے؟** (معاذ اللہ) بھئی بات اسی طریقے سے سمجھائی جاتی ہے۔ **ان (علماء) جاہلوں کا کوئی قرآن وسنت سے لینا دینا نہیں ہے یعنی یہ لوگ چھوٹی چھوٹی بات کو گستاخی بنا دیتے ہیں**“۔

یہاں ٹرانسکرپٹ میں لفظِ معاذ اللہ جو بریکٹ میں ہے انجینئر محمد علی مرزا کا نہیں بلکہ ہمارا تحریر کردہ ہے۔

ویڈیو لنک:(https://youtu.be/8DZ6h3LcF6o?t=2308)

ٹائم کوڈ:40:35

انجینئر محمد علی مرزا کا یہ موقف کہ الفاظ کے چناؤ میں بے حرمتی نہیں ہوتی اور حکایتِ گستاخی کوئی گستاخی نہیں، بذات خود باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کفار کے اقوال کو نقل کر کے ان کی تردید کر کے اپنے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت کا اظہار فرمایا ہے۔ ایک عام آدمی پر بھی یہ بات بخوبی آشکار ہے کہ یہ حکایت برائے تردید ہے، نہ کہ حکایت برائے مثال یا استدلال۔ رب ذوالجلال جس نے اپنی مخلوقات میں سے خاص ہستیوں کو اپنی نبوت کیلئے چنا ہو، جو کہ مالک حقیقی کی عظیم ترین نعمت ہے، ایسی انعام یافتہ اور محبوب ہستیوں کی شان کو اللہ تبارک وتعالی نے قرآن پاک میں بیان فرمایا ہے اور امتیوں کو ان کی تعظیم وتوقیر کا حکم دیا ہے۔ اور کسی کو یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ ان کی شان میں ادنیٰ

گستاخی کا لفظ بھی ادا کرے۔ حتیٰ کہ اللہ عز و جل کے محبوبین یعنی انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف نافرمانی یا ایسے کسی لفظ کی نسبت غیر تلاوت میں اپنی طرف سے کرنا حرام ہے، بلکہ علمائے کرام کی ایک جماعت نے اسے کفر تک بتایا ہے۔ یہ رب ذو الجلال کی شان ہے کہ وہ اپنے محبوبوں سے جیسا چاہے کلام کرے، لیکن دوسرے اگر وہی کلام بغیر شرعی ضرورت کے دہرائیں تو اس کی زبان گُدّی کے پیچھے سے کھینچی جائے۔ انبیاء کی عظمت وہ حد ہے جس کے قریب بے احتیاط زبان لے جانا بھی دینی ہلاکت ہے جیسا کہ مقدمہ سوم میں گزرا۔

انجینئر محمد علی مرزا نے صحابیِ رسول حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے خود سے گستاخانہ جملہ (**"حضرت اب آپ نے یہ سارا بیڑا غرق کر کے یا یہ معاملہ خراب کر کے میرے پاس اب آئے ہیں**(معاذ اللہ)) گھڑا اور پھر اسے صرف "سمجھانے کے لیے مثال" قرار دیا (کہ خود اسی ویڈیو میں کہا: "بات کو سمجھانے کیلئے بعض اوقات اس طرح کی example دینی پڑتی ہے کہ جو عام آدمی اسے گستاخی سمجھ رہا ہوتا ہے، کیونکہ اسے سکھایا گیا ہے کہ یہ گستاخی ہے")، حالانکہ یہ جملہ نہ کسی صحیح حدیث میں ہے اور نہ ہی اس کا مقصد کسی گستاخی کی تردید تھا، بلکہ ایک فرضی اور توہین آمیز منظر نامہ پیش کرنا تھا۔ اس طرح وہ اپنے توہین آمیز افعال کی توجیہ قرآنی اسلوب سے کر کے عام مسلمانوں کو گمراہ کرتا ہے۔

انجینئر محمد علی مرزا کی توحید کا گستاخانہ معیار:

انجینئر محمد علی مرزا کے نزدیک توحید کا معیار ہی یہ ہے کہ مقدس ہستیوں کی گستاخی کیے بغیر توحید مکمل نہیں ہوتی۔

انجینئر محمد علی مرزا اپنی ایک ویڈیو (Q&A پبلک کے ساتھ، Session58، 22-09-04 سوال نمبر 20 سارے نبی تیرے در کے سوالی درست ہے؟ کے جواب میں ایک گھنٹہ تیئس منٹ تین سیکنڈ) میں اپنے گُرو اسحاق کو سراہتے ہوئے کہتا ہے، جس کی ٹرانسکرپٹ یہ ہے:

> **"مجھے مولانا اسحاق صاحب کا جملہ ہمیشہ یہ آیت پڑھتے ہوئے یاد آتا ہے۔ بعض اوقات تو وہ فی البدیہہ ایسے جملے بولتے تھے جاندار۔ ایک گفتگو میں انہوں نے فرمایا کہ بھئی جب توحید بیان ہو گی تو گستاخی تو آٹومیٹکلی (Automatically) ہو جائے گی۔ <u>کیونکہ توحید کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی پیغمبر کوئی فرشتہ کوئی بزرگ کوئی بابا شے اِی کوئی نہیں</u>"۔**

یہاں جس جملے کو انڈر لائن کیا ہے وہ انجینئر محمد علی مرزا کے اپنے ہیں اس کے گُرو اسحاق کے نہیں، یعنی انجینئر محمد علی مرزا کے نزدیک توحید نام ہی اس کا ہے جس میں پیغمبر، فرشتے اور بزرگ کی گستاخی ہو۔

یہ طرزِ فکر اسلامی توحید کے منافی ہے، کیونکہ رب تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنی توحید کے کثیر دلائل بیان فرمائے اور توحید کے منکرین کا کافی و شافی رَد فرمایا، لیکن توحید کا یہ انداز جس میں مقدس ہستی کی توہین کر کے توحید کو ثابت کیا جائے آپ کو قرآن میں کہیں نظر نہیں آئے گا۔ قرآن پاک میں تو متعدد مقامات پر مقدس ہستیوں کی شان و عظمت کو اللہ تعالیٰ

نے بیان فرمایا ہے۔ اور کفار نے ان مقدس ہستیوں کی شان میں تنقیص کی کوشش کی تو اللہ تعالی نے ان کی اس ناپاک حرکت کا ردِّ بلیغ فرمایا۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے:

"اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ-اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ".

ترجمہ: بے شک تم اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا۔
(پ17، الانبیاء:98)

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی (المتوفی:1438ھ) لکھتے ہیں:

"جب یہ آیت نازل ہوئی تو کفار قریش پر بہت دشوار گزاری اور انہوں نے کہا انہوں نے ہمارے خداؤں کو برا کہا ہے وہ ابن الزبعری کے پاس گئے اور اس کو یہ واقعہ سنایا۔ اس نے کہا اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان کا رَد کرتا۔ کفار نے کہا تم کیا کہتے۔ اس نے کہا میں یہ کہتا کہ مسیح کی نصاری عبادت کرتے ہیں اور یہود عزیز کی عبادت کرتے ہیں تو اس آیت کے عموم کے اعتبار سے وہ بھی دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔ قریش اس کے اعتراض سے بہت خوش ہوئے اور انہوں نے یہ سمجھا کہ اب (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دلیل سے مغلوب ہو جائیں گے۔ (ان کا یہ اعتراض لغو تھا کیونکہ عربی زبان میں "ما" غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے اور حضرت عیسیٰ اور عزیر علیہما السلام ذوی المعقول ہیں۔ سو یہ آیت ان پر نہیں بلکہ بتوں پر چسپاں ہوتی ہے کیونکہ وہ غیر ذوی العقول ہیں) جب قریش نے یہ لغو اعتراض کیا تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی: "اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى-اُولٰٓىٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ". ترجمہ: بے شک جن لوگوں کیلئے ہماری طرف سے اچھی جزا پہلے سے مقرر ہو چکی ہے وہ دوزخ سے دور رکھے جائیں گے۔ (پ17، الانبیاء:101)"۔
(تبیان القرآن، 7/667، تحت سورۃ الانبیاء:98، فرید بک اسٹال لاھور)

اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا:

"یَقُوْلُوْنَ لَىٕنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ-وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ".

ترجمہ: کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزّت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلّت والا ہے اور عزّت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔
(پ28، المنافقون:8)

سبحان ہے وہ ذات جس کا کلام ہر دور میں راہ دکھاتا ہے! قرآن کا یہ ابدی فرمان آج بھی ایک کسوٹی ہے۔ انجینئر محمد علی مرزا کا یہ طرزِ عمل اور اعتقاد منافقین کی ذلت آمیز روش کے عین مطابق ہے، جن کے دلوں میں نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی تعظیم نہیں ہوتی اور وہ یہ نہیں جانتے کہ عزت کس کے لیے ہے۔

خاص فرشتوں کے بارے میں فرمایا:

"وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ-بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ".

ترجمہ: اور بولے رحمٰن نے بیٹا اختیار کیا پاک ہے وہ بلکہ بندے ہیں عزت والے۔ (پ17، الانبیاء:26)

واضح ہوا کہ عزت، عظمت اور رفعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور وہ اپنے رسولوں، فرشتوں اور مؤمنوں کو اس سے نوازتا ہے۔ عزت کا اصل منبع اللہ تعالیٰ ہے، اور جو اس سے وابستہ ہو جائے، وہی حقیقی عزت پاتا ہے۔

انجینئر محمد علی مرزا میں شیطانی توحید کا عکس:

انجینئر محمد علی مرزا کی توحید شیطانی توحید کا عکس ہے جس کا بانی ابلیس تھا۔ شیطان بھی اپنے تئیں موحد ہونے کا دعویٰ کرتا تھا، لیکن اسے آدم علیہ السلام کو سجدہ تعظیمی کرنا گوارانہ تھا، گویا اس کے نزدیک بھی توحید یہ تھی کہ اللہ کے علاوہ کسی کی تعظیم نہ ہو۔ یہ محض ایک غلطی نہیں تھی، بلکہ یہ ایک اصولی بغاوت تھی، جس پر اللہ نے اپنا حتمی حکم سنایا:

"وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ-اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ".

ترجمہ: اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا۔ (پ1، البقرۃ:34)

پس جو شخص اللہ کے رسولوں کی تعظیم کو توحید کے نام پر ترک کرواتا ہے، وہ اسی ابلیسی منطق کی پیروی کر رہا ہے۔

انجینئر محمد علی مرزا کی طرف سے گستاخی کی ترغیب:

اس سنگینی کو 25 اگست 2025 اپنے آفیشل یوٹیوب چینل کی ویڈیو میں انجینئر محمد علی مرزا نے ایک نئی انتہا پر پہنچا دیا۔ اس نے براہِ راست مسیحیوں کو ترغیب دی کہ وہ ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گستاخانہ کلمے سے پکاریں۔ انجینئر محمد علی مرزا کا قول ریکارڈ پر موجود ہے:

"لیکن اگر آپ کہیں نہیں میں اس کو پیغمبر تو نہیں مانتا لیکن اچھا انسان مانتا ہوں۔ اچھا انسان؟ ایک ایسے شخص کو جو دعوی پیغمبری کر رہا ہے اور وہ پیغمبر نہیں ہے۔ تو اس کا مطلب ہے تم مکاری کر رہے ہو اچھے انسان نہیں مانتے تم"۔

ویڈیو لنک: https://youtu.be/3MP2txglY6w?t=7603

ٹائم کوڈ:2:07:29

یہاں سے بات واضح ہوتی ہے کہ انجینئر محمد علی مرزا خود مسیحیوں کو اس بات پر براہِ راست اکسارہا ہے اور ان کو یہ تلقین کر رہا ہے کہ چونکہ اس کے اپنے زعم میں مسیحی نبی علیہ السلام کو جھوٹا اور "دج ال" مانتے ہیں، اس لیے ان پر لازم ہے کہ وہ وہی گستاخانہ لفظ استعمال کریں جو اس نے استعمال کیا۔

سب سے زیادہ قابلِ مذمت پہلو یہ ہے کہ اگر مسیحی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صریح گستاخی نہ کریں، تو انجینئر محمد علی مرزا کی عدالت میں وہ مکار ہیں! یعنی انجینئر محمد علی مرزا کا دعویٰ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و احترام ایک دھوکہ ہے، اور مسیحیوں کے اعتقاد کا تقاضا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کریں۔ انجینئر محمد علی مرزا کا یہ قول بذاتِ خود گستاخی پر ابھارنے والا ہے، جو اس کی باطنی خباثت اور دینی شعائر سے واضح بیزاری کو ثابت کرتا ہے۔ ایسا شخص صرف امتِ مسلمہ کے لیے فتنہ نہیں بلکہ دیگر غیر مسلموں کیلئے بھی شدید فتنے کا باعث ہے۔

علماء اسلام نے صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ نہ صرف خود کفر یا گستاخی کرنا کفر ہے، بلکہ کفر یا گستاخی پر راضی ہونا، اس کی ترغیب دینا، یا اس پر ابھارنا بھی کفر ہے۔

درر الحکام شرح غرر الأحکام میں شیخ الاسلام خواہر زادہ کے حوالے سے واضح طور پر لکھا ہے:

"أن الرضا بكفر الغير إنما يكون كفرا إذا كان يستخير الكفر أو يستحسنه".

ترجمہ: کسی کے کفر پر راضی ہونا اسی صورت میں کفر ہوتا ہے جب وہ اُس کفر کو بہتر سمجھے یا اسے اچھا جانے۔

(درر الحكام شرح غرر الأحكام، كتاب الكراهية، صلة الرحم، 324/1، دار إحياء الكتب العربية)

شیخ الاسلام خواہر زادہ کے اس کلام کو دیگر علماء مثل امام ابن عابدین الشامی (المتوفی:1252ھ) نے، امام شہاب الدین الخفاجی الحنفی (المتوفی:1069ھ) نے، امام شہاب الدین آلوسی (المتوفی:1270ھ) نے بھی نقل کرکے اعتماد ظاہر کیا۔

(منحة الخالق، كتاب السير، باب احكام المرتدين، 133/5، دار الكتاب الإسلامي، حاشيه الشهاب علي تفسير البيضاوي، 55/5، دار صادر بيروت، روح المعانى، 167/3، دار الكتب العلمية بيروت)

انجینئر محمد علی مرزا اور تحریف قرآن:

انجینئر محمد علی مرزا نے یہ کہا کہ: **"لیکن قرآن مجھے اجازت دے رہا ہے کہ میں اس کی عورت کے ساتھ شادی کر سکتا ہوں اگر وہ کسی christian (مسیحی) کی بیٹی ہے سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۵۔ کس عورت کے ساتھ؟ جو میرے نبی کو دج ال سمجھتی ہے"**۔ انجینئر محمد علی مرزا کی طرف سے یہ قرآن کریم پر نہ صرف اتہام ہے بلکہ قرآن کی معنوی تحریف بھی ہے، قرآن کریم کی محولہ بالا آیت (سورۃ المائدہ، آیت:5) میں ایسی کوئی بات مذکور نہیں ہے۔ قرآنِ کریم کی مذکورہ آیت ترجمہ کے ساتھ ملاحظہ ہو:

"اَلۡيَوۡمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُؕ‌-وَ طَعَامُ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمۡ‌-وَ طَعَامُكُمۡ حِلٌّ لَّهُمۡ‌ؗ-وَ الۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ الۡمُؤۡمِنٰتِ وَ الۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ اِذَاۤ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ مُحۡصِنِيۡنَ غَيۡرَ مُسٰفِحِيۡنَ وَ لَا مُتَّخِذِىۡۤ اَخۡدَانٍ‌ؕ-وَ مَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالۡاِيۡمَانِ فَقَدۡ حَبِطَ عَمَلُهٗ‌-وَ هُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ".

ترجمہ: آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا اُن کے لیے حلال ہے اور پارسا (پاک دامن) عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی جب تم انہیں ان کے مہر دو قید میں لاتے ہوئے نہ مستی نکالتے اور نہ آشنا بناتے اور جو مسلمان سے کافر ہو اس کا کیا دھرا سب اکارت (ضائع) گیا اور وہ آخرت میں زیاں کار (نقصان اٹھانے والا) ہے۔

(پ6، المائدۃ:5)

مذکورہ آیت میں اہل کتاب کی پاک دامن عورتوں سے نکاح کی اجازت مذکورہ ہے، نہ کہ وہ عورت جو معاذ اللہ توہین رسالت کا ارتکاب کرتی ہو۔ اس سے نکاح کے بارے میں آیت میں صراحۃً، اشارۃً یا کنایۃً کوئی بات مذکور نہیں۔ بلکہ پاک دامن کی قید سے یہ بات واضح ہے کہ اس عورت کا توہین رسالت کے جرم سے محفوظ ہونا بھی ضروری ہے، کیونکہ جو پاک دامن نہ ہو تو اس کے کردار میں خرابی ہے اور جو توہین رسالت کا ارتکاب کرتی ہو وہ تو خبیث النفس ہے، اور اس کی سزا موت ہے۔ اس سے نکاح کی اجازت کس طرح ہو سکتی ہے؟

لہذا واضح ہوا کہ توہین رسالت کی مرتکب عورت سے نکاح کی اجازت انجینئر محمد علی مرزا کی ذاتی رائے ہے قرآن کریم میں ایسی کوئی بات موجود نہیں۔ اور انجینئر محمد علی مرزا نے قرآنِ کریم کی آیت میں بدترین خیانت، بے ایمانی، اور دیدہ دانستہ طور پر غلط تشریح کی ہے جو واضح طور پر تحریفِ قرآن ہے اور سخت حرام حرام حرام ہے۔ اور حکومت پر لازم ہے کہ انجینئر محمد علی مرزا پر تحریف قرآن اور توہین قرآن کا مقدمہ بھی قائم کرے اور اس کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

تفسیر بالرائے کے متعلق موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے:

"أما تغيير المعنى بتفسير القرآن على غير الوجه المراد به، فهو نوع شديد من التحريف. وقد علم أن الواجب تفسير القرآن إما بالقرآن، وإما بالسنة الصحيحة، وإما بمقتضى لسان العرب للعالمين به. وأما تفسيره بمجرد الرأي فلا يجوز ذلک شرعا، لقول النبي صلى الله عليه وسلم من قال في القرآن برأيه فأصاب فقد أخطأ (أخرجه الترمذی:2952) **وإذا كان التحريف لموافقة الهوى وتأييده كان فاعله أشد ضلالا وإضلالا، فإن الإيمان بكتاب الله يقتضي أن يتخذ الكتاب متبوعا، يأتمر المؤمنون بأمره ويقفون عند نهيه، لا أن يجعل تابعا للأهواء كما اتخذته بعض الفرق الضالة".**

ترجمہ: قرآن کریم کی ایسی تفسیر بیان کرکے جو اس سے مقصود نہ ہو، معنی کو بدل دینا سنگین نوعیت کی تحریف ہے۔ یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ قرآن کی تفسیر یا تو قرآن کے ذریعہ واجب ہے یا سنت صحیحہ کے ذریعہ یا

عربی زبان کا علم رکھنے والوں کے لئے جو عربی زبان کے تقاضے کے مطابق ہو، اور محض رائے سے اس کی تفسیر کرنا شرعا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے قرآن کے متعلق اپنی رائے سے درست بات بھی کہی تو اس نے غلطی کی" (سنن ترمذی، رقم الحدیث: 2952)۔ اور اگر اپنے باطل نظریات کی موافقت اور اس کی تائید کے لئے تحریف کی جائے تو ایسا کرنے والا شخص سخت گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہو گا، کیونکہ کتاب اللہ پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ کتاب اللہ کی اس طرح پیروی کی جائے کہ مومن اس میں وارد حکم پر عمل پیرا ہو اور جن چیزوں سے منع کیا ان کے کرنے سے رک جائے ،نہ کہ اس کو اپنے باطل نظریات کے تابع بنایا جائے جیسا کہ بعض گمراہ فرقوں نے اسے ایسا کیا ہے۔

(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، تحریف، حکم التحریف، 202/10، دار السلاسل الکویت)

قرآن مجید میں اللہ کی نازل کردہ کتاب میں تحریف کرنے کو یہود کے خصائل میں شمار کیا گیا ہے۔

سورہ نساء آیت 46 میں یہودیوں کی قبیح عادات کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ یَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَیْنَا وَ اسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَیًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِی الدِّیْنِؕ-وَ لَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ اسْمَعْ وَ انْظُرْنَا لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَ اَقْوَمَۙ-وَ لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا".

ترجمہ: یہودیوں میں کچھ وہ ہیں جو کلمات کو ان کی جگہ سے بدل دیتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم نے سنا اور نہیں مانا اور آپ سنیں، آپ کو نہ سنایا جائے اور "راعنا" کہتے ہیں زبانیں مروڑ کر اور دین میں طعنہ کے لئے، اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری بات سنیں اور ہم پر نظر فرمائیں تو یہ ان کے لئے بہتر اور زیادہ درست ہوتا لیکن ان پر تو اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے لعنت کر دی تو وہ بہت تھوڑا یقین رکھتے ہیں۔

(پ4، النساء:46)

اسی طرح سورۃ المائدہ آیت 13 میں ارشاد فرمایا:

"فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِیَةًۚ-یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖۙ-وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ".

ترجمہ: تو ان کے عہد توڑنے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دل سخت کر دیئے۔ وہ اللہ کی باتوں کو ان کے مقامات سے بدل دیتے ہیں اور انہوں نے ان نصیحتوں کا بڑا حصہ بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھیں۔

(پ6، المائدۃ:13)

یحرفون الکلم کی تعبیر، تفسیر طبری میں ہے:

"یبدّلون معناها ویغیّرونها عن تأویله".

ترجمہ: کتاب کے معانی تبدیل کرتے تھے اور اس کی تفسیر میں تغیر کرتے تھے۔

(جامع البيان عن تأويل آيات القرآن، 432/8، دار التربية والتراث مكة المكرمة)

قرآن مجید کی آیات کی اپنی عقل کے مطابق فاسد تاویلات کرنے والوں کی حدیث پاک میں مذمت بیان کی گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"من قال في القرآن برأيه فليتبوأ مقعده من النار".

ترجمہ: جو قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔ (سنن الترمذی، رقم الحدیث: 3182)

حدیث میں مذکور لفظ "برایه" کی شرح کرتے ہوئے علامہ ابو الحسن علی بن سلطان نور الدین الملاّعلی قاری (المتوفی: 1014ھ) فرماتے ہیں:

"من تلقاء نفسه من غير تتبع أقوال الأئمة من أهل اللغة والعربية المطابقة للقواعد الشرعية، بل بحسب ما يقتضيه عقله".

ترجمہ: یعنی ائمہ اہل لغت اور ان عربی الفاظ کی اتباع کیے بغیر جو قواعد شرعیہ کے موافق ہیں اپنی طرف سے معنی بیان کرنا جو اس کی عقل کے مطابق ہوں۔ (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، 234/1، دار الفكر بيروت)

حکم شرعی

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے حکایتاً استعمال کیا گیا یہ لفظ (دج ال)، جسے انجینئر محمد علی مرزا نے خود ایک مفروضے پر بنیاد رکھ کر پیش کیا، صریح گستاخی ہے اور توہینِ رسالت کے زمرے میں آتا ہے۔ حکّام بالا پر لازم ہے کہ اسے اس جرم کی قرار واقعی سزا دی جائے۔

(۲) بالکل، انجینئر محمد علی مرزا پر تعزیرات پاکستان کا قانون 295-C مکمل طور پر عائد ہوتا ہے، کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ایک ایسے کلمۂ خبیثہ کا مرتکب ہوا ہے جو توہینِ رسالت کے زمرے میں آتا ہے۔

(۳) نقلِ کفر، کفر نہ باشد کا اصول ہرگز مطلق نہیں ہے کہ جب چاہیں، جہاں چاہیں، اور جیسے چاہیں، کفریہ یا گستاخانہ مواد بیان کر دیا جائے۔ شریعت کا یہ مسلمہ اصول حدود و قیود کا پابند ہے اور صرف اسی صورت میں قابلِ قبول ہوتا ہے جب بیان کرنے کا مقصد شرعی ضرورت کے تحت تنقید، تردید، گواہی یا حکم شرعی بیان کرنے کیلئے یا جج کا ملزم کو فیصلہ سنانے کیلئے اور اندازِ بیان توہین یا استخفاف سے پاک ہو۔ ہم مقدمہ چہارم میں دلائل کی بنیاد پر تفصیل سے ثابت کر چکے ہیں کہ انجینئر محمد علی مرزا کا عمل محض نقلِ کفر نہیں تھا بلکہ نقلِ دشنام (بدگوئی) پر مشتمل تھا۔

سوال میں مذکور انجینئر محمد علی مرزا کے حمایتی افراد کا محض اس فارسی مقولے کی بنیاد پر فتویٰ دینا ان کی کم علمی اور غیر محتاط رویے کی دلیل ہے۔ افتاء دین کا ایک سنجیدہ شعبہ ہے، یہاں حکم ذاتی رائے سے نہیں بلکہ شرعی دلائل کی روشنی میں جاری ہوتا ہے۔ اسی لیے فی نفسہ حرام کو کسی کا فتویٰ حلال نہیں کرتا۔

مفتی طارق مسعود صاحب سوشل میڈیا کے ایک مسخرے (Entertainer) سے زائد کچھ نہیں۔ ان کی متعدد ویڈیوز ہماری اس بات کی روشن دلیل ہیں، جس میں موصوف ایک سنجیدہ مذہبی شخصیت کے بجائے ایک مسخرے کا کردار ادا کررہے ہیں۔ اسی لئے ان کے اپنے مسلک کے افراد بھی انہیں غیر سنجیدہ فرد سمجھتے ہیں۔ نیز کچھ عرصے قبل یہ خود بھی بے باکی سے توہینِ قرآن کے مرتکب ہو چکے ہیں اور اب خود کو بچانے کیلئے انجینئر محمد علی مرزا جیسے گستاخ کا ساتھ دے رہے ہیں، لہٰذا ان کی رائے اس اہم و نازک مسئلے میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔

جب کہ جاوید احمد غامدی صاحب اور ان کی اتباع میں ان کے شاگرد حسن الیاس کا توہینِ رسالت کے قانون پر ایک ایسا منفرد موقف ہے جو شریعت کے ساتھ ساتھ پاکستانی قانون کے بھی متصادم ہے۔ جو پاکستانی قانون کو ہی تسلیم نہ کرتا ہو اس کی رائے کا اس معاملے میں کوئی اعتبار کیسے ہو سکتا ہے؟

باقی جن افراد نے انجینئر محمد علی مرزا کی حمایت میں بیانات دئے تو ان کی گفتگو میں اس بات پر کوئی شرعی دلیل نہیں کی گئی کہ انجینئر محمد علی مرزا کا یہ کلام گستاخی کیوں نہیں؟ سب اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے اپنی ذاتی رائے کو دین بنا کر پیش کررہے تھے۔ اور ان سب کا زور صرف اس مقولے "نقلِ کفر کفر نباشد" پر تھا جس کی مکمل وضاحت ہم مقدمہ سوم میں کر چکے ہیں کہ یہ قول مطلق نہیں ہے بلکہ اس میں بہت سی حدود و قیود ہیں۔

ان تمام افراد پر لازم تھا کہ اس فارسی مقولے کے جواز کی صورت میں انجینئر محمد علی مرزا کے بیانیہ کی تطبیق کرتے، مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا اور معاملہ مبہم چھوڑا۔ ان کا یہ کام نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک بھی انجینئر محمد علی مرزا کے بیانیے میں کوئی مباح وجہ نہ تھی، ورنہ وہ اسے ضرور ظاہر کرتے، کیونکہ بیان کے مقام میں سکوت کرنا خود ایک بیان ہے۔ لہٰذا، ان حمایتی افراد کا محض یہ فارسی مقولہ نقل کرنا یا تو دجل ہے یا کم از کم تجاہُلِ عارفانہ ضرور ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبـــــــــــــــــــہ

محمد وسیم اختر المدنی

ابوالحسنین مفتی وسیم اختر المدنی

5 نومبر 2025ء / 13 جمادی الاولی 1447ھ



تصدیقات:

نام مفتی صاحب	ادارہ / عہدہ	ضلع / شہر
1. ڈاکٹر مفتی ابو بکر صدیق الشاذلی صاحب	چیئرمین طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ	کراچی
2. مفتی محمد اسماعیل ضیائی صاحب	رئیس دار الإفتاء دار العلوم امجدیہ	کراچی
3. مفتی ندیم اقبال سعیدی صاحب	دار الإفتاء دار العلوم امجدیہ	کراچی
4. علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب	سربراہ مولانا اوکاڑوی اکادمی العالمی، گلزار حبیب مسجد	سولجر بازار کراچی
5. علامہ پیر سید مظفر حسین شاہ صاحب	سجادہ نشین بسم اللہ شاہ بخاری	دھوراجی کراچی
6. مفتی سید صابر حسین صاحب	بانی و مہتمم انوار صفہ ٹرسٹ	لاہور
7. شیخ الحدیث مفتی محمد احمد النعیمی صاحب	شیخ الحدیث ورئیس دار الإفتاء و مہتمم دار العلوم أنوار المجددیۃ النعیمیۃ	غریب آباد، ملیر، کراچی
8. ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ النعیمی صاحب	شیخ الحدیث جامعۃ النور، ورئیس دار الافتاء النور	کھارادار کراچی
9. ڈاکٹر مفتی حق النبی سکندری الازہری صاحب	رئیس دار الافتاء دار العلوم صبغۃ الہدیٰ	شاہپور چاکر
10. مفتی محمد یوسف قادری رضوی صاحب	شیخ طریقت سلسلہ قادریہ رضویہ شاذلیہ ادریسیہ	منگھوپیر کراچی
11. مفتی خالد کمال شاذلی صاحب	صدر مدرس جامعہ فیضانِ شریعت	تین ہٹی کراچی
12. مفتی محمد نعیم صاحب	رکن اہلسنت فتویٰ کونسل پاکستان	کراچی
13. مفتی محمد ھاشم قادری صاحب	انچارج دار الافتاء جامعہ ھجویریہ	لاہور
14. مفتی محمد اسماعیل نورانی صاحب	مفتی جامعہ انوار القرآن	گلشن اقبال کراچی
15. مفتی محمد انس رضا قادری صاحب	الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی	شاد باغ لاہور
16. مفتی محمد صدیق قادری صاحب	مرکزی قائد تحریکِ اہلسنت پاکستان	کوئٹہ / سرجانی ٹاؤن کراچی
17. ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمنی صاحب	چیئرمین ادارہ دارِ اہلسنت پاکستان	کراچی
18. مفتی مہتاب قمر النعیمی صاحب	دار الافتاء النور بجامعۃ النور	کھارادار کراچی
19. مفتی محمد جنید عطاری مدنی نعیمی صاحب	دار الافتاء النور	کھارادار کراچی
20. مفتی شہزاد عطاری مدنی نعیمی صاحب	دار الافتاء النور	کھارادار کراچی
21. مفتی خرم قادری نوری صاحب	سینیئر لیکچرار نور حمزہ اسلامک کالج و مفتی دار الافتاء النور	کھارادار کراچی
22. ڈاکٹر مفتی منور عتیق صاحب	جامعۃ النظامیۃ العالمیۃ	برمنگھم یوکے
23. مفتی رضوان احمد رضوی صاحب	جامعہ گیلانی نور مسجد	برطانیہ
24. مفتی محمد مدنی خان سعیدی صاحب	دار الافتاء جامعہ نعیمیہ	گڑھی شاہو لاہور
25. مفتی محمد عارف حسین خورشیدی صاحب	دار الافتاء جامعہ نعیمیہ	گڑھی شاہو لاہور
26. مفتی ضمیر احمد مرتضائی صاحب	بانی و مفتی ادارۃ الاسلام انٹرنیشنل پاکستان	لاہور
27. مفتی محمد اظہر مدنی صاحب	بانی دار الافتاء فیضانِ شریعت	منانواں لاہور
28. مفتی محمد رضا کونین قادری صاحب	بانی ادارہ دار الافتاء کنز الایمان	مزنگ لاہور
29. مفتی شیر خان صاحب	رئیس دار الافتاء بھیرہ شریف	سرگودھا
30. مفتی رضوان احمد قادری صاحب	جامعۃ المصطفیٰ	کراچی (ملیر)
31. مفتی عرفان حمید صاحب	جامعۃ المصطفیٰ	کراچی (ملیر)
32. مفتی عابد مبارک المدنی صاحب	مہتمم و مفتی جامعۃ المصطفیٰ	دھوراجی کراچی
33. مفتی محمد نوید عباسی صاحب	مہتمم مرکز علوم القرآن	کراچی (کلفٹن)

34.	مفتی حنیف قریشی صاحب	جامعہ عمار بن یاسر	راولپنڈی
35.	مفتی محمد اعجاز شاذلی صاحب	رئیس دار الافتاء و مدرس جامعہ غوثیہ ضیاء العلوم	نزد ہائی کورٹ راولپنڈی
36.	مفتی سید علی زین العابدین شاہ کرمانی قادری صاحب	بانی و مفتی جامعہ مدینۃ العلم	لاہور
37.	مفتی وقار احمد شاذلی صاحب	مہتمم جامعہ طوبیٰ اسلامک سینٹر	کراچی (ملیر)
38.	مفتی عبد اللہ نوری صاحب	چیئرمین ختم نبوت موومنٹ پاکستان	بلدیہ ٹاؤن کراچی
39.	مفتی محمد مظفر علی قادری صاحب	جامعۃ المدینہ	مدینہ ٹاؤن فیصل آباد
40.	مفتی محمد اعجاز رضوی صاحب	مدرس جامعہ طوبیٰ اسلامک سنٹر	کراچی
41.	مفتی محمد قاسم نکیالوی صاحب	مدرس طوبیٰ اسلامک سنٹر و جامع مسجد مصطفیٰ	ملیر کراچی
42.	مفتی سید اویس اسد علی شاہ قادری صاحب	رئیس دار الافتاء فیض تارخ	نیو کراچی
43.	مفتی محمد عمر فاروق قادری رضوی صاحب	مہتمم جامعہ فیضان غازیان	نیو کراچی
44.	مفتی محمد شہزاد رضا قادری صاحب	امام و خطیب جامعہ مسجد رابعہ صدیقیہ	نیو کراچی
45.	مفتی عمران غیاث قادری صاحب	ہیڈ گلوبل اسلامک ایجوکیشن	کراچی
46.	ابو الجمیل مفتی غلام مرتضیٰ مظہری صاحب	صدر مدرس جامعہ انوار حبیب، و رئیس دار الافتاء فیضان شریعت	لیہ
47.	مفتی سید رئیس حسین کاظمی صاحب	مہتمم و مفتی جامعہ عمر بن خطاب	وانڈو گوجرانوالہ
48.	مفتی محمد زوہیب رضا قادری صاحب	نگران دار الافتاء سیلانی (سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ)	کراچی
49.	مفتی یونس انس القادری صاحب	مفتی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ و مدرس دار العلوم میمن	کراچی
50.	مفتی احمد امین نوری صاحب	مفتی و مشیر شرعی امور سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ	کراچی
51.	مفتی سید محمد باسق رضا المدنی صاحب	مفتی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ	کراچی
52.	حضرت علامہ سعید اللہ خان قادری	خانقاہِ قادریہ ہلالیہ	کٹی پہاڑی، کراچی
53.	ابو الریان مفتی محمد عرفان احمد قادری صاحب	مہتمم الغزالی اسکالرز اکیڈمی	حیدرآباد
54.	مفتی غلام اکبر رضا قادری شاذلی صاحب	صدر مدرس و رئیس دار الافتاء مدرسہ فیض رضا	بائی پاس روڈ رحیم یار خان
55.	مفتی محمد شریف سعیدی اشرفی صاحب	مہتمم جامعہ نور القرآن	میرپور خاص
56.	مفتی کمال الدین سکندری صاحب	مفتی دار الافتاء کنز الایمان رضویہ	میرپور خاص
57.	مفتی محمد سجاد صاحب	مدرس دار العلوم میمن بولٹن مارکیٹ	کراچی
58.	مفتی محمد شعیب مدنی صاحب	مفتی دار الافتاء فیضانِ شریعت	کراچی
59.	مفتی غلام مصطفیٰ صدیقی صاحب	مدرس جامعہ فیضان شریعت	کراچی
60.	مفتی مدنی ضیاء صاحب	مفتی دار الافتاء فیضانِ شریعت	کراچی
61.	مفتی محمد احسن اویسی صاحب	مدرس شعبہ تخصص فی الفقہ دار العلوم میمن	کراچی
62.	مفتی محمد زبیر احمد صاحب	ریسرچ دار العلوم میمن بولٹن مارکیٹ	کراچی
63.	مفتی محمد فیصل ہزاروی صاحب	دار العلوم میمن نیو میمن مسجد بولٹن مارکیٹ	کراچی
64.	مفتی رحم حسین صاحب	متخصص دار العلوم میمن و مدرس جامعہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی مکلی	ٹھٹہ
65.	مفتی محمد عامر شاذلی صاحب	فارغ التحصیل جامعہ انوار القرآن گلشنِ اقبال	کراچی
66.	مفتی محمد شہباز مہر الرفاعی صاحب	مدرس جامعہ سلطان صلاح ایوبی	کراچی
67.	مفتی احمد رضا امجدی صاحب	چیئرمین غوث الوریٰ ایجوکیشن نیٹ ورک	بہادر آباد کراچی
68.	مفتی محمد یوسف عظمتی صاحب	دار الافتاء قمر الاسلام و دار العلوم قمر الاسلام	کلفٹن کراچی

69. مفتی سید محمد بلال بخاری شاذلی	چیئرمین النور اسلامک اکیڈمی	نارتھ کراچی
70. مفتی ناصر خان قادری ترابی صاحب	مہتمم دار العلوم انوار مدینہ	کراچی (سائٹ)
71. مفتی نعمان شیخ مدنی ضیائی صاحب	جامعہ تبیان القرآن اسکالر اکیڈمی	ناظم آباد کراچی
72. مفتی محمد فیضان شاذلی صاحب	امام وخطیب جامع مسجد رحمانیہ غازی گوٹھ	اورنگی ٹاؤن کراچی
73. مفتی غلام محی الدین قادری شاذلی صاحب	امام وخطیب جامع مسجد فیضان ہاشمی	گلستان جوہر بلاک 17 کراچی
74. مفتی اسامہ فدا حسین صاحب	مدرس ادارہ نور غوث اعظم اکیڈمی	گارڈن ایسٹ کراچی
75. مفتی محمد ذوالفقار علی رضوی صاحب	مدرس ربیعہ بن کعب اسلامک کالج	شاہ فیصل ٹاؤن کراچی
76. مفتی فضل احمد الخیری الرضوی صاحب	بانی و مہتمم دارالعلوم خیریہ معارف القرآن مسجد سیدہ پاک سیدہ فاطمۃ الزھراء	شاہ فیصل کالونی
77. مفتی محمد حاکم عباسی نقشبندی الشاذلی صاحب	جامعہ انوار القرآن نوابیہ	شاہ لطیف ٹاؤن کراچی
78. مفتی سید محمد علی بخاری شاذلی صاحب	مدرس دارالعلوم حنفیہ غوثیہ	پی، ای، سی، ایچ، ای، س بلاک 2 طارق روڈ
79. محمد یعقوب ترابی صاحب	مہتمم و ناظم اعلیٰ خالد بن ولید انسٹیٹیوٹ	سیکٹر الیون جی، نیو کراچی
80. مفتی ابو غلام محمد راشد سعیدی صاحب	صدر مدرس جامعہ امام احمد رضا اکیڈمی نیو کراچی	کراچی
81. مفتی محمد اجمل چشتی صاحب	دار العلوم فیض نبوی بکرا پیری	لیاری کراچی
82. مفتی محمد افضل سعیدی صاحب	مہتمم اعلیٰ مدرسہ غوثیہ رضویہ	لیاری کراچی
83. مفتی سید زین العابدین شاہ حسینی شاذلی صاحب	امام وخطیب جامع مسجد قریشی	لیاقت آباد کراچی
84. حافظ مفتی محمد سلطان سعید قادری صاحب	مدرس مدرسہ فیضِ رضا	نارتھ ناظم آباد کراچی
85. حافظ مفتی مشمر عباس باروی صاحب	مدرس جامعہ زینت الاسلام و جامع مسجد فیض محمدی	گلشن اقبال کراچی
86. مفتی لیاقت علی تبسّم الشاذلی صاحب	امام وخطیب جامع مسجد ممتاز	بیدیاں روڈ لاہور
87. مفتی محمد الطاف فردوسی صاحب	جامعہ قمر الاسلام انوار مدینہ	لاہور
88. مفتی محمد سعد اللہ شاذلی صاحب	مہتمم و مدرس جامعہ انوار مدینہ	لاہور
89. مفتی غلام علی قادر صاحب	جامعہ آمنہ رضویہ	اسلام آباد
90. مفتی محمد سفیان صاحب	جامعہ انوار قادریہ رضویہ	جھنگی سیداں اسلام آباد
91. مفتی محمد عارف ضیاء الباروی الشاذلی صاحب	مرکزِ اہل سنت پہر حالی	تحصیل کلر سیداں، پنڈی
92. مفتی محمد صدیق قادری صاحب	مہتمم جامعہ سیدہ فاطمۃ الزہراء ضیاء الاسلام	فیصل آباد
93. مفتی محمد یاسر ارشاد قادری نقشبندی صاحب	دار العلوم امینیہ رضویہ	محمد پورہ فیصل آباد
94. مفتی سجاد علی فیضی صاحب	دار العلوم جامعہ فیضیہ تاندلیانوالہ	فیصل آباد
95. مفتی غلام مرتضیٰ وسیمی اکبری صاحب	مدرس جامعہ عزیزیہ رضویہ مظہر الاسلام (ماموں کانجن)	فیصل آباد
96. مفتی محمد عارف الاختری صاحب	مدرس و رئیس دار الافتاء جامعہ عربیہ طاہریہ	حیدر آباد
97. مفتی ابو الحارث رفیق احمد سکندری صاحب	امام وخطیب جامع ہلال مسجد امریکن کوارٹر	حیدرآباد
98. مفتی عبد الصمد سکندری صاحب	ناظم اعلی رضویہ فیض مصطفی	لطیف آباد حیدر آباد
99. مفتی محمد ذیشان قادری صاحب	مہتمم اعلی جامعہ ملت اسلامیہ اکیڈمی	پریٹ آباد حیدر آباد
100. مفتی عبد الماجد قادری حنفی صاحب	در الافتاء صدر الشریعہ اکبری جامع مسجد	پکا قلعہ، حیدرآباد، سندھ
101. مفتی عبد الرازق حبیبی قادری صاحب	مہتمم جامعہ گیلانیہ حبیب الاسلام	کوئٹہ
102. مفتی محمد شفیق الرحمن فردوسی شاذلی صاحب	مدرس ادارہ اصلاح معاشرہ	گکھڑ منڈی گوجرانوالہ

103. مفتی محمد ندیم رضا صاحب	مدرس جامعۃ المصطفی	گوجرانوالہ
104. مفتی دلشاد احمد صاحب	مدرسہ عربیہ میرویہ ضیاء القرآن	خیر پور پور ٹامیوالی بہاولپور
105. مفتی محمد فیاض سعیدی صاحب	مدرس وانچارج دار الافتاء محمدیہ غوثیہ	ڈی ایچ اے بہاولپور
106. مفتی محمد ساجد شاذلی صاحب	مدرس و مفتی ادارہ مصباح العلوم	بہاولپور
107. مفتی غلام یاسین بندیالوی صاحب	مہتمم مدرسہ نوریہ تعلیم القرآن	ڈیرہ غازی خان
108. مفتی محمد شاہد صاحب	مدرس مدرسہ انوار القرآن	پکی پیرن پرہا، تونسہ روڈ
109. مفتی محبوب احمد باروی تونسی صاحب	ناظم و مدرس جامعہ رضویہ فیضان پیر پٹھان	تونسہ شریف
110. مفتی محمد وقاص ارشد صاحب	مدرس جامعہ فیض رضا	رحیم یار خان
111. مفتی سعید احمد قادری شاذلی صاحب	صدر مدرس دار العلوم انجمن سیرانیہ سلیمانیہ، رئیس دار الافتاء حنفیہ	رحیم یار خان
112. مفتی غلام مجتبی سیالوی صاحب	خطیب جامع مسجد غوثیہ	شاہ پور سرگودھا
113. محمد امتیاز الشاذلی صاحب	صدر مدرس جامعہ ضیاء القرآن	اڈھ ملکہ ہانس پاک پتن شریف
114. مفتی علی عمران شاذلی صاحب	شاذلیہ اسلامک سینٹر	ساہیوال
115. سرفراز اکبر علی مدنی شاذلی صاحب	مدرس دار العلوم جامعہ لکیاریہ حسینیہ	لاڑکانہ
116. مفتی عبد الکریم جونیجو قادری سکندری	مدرس، امام و خطیب دار العلوم جامعہ ف غوثیہ رضویہ	ڈوکری لاڑکانہ
117. مفتی عطاء المصطفی باروی رضوی صاحب	مدرس۔ ادارہ منظر اسلام تحفیظ القرآن اڈا سلطان پور	جھنگ
118. مفتی محمد یاسر سواگی صاحب	مدرس جامعہ غوثیہ فیضان مصطفی	چوک قریشی مظفر گڑھ
119. مفتی سمیع اللہ صاحب	جامعہ رضویہ نداء الاسلام	چوک قریشی مظفر گڑھ
120. مفتی محمد احسان کریم رضوی الشاذلی	جامعہ فاروقیہ رضویہ تعلیم القرآن	مظفر گڑھ
121. حافظ ضیاء الاسلام باروی شاذلی صاحب	امام و خطیب جامع مسجد محمد، قصبہ گجرات	گجرات (مظفر گڑھ)
122. مفتی محمد نعمان حنفی صاحب	شیخ الحدیث جامعہ انیس المدارس	سکھر
123. مفتی محمد ایوب سکندری صاحب	مہتمم جامعہ سکندریہ، فضل ربی مسجد	میرپور خاص
124. ابو السعد مفتی محمد بلال رضا قادری صاحب	رئیس دار الافتاء احکام شریعت و مہتمم دار العلوم ضیائے مدینہ	میرپور خاص
125. مفتی محمد جمیل الرحمٰن بندیالوی شاذلی صاحب	مدرس وانچارج دار الافتاء جامعہ عربیہ مرکز الاسلام و فاطمہ الزاہر للبنات	جھوک بشارت، ڈیرہ اسماعیل خان
126. حافظ مفتی محمد حنیف چشتی صاحب	امام خطیب مدنی مسجد رنوال	تحصیل و ضلع ٹانک، ڈیرہ اسماعیل خان
127. مفتی محمد اسد رفیق نقشبندی صاحب	مدرس جامعہ گلزار حبیب	حبیب نگر مصطفیٰ آباد قصور
128. مفتی محمد ندیم نقشبندی مجددی الشاذلی صاحب	مدرس مرکز اہلسنت مدرسہ جامعہ حنفیہ ہجویریہ نور الاسلام	تحصیل چونیاں
129. ابو الحسنین مفتی محمد سلیم مدنی ترابی نقشبندی اعظمی صاحب	دار الافتاء امام اعظم	صادق آباد
130. مفتی محمد ذیشان شاذلی صاحب	مدرس جامعہ سلطان المدارس	صادق آباد
131. مفتی نیک محمد شاذلی صاحب	مدرس مدرسہ جامعہ رضاء مصطفیٰ	صادق آباد
132. مولانا مفتی مصطفی رضا خاں اویسی صاحب	مدرس جامعہ اویسیہ نظام آباد	صادق آباد
133. مفتی محمد وسیم باروی صاحب	مدرس جامعہ شمس العلوم	کوٹ ادو
134. مفتی اللہ بخش مظہری صاحب	جامعہ اسلامیہ انوار مصطفی	چوک سرور شہید کوٹ ادو
135. مفتی خرم حسین سعیدی صاحب	مہتمم جامعہ اشرفیہ	کوٹ ادو
136. مفتی محمد حسنین رضا سعیدی صاحب	مدرس جامعہ اشرفیہ	کوٹ ادو

137. مفتی غلام مرتضیٰ شاذلی قادری صاحب	جامعہ رضائے مصطفیٰ	بہاولنگر
138. محمد اسلام نوری شاذلی صاحب	مدرس جامعہ رضائے مصطفےٰ	بہاولنگر، پنجاب
139. مفتی محمد کاشف شاذلی صاحب	مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ رضویہ نقشبندیہ	ڈونگہ بونگہ بہاولنگر
140. مفتی وقار احمد شاذلی صاحب	خادم الشاذلی اسلامک سینٹر	کروڑ لعل عیسن، ضلع لیہ
141. مفتی محمد اصغر الشاذلی الرضوی صاحب	مہتمم جامعہ رضویہ مہریہ	کروڑ لعل عیسن لیہ
142. مفتی نعمان احمد باروی صاحب	جامعہ بارویہ رضویہ فتح پور	لیہ
143. مفتی محمد ارشاد چشتی صاحب	مدرس جامعہ انوار حبیب	لدھانہ لیہ
144. مفتی محمد س عبد الستار خان نیازی صاحب	جامعہ صدیقیہ حنفیہ لاری اڈا	منکیرہ لیہ
145. مفتی محمد عمران اعظم قادری صاحب	ناظم اعلی جامعہ سیدنا علی المرتضی	اٹک پنجاب
146. مولانا عامر اسحاق مدنی صاحب	ناظم و مدرس جامعۃ المدینہ	بھکر
147. مفتی محمد ثناء اللہ رضوی صاحب	مہتمم جامعہ رضویہ کنز العلوم	بکھر
148. مفتی محمد شاہنواز مدنی صاحب	امام و خطیب پاکستان اٹامک انرجی کمیشن	میانوالی
149. مفتی جعفر بشیر صاحب	جامعہ صراط مستقیم	مانسہرہ خیبر پختون خواہ
150. مفتی کفایت اللہ صاحب	تحصیل خطیب تحصیل کبل، مہتمم جامعہ نصرۃ العلوم	کبل، سوات
151. مفتی عبد الرزاق مہران سکندری صاحب	دار الافتاء حزب الاحناف	سانگھڑ
152. مفتی ایاز احمد سکندری صاحب	دار العلوم صبغۃ الھدیٰ	سانگھڑ
153. مفتی علی رضا سکندری صاحب	مہتمم و مدرس مدرسہ انوار مصطفی سکندریہ	سانگھڑ
154. مفتی محمد جمشید اکرم الشاذلی صاحب	مہتمم دار العلوم غوثیہ شاذلیہ	ملنگی ہوٹل لودھراں
155. مفتی محمد ارشد سعید صاحب	جامعہ معاذ بن جبل	لودھراں
156. مفتی محمد وسیم احمد صاحب	جامعہ معاذ بن جبل	لودھراں
157. مفتی محمد عاقب رضا صاحب	جامعہ معاذ بن جبل	لودھراں
158. مفتی محمد فیصل رضا صاحب	جامعہ معاذ بن جبل	لودھراں
159. حافظ محمد سلمان ظفر تونسوی شاذلی صاحب	مدرس فیضان مصطفیٰ اسلامک یونیورسٹی	لڈن، تحصیل و ضلع وہاڑی
160. مفتی محمد رضوان چشتی صاحب	جامعہ معاذ بن جبل	لودھراں
161. مفتی بلال حسین صاحب	جامعہ معاذ بن جبل	لودھراں
162. مفتی سید احمد شاہ بخاری صاحب	سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ بخاریہ پیر شاہ	وہاڑی
163. مفتی محمد شہزاد فریدی صاحب	مدرس جامعہ غوثیہ چشتیہ	شاہی والا احمد پور شرقیہ
164. مفتی محمد عثمان سعیدی شاذلی صاحب	صدر مدرس جامعہ انوار محمدیہ مبارک پور و خطیب مدینہ مسجد	تحصیل احمد پور شرقیہ
165. مفتی تنویر احمد شاذلی مہروی صاحب	جامعۃ السعید مجیدہ آباد اوچ شریف	تحصیل احمد پور شرقیہ
166. مفتی محمد سجاد حسین فیضی صاحب	جامعہ فیضیہ شوکت اسلام	ٹوبہ ٹیکسنگھ پنجاب
167. مفتی محمد سفیان شاذلی صاحب	ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ رحمانیہ	تحصیل اوگی
168. مفتی محمد کامران رضوی صاحب	مہتمم جامعہ اسلامیہ رحمانیہ	تحصیل اوگی
169. مولانا قاری رضاء المصطفےٰ رضوی شاذلی صاحب	جامعہ فیضانِ امیر المجاہدین مدینۃ الاسلام	واہ کینٹ
170. مفتی وقار احمد قاسمی صاحب	مہتمم عائشہ اکیڈمی	لسبیلہ، بلوچستان
171. ابوراشد مفتی عبد الحمید چشتی سکندری صاحب	خطیب جامع مسجد علی آباد جمالی	اوستہ محمد بلوچستان

172. مفتی فدا حسین قادری صاحب	جامعہ فاطمۃ الزہراء	اوستہ محمد بلوچستان
173. مفتی ظہور احمد نقشبندی صاحب	مہتمم جامعہ رحمانیہ نقشبندیہ	وڈھ خضدار بلوچستان
174. مفتی باقی باللہ انصاری نقشبندی صاحب	مہتمم جامعہ عربیہ انوار الالہیہ	ماتلی بدین
175. مفتی محمد صفدر سعیدی صاحب	مہتمم دار العلوم غوثیہ رضویہ	دوڑ نواب شاہ
176. علامہ اللہ ورایہ سکندری صاحب	جنرل سیکریٹری جمیعت علمائے سکندریہ پاکستان	شہداد پور سندھ
177. مفتی اسلم رضا سکندری صاحب	مہتمم اعلی جامعہ دار العلوم صبغۃ النور	گھوٹکی
178. مفتی ساجد علی سکندری صاحب	مدرس جامعہ نظامیہ	مٹھی تھرپارکر سندھ
179. مفتی علی نواز نقشبندی صاحب	مفتی و مہتمم جامعہ نظامیہ	مٹھی تھرپارکر سندھ
180. مفتی توفیق الرحمن شاذلی صاحب	مہتمم الجامعۃ الجیلانیۃ	وادی نیلم
181. مفتی محمد محی الدین سعیدی الشاذلی صاحب	مدرس مدرسہ انوار مصطفے جلال شاہ دربار	نزد بستی ملوک
182. مفتی حافظ محمد بلال شاذلی قادری صاحب	مدرس جامعہ تعلیم القرآن	سکندر آباد
183. مفتی عصمت اللہ شاذلی صاحب	خطیب مسجد خیابان مصطفی	سمبڑیال سیالکوٹ

مصادر ومراجع:

1. القرآن الکریم

کتب تفاسیر

2. تفسیر ابن کثیر، دار طیبہ للنشر والتوزیع /دار الکتب العلمیۃ بیروت
3. تفسیر القرطبی (الجامع لأحکام القرآن)، دار الکتب المصریۃ /دار الکتب المصریۃ القاہرۃ /مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
4. تفسیر الطبری (جامع البیان عن تأویل آیات القرآن)، دار ہجر /دار التربیۃ والتراث مکۃ المکرمۃ
5. التفسیر الوسیط للقرآن الکریم، دار نہضۃ مصر للطباعۃ والنشر والتوزیع
6. التفسیر المظہری، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
7. تفسیر روح البیان، دار الفکر بیروت
8. تفسیر حدائق الروح والریحان، دار طوق النجاۃ
9. تفسیر البغوی، دار إحیاء التراث العربي بیروت
10. تفسیر الخازن، دار الکتب العلمیۃ بیروت
11. حاشیہ الشہاب علي تفسیر البیضاوي، دار صادر بیروت
12. تفسیر روح المعانی، دار الکتب العلمیۃ بیروت
13. تفسیر تبیان القرآن، فرید بک اسٹال لاہور

کتب حدیث، شروحات حدیث اور اصول

14. صحیح البخاری، دار طوق النجاۃ
15. سنن ابی داود، المکتبۃ العصریۃ بیروت
16. سنن النسائی، مکتب المطبوعات الإسلامیۃ
17. سنن ترمذی، مصطفی البابي الحلبي
18. مسند احمد، مؤسسۃ الرسالۃ
19. مسند البزار، مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ
20. مسند أبي یعلی، دار المأمون للتراث دمشق
21. المنہاج شرح صحیح مسلم، قدیمی کتب خانہ کراچی
22. شرح سنن ابی داؤد لإبن رسلان، دار الفلاح للبحث العلمي وتحقیق التراث
23. ابداء الدیباجۃ شرح سنن ابن ماجہ، قدیمی کتب خانہ کراتشی
24. مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، دار الفکر بیروت
25. غریب الحدیث لأبي عبید، الہیئۃ العامۃ القاہرۃ
26. اصول الجصاص، دار الکتب العلمیۃ بیروت

کتب فقہ و فتاویٰ

27. ردالمحتار، دار الفکر
28. البحر الرائق، دار الکتاب الإسلامي
29. منحة الخالق لابن عابدين الشامي، دار الکتاب الإسلامي
30. فتاوی قاضی خان، قدیمی کتب خانہ کراچی
31. الحديقة الندية، دار الکتب العلمية بيروت
32. فتاوی رضویہ، رضا فاؤنڈیشن لاہور
33. بہار شریعت، مکتبۃ المدینہ کراچی
34. درر الحکام شرح غرر الأحکام، دار إحياء الکتب العربية
35. اللباب في علوم الکتاب، دار الکتب العلمية بيروت
36. ذخيرة العقبی فی شرح صدر الشريعة العظمی، نولکشور کانپور
37. ثلاث رسائل فی رسم الافتاء، دار الفقيه ابو ظبی

سیرت، شمائل، عقائد، اور دیگر علوم

38. جواہر البحار، دار الکتب العلمية بيروت
39. الشفاء بتعريف حقوق المصطفی، دار الفکر /دار الفيحاء عمان /شرکة دار الارقم بيروت
40. نسيم الرياض شرح الشفا، دار الکتب العربی بيروت
41. اعلام بقواطع الاسلام، مکتبة الحقيقة استنبول ترکی
42. رسالة فی الفاظ الکفر للتاج الدين ابو المعالی (الجامع فی الفاظ الکفر)، دار ايلاف الدولية للنشر والتوزيع
43. المعتقد المنتقد، دار اہل السنة
44. السيف المسلول، فاروق اعظم پشاور
45. اعلام المسلمين بحقوق سيد المرسلين، دار الکتب العلمية بيروت
46. إمتاع الأسماع بما للنبي من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع، دار الکتب العلمية بيروت
47. الصارم المسلول، الحرس الوطني السعودي، المملکة العربية السعودية
48. اکفار الملحدين فی ضروريات الدين، الناشر المجلس العلمي پاکستان
49. احياء علوم الدين، دار المعرفة بيروت
50. المدخل لابن الحاج، دار التراث
51. المنجد، دار الاشاعت کراچی
52. المعجم الوسيط، مکتبہ رحمانیہ
53. فیروز اللغات، فیروز سنز لاہور
54. Pakistan Penal Code 1860
55. The King James Version of the Holy Bible